FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

جلد نمبر ۲۲
شمارہ نمبر ۶
جون ۲۰۱۶ء
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

کیا اور کہاں

- ماہِ مبارک ۵
- مختلف پھولوں کی خوشبو ۶
- بسم اللہ کی برکات ۴۴
- اسم اعظم ۱۱
- روحانی ڈاک ۱۳
- عکسِ سلیمانی ۲۵
- دنیا کے عجائب وغرائب ۳۳
- ذکر کا ثبوت قرآن سے ۳۵
- اس ماہ کی شخصیت ۳۹
- اسلام الف سے ی تک ۴۳
- اللہ کے نیک بندے ۴۷
- ایک عجیب وغریب داستان ۵۱
- سورۂ ماعون کے خادم کو بلانے کا طریقہ ۵۶
- اذانِ بتکدہ ۵۷
- اعلامیہ-۴۰ .... ۶۶
- مولانا حسن الہاشمی کے اجازت یافتہ شاگرد ۶۸
- تین طلسمات منسوب ابن العرب سیناؒ ۷۱
- نظرات ۷۳
- شرفِ قمر وغیرہ ۷۵
- عاملین کی سہولت کے لئے ۷۷
- انسان اور شیطان کی کشمکش ۷۸
- خبرنامہ ۸۲

☆☆☆

محمد شبیر قادری

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

اداریہ

ماہِ رمضان المبارک

بقلم خاص

ہر سال یہ مہینہ ایک معزز مہمان کی حیثیت سے آتا ہے اور مہمان کا اکرام کرنا اور اس کی مہمان نوازی کا فرض ادا کرنا ہر صاحبِ ایمان کے لئے ضروری ہے۔ ماہِ مبارک کی مہمان نوازی اس طرح کریں کہ رمضان المبارک میں دین وشریعت کے جو تقاضے ہیں ان کو خلوص وللّٰہیت اور دلی رغبت کے ساتھ پورا کریں اور شب وروز کے چوبیس گھنٹوں میں زیادہ تر ساعتیں عبادت وریاضت میں گذاریں اور یہ سوچ کر ماہِ مبارک کا احترام کریں کہ آپ کی زندگی میں یہ مہینہ شاید آخری بار آیا ہے۔

اس مہینے میں پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں اور ہر نماز کے بعد کوئی نہ کوئی تسبیح پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت سنجیدگی اور ادب کو ملحوظ رکھیں اور جب تک مسجد میں رہیں دنیا کی باتوں سے خود کو بچائیں۔ جو لوگ مسجد کا احترام نہیں کرتے وہ اللہ کی نظروں سے گر جاتے ہیں۔

پورے رمضان کے روزے رکھیں، بدنصیب ہیں وہ لوگ جنہیں رمضان میں روزے رکھنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ روزے سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور روزہ روحانی تربیت کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ ہر نیک عمل کی ایک جزا متعین کی گئی ہے لیکن حق تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا بن جاؤں گا۔ سبحان اللہ! کیا انداز ہے رب العالمین کا۔ اس کے باوجود اگر کسی مسلمان کو روزے رکھنے کی توفیق نہ ہو تو اس کی بدنصیبی کا کیا ٹھکانہ ہے۔ جو لوگ کسی بیماری یا کسی عذر شرعی کی بنا پر روزے نہیں رکھ سکے انہیں کسی مفتی سے مشورہ کرکے بروقت اس کا فدیہ ادا کردینا چاہئے اور آخرت کے لئے اپنے کاندھوں پر کوئی بوجھ نہیں رکھنا چاہئے۔

روزہ رکھنے کے لئے سحری کرنا سنت رسولؐ ہے۔ بغیر سحری کے روزہ رکھنا ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔ اس ناپسندیدہ عمل سے احتراز کرنا چاہئے۔ سحری کرنے سے پہلے اگر تہجد کی نماز پڑھ لیں تو اس عبادت میں چار چاند لگ جاتے ہیں اور روزے دار کو خود ہی محسوس ہوتا ہے کہ اس نے اپنی بندگی کا حق ادا کردیا۔

حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ جن لوگوں کے اخلاق اچھے نہیں ہوتے وہ نہ صرف لوگوں کی نظروں سے گر جاتے ہیں بلکہ وہ لوگ اللہ کی نظروں سے بھی گر جاتے ہیں اور جو لوگ اپنے مالک حقیقی کی نظروں سے گر جاتے ہیں ان کو دنیا و آخرت میں عزت حاصل نہیں ہوتی۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو بہتر سے بہتر بنائے، بالخصوص رمضان المبارک میں قدم قدم پر حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اللہ کے بندے ہندو ہوں یا مسلمان، وہ اپنے مسلک کے ہوں یا دوسرے مسلک کے ان کی عزت کرنا، ان کے جذبات واحساسات کا احترام کرنا اور اپنے ساتھ حسنِ عمل اور حسنِ اخلاق سے یہ ثابت کرنا چاہئے کہ مسلمان ایک بے مثال قوم ہے اور وہ اس کائنات میں ہیرو کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو مسلمان رمضان المبارک میں بھی بحث وتکرار میں اور لڑائی جھگڑوں میں مبتلا رہتے ہیں وہ شیطان کو تقویت پہنچاتے ہیں اور اپنی حیثیت عرفی کا خود قتل کردیتے ہیں اور سزا کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

افطار کرنا کرانا بھی ماہِ رمضان کا ایک خاص طریقہ ہے۔ اپنے اہل خانہ کے لئے لذیذ چیزوں کا اہتمام کرنا نیک لوگوں کا شیوہ رہا ہے۔ حسب گنجائش روزانہ افطار کا اہتمام کرنا چاہئے اور دوسرے لوگوں کو بھی افطار کرانے کی سنت ادا کرنی چاہئے۔ آج کل جو افطار پارٹیاں ہوتی ہیں ان کی حیثیت سیاسی ہے، ان میں دکھاوا زیادہ ہوتا ہے اور کسی خاص غرض کی وجہ سے ان کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ دین وشریعت کے تقاضے پورے کرنے کے لئے کسی بھی مسافر، کسی بھی قیدی کو یا اپنے ہی خاندان کے چند غرباء یا کسی ایک غریب رشتے دار کو افطار کرنا اللہ کی خوشنودی کا باعث بنتا ہے اور انسان کو روحانی ترقی نصیب ہوتی ہے۔

زکوٰۃ بھی ماہِ رمضان المبارک کا ایک خاص حصہ ہے، اس ماہ میں ایک روپیہ ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ستر روپئے اللہ کی راہ میں دیئے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے ذمہ دار تو وہ مسلمان ہیں جو صاحبِ نصاب ہوں اور صاحب نصاب وہ لوگ کہلاتے ہیں کہ جن کے پاس ساڑھے سات تولہ سانا یا باون تولہ چاندی ہو اور اس کا مالک بنے ہوئے ایک سال گذر چکا ہو۔ سونا، چاندی ان کے قبضہ میں ہو وہ کہیں گروی نہ رکھا ہو، ایسے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنی جمع پونجی میں سے ڈھائی فی صد اللہ کے راستے میں نکالیں اور اللہ کے مستحق بندوں کی مدد کریں۔ اس سلسلے میں اپنے رشتے داروں کو ترجیح دینی چاہئے۔

زکوٰۃ کے علاوہ صدقہ وخیرات بھی ماہِ مبارک میں زیادہ سے زیادہ ادا کرنا چاہئے کیوں کہ ماہِ مبارک میں خیرات کرنے کا ثواب کہیں زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت بھی ماہِ مبارک میں زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئے کیوں کہ ماہِ مبارک میں ایک ایک حرف پر ستر ستر نیکیاں ملتی ہیں اور اجر وثواب اتنا بڑھا دیا جاتا ہے کہ بندے سے اجر وثواب سمیٹا نہیں جاتا۔

پیارے قارئین! ماہِ مبارک پھر دستک دے رہا ہے۔ اگر ہم اس ماہِ مبارک میں خود کو بدلنے کی ٹھان لیں تو اللہ کی رضا کے ہم حق دار بن سکتے ہیں اور اگر رمضان میں کی ہوئی ہماری عبادتیں مقبول ہوگئیں تو کیا بعید ہے کہ پوری زندگی سنور جائے اور ہم سچ مچ کے مسلمان بن جائیں اور ہمارا رب ہم سے راضی ہوجائے۔

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

مختلف پھولوں

سربلندی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتلاؤں جس سے اللہ تعالیٰ سربلندی عطا کرتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے۔

صحابہؓ نے عرض کیا۔”ضرور ارشاد فرمایئے“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔’جو تمہارے ساتھ جہالت سے پیش آئے تم اس کے ساتھ بردباری کا رویہ اختیار کرو جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کردو جس نے تمہیں محروم کیا، تم اسے عطا کردو اور جو تم سے رشتہ توڑدے، تم اس سے جوڑلو اور صلہ رحمی کرو۔

خالق کائنات

☆ اللہ سے نزدیک ہونے کے لئے اللہ کے بندوں سے نزدیک ہوجاؤ۔(جبران)

☆ اس آدمی سے ہوشیار رہو جو یہ سمجھتا ہے کہ خدا صرف آسمان پر رہتا ہے۔(برنارڈ شاہ)

☆ تمام علماء اور اساتذہ یہ بات سمجھنے سے عاجز وقاصر ہیں کہ وجود کیوں کر ہوا اور یہ کیوں کر برابر ہوتا چلا جارہا ہے، ہمیں ایسے خالق حقیقی کا اقرار کرنا ہی پڑتا ہے جو ہمیشہ اور ہر وقت موجود ہے۔(مریاں)

☆ سکینڈ منٹوں میں، منٹ گھنٹوں میں، گھنٹے دنوں میں، دن ہفتوں میں ہفتے مہینوں میں، مہینے سالوں میں، سال صدیوں میں تبدیل ہورہے ہیں۔

☆ سورج اور چاند نکل رہے ہیں، ستارے جگمگ کررہے ہیں زمین پر پودے اُگ رہے ہیں، ہوا چل رہی ہے، درختوں کے پتے ہل رہے ہیں، پھول اور پھل نمودار ہورہے ہیں، شبنم گررہی ہے، سمندر میں پانی بہہ رہا ہے، کوہِ آتش فشاں سے چنگاریاں نکل رہی ہیں، یہ انسان ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہورہا ہے، اپنے جانور گھوم رہے ہیں، غرض ساری کائنات حرکت میں ہے اور حرکت تحریک اور طاقت کے تابع ہوتی ہے پر وہ کونسی تحریک، وہ کونسی طاقت ہے جس کی وجہ سے کائنات میں حرکت کی یہ رونق موجود ہے، دل سے بے اختیار جواب آتا ہے وہ محرم، وہ طاقتور، وہی اعلیٰ ذات ہے، جس کے وجود کے بارے میں آنکھیں رکھنے کے باوجود اندھے، کان رکھنے کے باوجود بہرے اور عقل رکھنے کے باوجود بے وقوف لوگ انکار کرتے ہیں اور ایمان، احساس اور بصیرت رکھنے والے اقرار۔

اقوال زرّیں

☆ جب تم احسان کی تلوار سے کسی کی انا کے سانپ کو زخمی کردو تو پھر لازم ہے کہ اس سے ہوشیار رہو۔

☆ آرام ایک ایسا لفظ ہے جسے بزرگوں نے کشمکش حیات کی تلخیوں سے بچنے کے لئے لغت کی زینت بنادیا ہے۔

☆ حادثات ایک کسوٹی ہے، جس پر انسان کی ہمت اور اہلیت کو پرکھا جاتا ہے۔

☆ وہ انسان جس کے ایک عرصہ سے دوستی چلی آرہی ہو، اسے ذراسی بات پر رنجیدہ کرنا مناسب نہیں۔

مہک دار باتیں

☆ شکایت کرنا چھوڑدو دل کو سکون ملے گا۔

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

☆ طنز کرنا چھوڑ دو روح کو قرار ملے گا۔

☆ حرص کرنا چھوڑ دو بے قراری سے نجات ملے گی۔

☆ دوسروں کا مذاق اڑانا چھوڑ دو اپنا ضمیر مطمئن رہے گا۔

سنہری باتیں

☆ کچھ نہ کچھ عیب سب میں ہوتے ہیں فرق صرف یہ ہے کے عقل مند اپنے عیب خود محسوس کر لیتا ہے، دنیا محسوس نہیں کرتی اور بے وقوف اپنے عیب خود محسوس نہیں کرتا، دنیا محسوس کر لیتی ہے۔

محمد شبیر قادری

☆ تمہارا بہترین دوست وہ ہے جو تمہاری کوتاہیوں سے تمہیں آگاہ کرے۔

☆ خوش قسمتی ہر آدمی کا دروازہ کھٹکھٹا کر پوچھتی ہے کہ کیا سمجھداری گھر کے اندر موجود ہے۔

واہ واہ کیا بات ہے

☆ روزی وہ چیز ہے جو اس کو تلاش نہ بھی کرے پھر بھی اس کو پہنچ جاتی ہے۔

☆ دوسروں کے حالات ہمیں اور ہمارے حالات دوسروں کو اچھے معلوم ہوتے ہیں۔

☆ عقل مند اپنے عیب خود دکھاتا ہے جب کہ بے وقوف کے عیب دنیا دیکھتی ہے۔

☆ ظالموں کے ساتھ خاموشی سے زندہ رہنا خود ایک جرم ہے۔

☆ طنز وہ تیر ہے جو سمندر میں بھی بھگو کر مارا جائے تو اس کی چبھن کم نہیں ہوگی۔

نیک صلاح

☆ پینا چاہتے ہو تو یاد الٰہی کا شربت پیو۔

☆ آنا چاہتے ہو تو غریبوں کی مدد کو آؤ۔

☆ بولنا چاہتے ہو تو حق بات بولو۔

☆ بچنا چاہتے ہو تو گناہوں سے بچو۔

☆ جانا چاہتے ہو تو حج کو جاؤ۔

☆ چھوڑنا چاہتے ہو بری عادتوں کو چھوڑو۔

☆ سننا چاہتے ہو تو دکھیوں کی پکار سنو۔

☆ حاصل کرنا چاہتے ہو تو علم حاصل کرو۔

☆ سیکھنا چاہتے ہو تو ادب و تہذیب سیکھو۔

☆ رونا چاہتے ہو تو اپنے گناہوں پر روؤ۔

عورت اور عزت

☆ جب عورت کو عزت نہ ملے تو وہ اپنی ذات کے خول میں بند ہو جاتی ہے اور مرد سمجھتا ہے کہ اس نے عورت کو تسخیر کر لیا ہے، عورت نے اس سے دب کر خاموشی اختیار کر لی ہے لیکن مرد یہ نہیں جانتا کہ یہ خاموشی اس کی ذات کی نفی کے لئے اختیار کی گئی ہے اور اس چپ کے پردے میں فقط چپ، بیزاری، بیگانگی اور مصلحت کے جذبے پوشیدہ ہوتے ہیں۔

مشعل راہ

محبت تو یہ ہے کہ کوئی احساس دلائے بنا آپ کے درد کو سمیٹ لے، آپ کی کمزوریوں کو ڈھانپ لے، اس میں نہ کوئی وعدے ہوں نہ انتظار، اس میں کچھ طلب کرنے کی نوبت نہ آئے وگرنہ محض رابطے میں

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

رہنا گفتگو میں محبت کے بلند و بانگ دعوے کرنا زبان کا چسکا تو ہوسکتا ہے لیکن محبت نہیں۔

☆اس سے پہلے کہ ہم سے سب کچھ چھن جائے ہمیں بہت کچھ چھوڑ دینا چاہئے۔

☆ انسان کو اپنے اندر جھانکنا آجائے تو وہ دوسروں کے احساسات کو سمجھنے کے قابل ہوجاتا ہے۔

☆دنیا سے محبت کرنے والا دنیا کا غلام بن جاتا ہے اور اللہ سے محبت کرنے والے کی دنیا غلام بن جاتی ہے۔

☆ جس کے لئے اللہ کافی ہوجائے اسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں رہتی۔

☆وہ نیکی جس کا کوئی گواہ نہ ہو سب سے معتبر ہوتی ہے۔

☆ جب بھی گناہ کی طرف مائل ہونے لگو تو تین باتیں لازمی یاد رکھو، اللہ دیکھ رہا ہے، فرشتے لکھ رہے ہیں، موت ہر حال میں آنی ہے۔

☆جو انسان یہ سمجھتا ہے کہ اللہ جو کرتا ہے وہ ہمارے لئے بہتر ہوتا ہے، وہ کمال کا ایمان رکھتا ہے۔

☆ دو گھونٹ اللہ کو بہت پسند ہیں، ایک غصہ کا، دوسرے صبر کا گھونٹ۔

☆ کھانے میں کوئی زہر گھول دے تو اس کا علاج ہے مگر کان میں کوئی زہر گھول دے تو اس کا علاج نہیں۔

☆کسی کو ذلیل کرنے سے پہلے خود ذلیل ہونے کے لئے تیار ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ترازو ہمیشہ انصاف تولتا ہے۔

☆اللہ آپ کی منصوبہ بندی کو اس وقت توڑ دیتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ آپ کی منصوبہ بندی آپ کو توڑنے والی ہے۔

☆ حساس لوگوں کو حساسیت اور سنگ دلوں کو ان کا غرور مار دیتا ہے۔

☆اگر تو چاہتا ہے کہ تیری معاشرے میں عزت ہو تو ہر کسی سے مسکرا کے مل اور سب کی سن اور جتنا ہوسکے تو چاہتیں بانٹ۔

☆اگر کسی نے تمہارے ساتھ نیکی کی ہو تو اس کا بدلہ دینے میں دیر مت کرو اور اگر کسی نے برائی کی ہو تو اس کا بدلہ لینے سے پرہیز کرو۔

☆ کچھ چیزیں، کچھ باتیں، کچھ راز صرف اللہ اور آپ کے درمیان ہی اچھے لگتے ہیں۔

☆ہنسی مذاق کرنے اور کسی کی دل آزاری کرنے میں تھوڑا سا ہی فرق ہوتا ہے اور بہت سے لوگ اس چھوٹی سی لائن کو بہت جلدی کراس کر جاتے ہیں اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا۔

شمع فروزاں

☆خوبصورت لوگ لازمی نہیں کہ اچھے ہوں لیکن اچھے لوگ ہمیشہ خوبصورت ہوتے ہیں۔

☆انسان پہاڑ سے گر کر کھڑا ہوسکتا ہے لیکن کسی کی نظروں سے گر کر پہلے والا مقام حاصل نہیں ہوسکتا۔

☆ شکست کھانا بری بات نہیں، شکست کھا کر ہمت ہار جانا بری بات ہے۔

☆زبان انسان کے اچھی یا بری شخصیت کے راز کو اُگل دیتا ہے۔

☆انسان کو بولنا سیکھنے میں دو سال لگتے ہیں لیکن کونسا لفظ کہاں بولنا ہے یہ سیکھنے میں ساری زندگی لگ جاتی ہے۔

☆ زندگی استاد سے زیادہ سخت ہوتی ہے کیوں کہ استاد سبق دے کر امتحان لیتا ہے اور زندگی امتحان لے کر سبق دیتی ہے۔

☆ کبھی بھی کسی کو نیچی نظر سے مت دیکھو کیوں کہ تمہاری جو حیثیت ہے یہ تمہاری قابلیت نہیں بلکہ اللہ کا تم پہ کرم ہے۔

☆والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے۔

☆باپ کی موجودگی سورج کی مانند ہوتی ہے، سورج گرم تو ضرور ہوتا ہے مگر سورج نہ ہو تو اندھیرا چھا جاتا ہے۔

☆وقت سب کو ملتا ہے زندگی بدلنے کے لئے لیکن زندگی دوبارہ نہیں ملتی وقت بدلنے کے لئے۔

☆اپنی زبان کی تیزی اس ماں پر مت چلاؤ جس نے تمہیں بنایا سکھایا۔

☆دنیا میں سب سے کمزور وہ ہوتا ہے جو اپنی خواہشات پر قابو نہ رکھ سکتا ہو۔

☆دل کے اندر اتنی جگہ پیدا کرو کہ تمہارے اس دل میں دوسروں کے راز سما جائے۔

محمد شبیر قادری

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

☆ سب کچھ کھونے کے بعد بھی اگر آپ کے اندر حوصلہ باقی ہے تو سمجھ لیجئے ابھی آپ نے کچھ نہیں کھویا۔

☆ دنیا میں وہی لوگ سربلند رہتے ہیں جو تکبر کے تاج کو دور پھینک دیتے ہیں۔

سنہری باتیں

☆ صبر ایمان سے ایسا ملا ہوا ہے جیسے جسم سے سر۔

☆ استاد کی عزت کرو، یہ وہ ہستی ہے جو تمہیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی راہ دکھلاتی ہے۔

☆ زیادہ نہ ہنسو، اس لئے کہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

☆ سادگی ایمان کی علامت ہے۔

☆ سب سے بڑا دشمن انسان کا نفس ہے۔

دلچسپ حقائق

☆ آپ خواب میں صرف ان چہروں کو دیکھتے ہیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔

☆ کی بورڈ کی آخری لائن میں موجود بٹنوں سے آپ انگلش کا کوئی لفظ نہیں لکھ سکتے۔

☆ انسانی دماغ ستر فیصد وقت پرانی یادوں میں یا مستقبل کی سنہری یادوں کے خاکہ بنانے میں گزارتا ہے۔

☆ کسی بھی بحث کے بعد پچاسی فیصد لوگ ان تلخیوں اور اپنے تیز جملوں کو سوچتے ہیں جو انہوں نے اس بحث میں کہے ہوتے ہیں۔

☆ پندرہ منٹ ہنسنا جسم کے لئے اتنا ہی مفید ہے جتنا کہ وہ گھنٹے سوتا ہے۔

☆ آپ اپنے آپ کو آئینے میں حقیقت سے پانچ گنا زیادہ حسین دیکھتے ہیں۔

☆ نوے فیصد لوگ اس وقت ڈر جاتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے "کچھ پوچھوں آپ سے۔"

یاد رکھئے

☆ اپنے آپ پر اعتماد رکھنے والے فتح حاصل کرتے ہیں۔

☆ خدا سے مدد چاہتے ہو تو ثابت قدم رہو کیوں کہ خدا ثابت قدم لوگوں کے ساتھ ہے۔

منتخب اشعار

چہرے سجے سج ہیں تو دل بجھے بجھے
ہر شخص میں تضاد ہے مقامات کی طرح

☆

اپنے تیور کو سنبھالو کہ کوئی یہ نہ کہے
دل بدلتے ہیں تو چہرے بھی بدل جاتے ہیں

☆

ہمارا تذکرہ چھوڑو ہم ایسے جن کو
نفرتیں کچھ نہیں کہتیں وفائیں ماردیتی ہیں

☆

اپنے بے نور چراغوں کو ضیا دی جائے
نہ کہ ہمسائے کی قندیل بجھادی جائے

☆

مصلحت یہ ہے کہ کچھ دوست بنائے رکھنا
دل ملے یا نہ ملے ہاتھ ملائے رکھنا

☆

زندگی جس کا بڑا نام سنا جاتا ہے
ایک کمزور سی ہچکی کے سوا کچھ بھی نہیں

دستک

☆ چار چیزیں جنت کی طرف لے جاتی ہیں۔

- اپنی مصیبت کو چھپانا۔
- والدین کے ساتھ نیکی۔
- چھپا کر صدقہ کرنا۔
- کثرت سے لا الٰہ الّا اللہ کا ذکر کرنا۔

☆ چار چیزیں زندگی میں کام آئیں گی۔

- غصہ کی حالت میں کوئی فیصلہ مت کرنا۔
- خوشی کی حالت میں کوئی وعدہ مت کرنا۔

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرۂ کارکردگی، آل انڈیا)

گذشتہ ۳۵ برسوں سے بلاتفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض ومقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم وتربیت میں طلباء کی مدد، جولوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت واعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی ودنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلاتفریق مذہب وملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصولِ ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE N0. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔

ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

ویب سائٹ: www.ikkdeoband.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

دوسری قسط

اسم اعظم

حسن الہاشمی

اسم اعظم شب قدر اور ساعت جمعہ یا خط تقدیر کے مثل پوشیدہ ہے کوئی قطعی کہہ نہیں سکتا کہ یہ اسم اعظم ہے، مگر محققین اور بزرگان دین نے اپنی تحقیق اور رائے کے مطابق بیان کیا ہے۔ اکثر عاملین کاملین وصالحین وزاہدین وعابدین بلکہ عامۃ المسلمین صدیوں سے اسم اعظم کی تلاش میں سرگرداں رہے ہیں۔ کتنی ہی کتابیں تصنیف کی گئیں اور اکثر لوگوں نے اس کی تلاش میں کتب تفاسیر واحادیث کے مطالعہ میں زندگیاں صرف کردیں، مگر کسی ایک نقطہ پر سب کی رائے مرکوز نہ ہوسکی۔ عوام تو عوام خواص اور عالم روحانیت بھی اس امر پر متفق نہ ہوسکے کہ یہی اسم اعظم ہے۔ لہٰذا ان ہی اقوال بزرگان دین کو یکجا کرتا ہوں تاکہ عوام وخواص مستفید ہوں اور ناچیز کے لئے بھی ذریعہ نجات ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام اسماء ہی مقدس، محترم وعظیم ہیں صرف ذات باری کا نام اللہ اسم ذات ہے، اس کے علاوہ تمام اسماء صفاتی ہیں۔

خصوصاً حدیث شریف یہ ہے، جس کو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا وہ نام بتادوں کہ جب کوئی اس کے ذریعہ پکارے تو اللہ دعا قبول کرے اور جب اس سے سوال کیا جائے تو عطا کرے وہ دعا یہ ہے۔ جو حضرت یونس علیہ السلام نے تین تاریکیوں میں کی تھی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۝

ایک صحابیؓ نے عرض کیا۔ ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ دعا خاص حضرت یونس علیہ السلام کے لئے تھی یا عام مسلمانوں کے لئے بھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہ سنا۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۝

ترجمہ: پس ہم نے یونسؑ کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی اور یونہی نجات دیں گے ہم ایمان والوں کو

(رواہ احمد وترمذی والنسائی والحاکم)

دوسری حدیث شریف میں فخر الانبیاء سید الکائنات احمد مجتبیٰ نے ایک شخص کو یہ کلمات پڑھتے سنا۔ اللّٰھمّ انّی اَسْئَلُكَ بانی اشهد انك انت اللّٰه لااله الّا انتَ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یكن له كفوًا احد۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”خدا کی قسم تو نے اللہ تعالیٰ کا وہ نام لے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو قبول فرماتا ہے۔“ (اس حدیث کی روایت احمد ابن ابی شیبہ، ابوداؤد و ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے کی)

امام ابوالحسن علی مقدسی اور امام عبدالعظیم منذری اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ طاہرین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے اسنادم یں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہے اور دربارہ اسم اعظم میں یہ سب احادیث سے جید اور صحیح ہے۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۝ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۝

اور بعض علماء صالحین یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام کو اسم اعظم کہتے ہیں اور بعض اولیاء کرام نے یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کو اسم اعظم بتایا ہے۔ حضرت زید بن صامتؓ کے فرمان کے مطابق اللّٰهم انی اَسْئَلُكَ بانَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یہ اسم اعظم ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یوں دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَاَدْعُو الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ البر الرَّحِیْم. وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَآءِ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالُهم اَعْلَمُ اَنْ تَغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے صدیقہ ان کلمات میں اسم اعظم ہے۔

حضرت ابودرداء اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں یارب یارب اسم اعظم ہے۔ بقول حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اَللّٰهُ اَللّٰهُ

FREE AMLIYAAT BOOKS pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

اللّٰہُ لاالٰہ الاّ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم. اسم اعظم ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید قاسم بن عبدالرحمٰن شامیؒ ''اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم'' کو اسم اعظم فرماتے ہیں۔ حضرت امام قاضی عیاضؒ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اسم اعظم کلمہ توحید ہے۔ حضرت امام رازیؒ اور بعض دوسرے صوفیائے کرام کا اتفاق ہے کہ اسم اعظم کلمہ ''یاھو'' ہے۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ ''اللہ'' اسم اعظم ہے۔ حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اسم ''اللہ'' پکارا جائے تو اس وقت تیرے دل میں بجائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ ہو اور بعض صوفیائے کرام نے ''بسم اللہ شریف'' کو اسم اعظم بتایا ہے۔ حضرت قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے منقول ہے کہ بسم اللہ زبان عارف سے ایسی ہے کہ جیسے لفظ ''کن'' کلام خالق سے۔ حضور پرنور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان پانچ کلموں سے جو دعا کرے گا اور جو کچھ اللہ رب العزت سے مانگے گا اللہ جل شانہ عطا فرمائے گا وہ کلمے یہ ہیں۔ لاالٰہ الاّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لاالٰہ الاّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر. لاالٰہ الاّ اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. بعض حضرات ''یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن'' کو اسم اعظم کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی تین مرتبہ ''یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن'' کہتا ہے تو فرشتہ پکارتا ہے کہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ تیرے ارحم الراحمین نے تیری توبہ فرمائی ہے۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام ''یَارَبَّنَا'' کو اسم اعظم فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ''ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام'' کہتے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مانگ تیری دعا قبول ہوئی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کائنات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کیا کہ جب کوئی حاجت پیش آئے تو ان دعاؤں کو پڑھ کر دعائیں مانگیں حاجت بحکم خدا پوری ہوگی۔ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام یَاصَرِخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَاکَاشِفَ السُّوْءِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَامُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْمُضْطَرِیْنَ یَااِلٰہَ الْعَالِمِیْنَ بِکَ اَنْزِلُ حَاجَتِیْ وَاَنْتَ تَعْلَمُ بِھَا فَاقْضِھَا. حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اسم اعظم کی تحقیق میں ایک پوری کتاب لکھی ہے اور اس دعا جامع پر زیادہ زور دیا ہے اور بہت سے محققین کے اقوال اس دعا کے بارے میں پائے جاتے ہیں، وہ دعائے اسم اعظم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام یَاخَیْرُ الْوَارِثِیْنَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَاسَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَاعَالِمُ یَاسَمِیْعُ یَاعَلِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَامَالِکُ الْمُلْکِ یَامَلِکُ یَاسَلَامُ یَاحَقُّ یَاقَدِیْمُ یَاقَدِیْمُ یَاقَائِمُ یَاغَنِیُّ یَامُحِیْطُ یَاحَکِیْمُ یَاعَلِیُّ یَاقَاھِرُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاسَرِیْعُ یَاکَرِیْمُ یَامُخْفِیْ یَامُعْطِیْ یَامَانِعُ یَامُحْیِیْ یَامُقْسِطُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَااَحَدُ یَاصَمَدُ یَارَبُّ یَارَبُّ یَارَبُّ یَاوَھَّابُ یَاغَفَّارُ یَاقَرِیْبُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَاسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ. حضرت قطب ربانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ اسم اعظم یہ ہے۔ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم. ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہؒ کی تحقیق یہ ہے کہ اسم اعظم ان سورتوں میں پوشیدہ ہے۔ سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ طٰہٰ اور بعض محققین نے ''اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم'' کو اسم اعظم قرار دیا ہے۔

باوجود ان تمام اختلاف رائے کے اکثر کی یہی رائے ہے کہ اسم اعظم ''اللہ'' ہے کیوں کہ یہ اسم ذاتی ہے اور جس قدر اقوال اور آیات اسم اعظم کے بارے میں آئے ہیں ان سب میں اسم ''اللہ'' موجود ہے ویسے بھی یہ ایک طولانی بحث ہے۔ اس لئے اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کیوں کہ اس فقیر کے تجربہ میں ان چھ حروف ''ھ، و، ا، د، ی، ل'' میں ہی سب کچھ ہے۔ عجیب وغریب نظارے اور اس میں بے شمار راز ہیں جو کہ قدرت ہی بہتر جانتی ہے جو لذت اس میں ہے وہ تو شاید تجربہ کے بعد ہی سامنے آتی ہے لیکن اس کی راہ متعین کرنا عامل کی مرضی پر ہے اور یہی چھ حروف بے شمار تحقیق کے بعد ایسے ہیں جو کہ انتہائی سریع التاثیر ہیں اور ان میں ہی اسم اعظم پوشیدہ ہے۔ (باقی آئندہ)

FREE AMLIYAAT BOOKS .pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

شکایت ایک طالب علم کی

سوال از: محمد اکرم ــــــــــ ساہیوال (پاکستان)

جناب والا انتہائی ادب عجز وانکساری سے خیرات کے لئے گزارش ہے کہ نظر کرم شفقت فرمائیں، عملیات میں سے کچھ خیرات فقیر کو عنایت فرمائیں۔ چونکہ سید سخی است بخیل نیست۔ آپ کے علم عمل عملیات میں کمی نیست محروم نہ فرمائیں۔ اسی ذات کا امتی ہوں جس کے آپ، پس آپ نے تحفۃ العالمین کو ہدایت فرمائی، بندہ نے وہ خرید لی ہے۔ چار عدد تصویریں مکمل پتہ ارسال کر دیا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ نو ماہ گزر چکے ہیں اور فون پر بھی بار بار بندہ آپ کو تنگ کرتا رہتا ہے اس نمبر سے 03104452232 دفتر رابطہ کیا تو جواب میں کیا بندہ ۱۰۰ روپے انڈین ارسال کریں تو بندہ نے کہا پتہ لکھوا دو بھیج دوں گا۔ جب دوبارہ رابطہ کیا تو جواب ملا۔ ایں دفتر نیست ویب سائٹ کا کہا تو حضرت بدھ ساڑھے نو بجے کا ٹائم عنایت فرمایا مگر سارے دن فون پر رابطہ کرتا رہا حضرت مصروف تھے، کتابچہ کا حضرت نے فرمایا مگر دفتر والوں نے بھی نہیں بھیجا۔ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے خط کا جواب ویب سائٹ یا انٹرنیٹ جو بھی ہو اور کتابچہ عنایت فرمائیں، جس پتہ پر یہ پیسے ارسال کرنے ہیں وہ بھی عنایت فرمائیں، بندہ سے بھیج دوں گا حضرت واسطہ اس ذات مقدس کا جو تمام عالم کو تخلیق کرنے والی ہے، ضرور مہربانی فرمائیں، بندہ کو اپنے شاگردوں میں ضرور شمار فرمائیں، خواہش ہے کہ حضرت کا شاگرد بنوں۔

جواب

آپ کی انٹری شاگردی کے رجسٹر میں ہو چکی ہے اور آپ کو شاگردی کا کتابچہ بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس کتابچہ کی تمام ریاضتیں نہایت پابندی کے ساتھ اور تمام شرائط وقیود کے ساتھ ادا کریں گے اور اس کتابچہ کی ترتیب کو بھی ملحوظ رکھیں گے، خوبی کی بات یہ ہے کہ ان تمام بنیادی ریاضتوں میں کسی بھی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے، اگر پرہیز ہے تو صرف اتنا کہ طالب علم زبان سے متعلق جو گناہ ہوتے ہیں ان کو مطلقاً ترک کر دے، جیسے جھوٹ، غیبت، لعن طعن، گالی گلوچ اور فضول اور لایعنی باتیں، کوئی بھی طالب علم جب تک مذکورہ غلطیوں سے محفوظ نہیں رہتا تو اس کی زبان میں اثر بھی پیدا نہیں ہوتا۔ روحانی عملیات میں تمام تر کارنامے قلم اور زبان سے تعلق رکھتے ہیں اور ان دونوں میں اثر پیدا کرنے کے لئے ان دونوں چیزوں کا گناہوں سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ دوران ریاضت کوئی پرہیز نہیں ہے، وقت اور جگہ کی پابندی بنیادی شرائط میں داخل ہے کیوں کہ وقت اور جگہ کی پابندی سے روحانیت نازل ہوتی ہے اور ہر ریاضت کو قوی تر بنانے میں مدد کرتی ہے۔ جو طلبا وقت اور جگہ کی پابندی کا لحاظ نہیں رکھتے وہ روحانیت اور نورانیت سے محروم رہتے ہیں۔

روحانی عملیات میں سب سے زیادہ خطرناک چیز رجعت ہے۔ اگر کوئی شخص رجعت کا شکار ہو جاتا ہے تو وہ خطرے میں آ جاتا ہے رجعت اگر محبت کی طرف ہو جائے تو انسان کے چاہنے والے اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور آہستہ آہستہ اس کا حلقہ احباب سمٹ جاتا ہے اور رشتوں میں دراڑیں بھی

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

پڑ جاتی ہیں۔ قرابت داریوں اور تعلقات سے متعلق ہر امید ٹوٹ جاتی ہے اور ہر خوش فہمی پامال ہوکر رہ جاتی ہے، رجعت اگر جسم پر پڑ جائے تو دل ودماغ قابو میں نہیں رہتا، یا تو انسان پاگل ہوجاتا ہے یا پھر دل کی کسی بڑی بیماری میں مبتلا ہوجاتا ہے لیکن جو لوگ نہایت پابندی کے ساتھ بنیادی ریاضتوں پر دھیان دیتے ہیں وہ کسی بنا پر روحانی عملیات میں ناکام تو ہوسکتے ہیں البتہ رجعت اور انقلاب عمل کا شکار نہیں ہوتے۔ اس لئے بطور خاص ہم آپ سے یہ گزارش کریں گے کہ آپ وہ بنیادی ریاضتیں جو شاگردی والے کتابچہ میں درج کی گئی ہیں ان کا اہتمام خلوص دل اور خلوص نیت کے ساتھ کریں، یہ روحانی عملیات کی خشت اول ہے۔ اگر یہ صحیح طریقہ سے رکھی گئی تو انشاء اللہ پوری عمارت ہر طرح کی ٹوٹ پھوٹ اور کمزوری سے محفوظ رہے گی اور اگر ایسا نہ ہوا تو آخر تک روحانی عملیات میں ایک طرح کی کمزوری اور ایک طرح کا ٹیڑھا پن باقی رہے گا۔ بقول شاعر ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

اگر کسی عمارت میں پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھی گئی تو دیوار کتنی اونچی ہوجائے وہ ٹیڑھی ہی رہے گی، اس لئے دنیا کے تمام ہوش مند طباء شروع ہی سے اپنی بنیادوں کو مضبوط کرکے چلتے ہیں، تب ہی جاکر وہ کامیابیوں اور کامرانیوں کے حق دار بنتے ہیں۔

کاموں کی زیادتی اور پھیلاؤ کی وجہ سے دفتر میں بہت سی بدنظمیاں پیدا ہوجاتی ہیں جو یقیناً مخلص کے خواہش مندوں اور طلب گاروں کے لئے باعث زحمت ثابت ہوتی ہیں لیکن جن کی طلب سچی اور لگن مخلصانہ ہو وہ ایک نہ ایک دن حصول مقصد میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور جن کے جذبوں میں بچکانہ پن ہوتا ہے اور جن کی طلب میں استحکام واستقلال نہیں ہوتا وہ راہ حق سے بھٹک جاتے ہیں۔ الحمد للہ آپ نے ابھی دفتر کی بے اعتنائی یا کسی بدنظمی کی وجہ سے ہتھیار نہیں ڈالے اور آپ کی طلب اور جستجو میں کوئی کمی پیدا نہیں ہوئی اور آج آپ کامیابی سے ہمکنار ہورہے ہیں۔ آپ کو کتابچہ بھی روانہ کردیا گیا ہے اور آپ کو شاگرد بھی بنالیا گیا ہے اور آج ہم بذات خود آپ سے محو گفتگو ہیں۔ آپ نے صبر وضبط سے کام لیا اور صبر وضبط نے آپ کو سرخرو رکھا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ روحانی عملیات کے تمام اسباق کو اور تمام ریاضتوں کو صبر وضبط کے ساتھ پورا کریں گے اور پھر انشاء اللہ ایک دن آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائیں گے۔ اگر آپ دوران ریاضت اِدھر اُدھر اپنا دھیان نہ بھٹکائیں اور جھاڑ پھونک وغیرہ سے دور رہیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا، کیوں کہ دوران ریاضت عملیات اور جھاڑ پھونک آپ کو رجعت سے دوچار کرسکتی ہے اور رجعت ہم بتا چکے ہیں اس لائن میں ایک تباہ کن حادثہ ہے، جس کی فکر اور ڈر ہر عامل اور ہر طالب کو ہونا چاہئے۔

عام سوال

سوال از: (نام مخفی)

سورہ رحمٰن کی آیت يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ کی زکوٰۃ کا طریقہ بتائیں۔

دوسرا حزب البحر کیا ہے، اس کی زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے؟

برائے مہربانی تفصیل ارسال کرکے نوازش فرمائیں۔ آنحضرت کے وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے سیدھے نقطہ پر آگیا ہوں، معاف کرنا نام مخفی رکھیں۔

جواب

آپ نے نام مخفی رکھنے کی فرمائش کی جو سمجھ سے بالاتر ہے۔ اگر نام اس لئے مخفی رکھا جائے کہ خط میں کوئی پرائیویٹ بات لکھی ہو، یا اپنے گھر کے مسائل ہوں تو بات سمجھ میں آتی ہے یا پھر کوئی لڑکی خط لکھ رہی ہو اور چاہتی ہو کہ اس کے نام کی اشاعت نہ ہو، تو بات قرین عقل ہوتی ہے لیکن کسی مرد کا اپنے نام کو مخفی رکھنے کی فرمائش کرنا جرأت اور مردانگی کے خلاف ہے، تاہم آپ کی فرمائش کی وجہ سے ہم آپ کے نام کو شائع نہیں کررہے ہیں۔

آپ نے اپنی صحیح تاریخ پیدائش نہیں لکھی ہے، اسکول سرٹیفکیٹ کے اعتبار سے جو تاریخ ہوئی ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا، آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ ہے اس لئے آپ کے لئے ہر مہینہ کی ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ تاریخیں مبارک ثابت ہوں گی۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

آیت کو بہ نیت زکوۃ ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھیں، ۴۰ دنوں میں کل تعداد سوالاکھ ہوگی اور انشاء اللہ زکوۃ ادا ہو جائے گی، روزانہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔

حزب البحر کی زکوۃ ماہ صفر میں ادا کی جاتی ہے، ایسی کتاب کا مطالعہ کریں جس میں حزب البحر موجود ہو، ہر کتاب میں زکوۃ کا طریقہ درج ہوتا ہے، ہماری ترتیب دی ہوئی حزب البحر میں بھی زکوۃ ادا کرنے کا طریقہ درج ہے۔ کسی بھی کتب خانہ سے یہ کتاب حاصل کرلیں اور ماہِ صفر میں زکوۃ ادا کریں۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوۃ نکالنے کا جب آپ ارادہ کریں تو شروعات عروج ماہ سے کریں اور کلنڈر میں یہ دیکھ لیں کہ جس دن آپ شروع کررہے ہیں اس دن چاند برج عقرب میں تو نہیں ہے۔

درمیان زکوۃ میں اگر چاند برج عقرب میں ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن عمل شروع کرتے وقت چاند برج عقرب میں نہیں ہونا چاہئے۔ روحانی عملیات کا اصول یہی ہے، باقی اس دنیا میں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے اس کے سامنے ہر قاعدہ اور ہر کلیہ ہیچ ہے لیکن ہمیں اسباب اور شرائط وقواعد کا پابند ہوکر ہی کوئی اقدام کرنا چاہئے اسی میں بھلائی مضمر ہوتی ہے۔

طالب علمانہ سوالات

سوال از: عابد علی ______ کلکتہ

میں عابد علی ٹی نمبر 15/1265 کلکتہ سے لکھ رہا ہوں، سچ جانئے میں آپ کو خط وخطوط کے ذریعہ آپ کا بے حد قیمتی وقت بالکل ضائع کرنا نہیں چاہتا پر بہت ضروری ہے میرے لئے آپ کو لکھ رہا ہوں۔ اس سے پہلے قریباً چار ماہ قبل بھی خط لکھا تھا تو جواب نہیں ملا، اس لئے پھر سے کوشش کررہا ہوں، بس میرے کچھ سوالات کے جواب سے مجھے مدد فرمائیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مثلث اور مربع کے نقوش، مقصد کے حساب سے دینے چاہئیں یا سر اسم کے عنصر کے مطابق؟ اگر نام کے عنصر کے مطابق تو نام کے اعداد کے مجموعہ کے مطابق عنصر معلوم کریں یا سر اسم کے حرف کا عنصر کے مطابق؟

(۲) مثلث اور مربع کے خانوں کی تاثیر مختلف ہوتی ہے۔ اگر آتشی مثلث لکھنے ہیں تو آتشی چال کے مطابق اعداد کو ان کی قیمت کے لحاظ سے بالترتیب پر کریں گے یا مقصد کے مطابق پہلا خانہ پر کریں گے۔

(۳) اگر سر اسم کا عنصر اور اسمائے الٰہی کے عنصر ہم مزاج نہ ہوں تو قوی کیسے بنائیں، نقش کو۔

(۴) تعویذ اور عمل میں اثر لانے کے لئے کہیں ساعت، کہیں، دن، کہیں نظرات، کہیں مہینہ، کہیں برج، کہیں کواکب، کہیں طالع کے مطابق کرنے کا ذکر ہے تو سب سے ضروری کس کو مدنظر رکھ کر عمل کریں کہ مکمل تاثیر پیدا ہو۔

(۵) دنوں کے موکلات کی عزیمت کو کیسے کام میں لایا جاتا ہے؟

(۶) چالیس بہ لحاظ ترتیب خانہ اور نقوش بہ لحاظ چالیس میں کیا فرق ہے؟

(۷) درجہ، طالع، نظرات، کواکب، اور بروج میں تفصیل چاہئے کہ عمل بااثر کرسکیں اور تقویم سے ملاسکیں۔

(۸) حمٓعسٓقٓ، الٓمٓ کی جس پر نظر کرکے ۵۰۰۰ بار پڑھنا ہے وہ تختی چاہئے۔

(۹) تمام بخور کہیں ملیں گے؟

حضرت مجھے مندرجہ ذیل کچھ خاص عملیات کی اجازت چاہئے تھی۔ برائے کرم ہمیں اجازت دیں تو بڑی مہربانی ہوگی، دعا میں یاد رکھیں میں اجازت چاہتا ہوں۔

(۱) آیت قطب، حصار قطبی، دعائے برہتیہ، حزب البحر، چہل کاف، ناد علی، عہد نامہ، نامہ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صلوٰۃ الغوثیہ، سلام کواکب، دیوان علی۔

(۲) درود وسلام نمبر میں درج ہر درود شریف۔

(۳) تمام اسماء الٰہی۔

(۴) عامل کامل (کاش البرنی) کے صفحہ ۵۶ میں جو استخارہ مجرب ہے اس کی اجازت۔

(۵) عامل کامل (کاش البرنی) کے صفحہ ۱۲۴ میں جو بسم اللہ شریف کی دعوت کی اجازت۔

مختصراً پوری کتاب عامل کامل، رد سحر (تینوں جلد) آسیبی توتوں

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

سے نجات، تحفۃ العاملین، کشکول عملیات، ہر نمبر، رموز الجفر، مصباح الارواح، قواعد عملیات، عکس لوح، اعظمی، فیضان القرآن، فیضان الحروف اور شمع شبستان رضا کی اجازت چاہئے۔

جواب

مثلث اور مربع کے نقوش مقصد کے اعتبار سے لکھنے چاہئیں، نام کے پہلے حرف کے حساب سے نہیں، البتہ نقوش میں اگر آپ طالب کے عنصر کو پیش نظر رکھیں تو افضل ہے۔ مثلاً اگر طالب کا عنصر آتشی ہو تو نقش آتشی چال سے لکھنا چاہئے اور اگر طالب کا عنصر بادی ہو تو نقش بادی چال سے لکھنا بہتر ہے اور آپ یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ تمام چالوں میں آتشی چال سب سے زیادہ قوی ہوتی ہے اس لئے اکثر عاملین زیادہ تر آتشی چال ہی سے نقوش مرتب کرتے ہیں۔

یہ بات بھی آپ اپنے پلّے سے باندھ لیں کہ روحانی عملیات کی لائن ایک ایسا سمندر ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے، اس سمندر میں اتنے مدوجزر ہیں اور اس میں اتنے بھنور ہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ ان سب کی اگر گہرائیوں میں آپ جائیں گے تو بہت مشکل ہوگی، یوں بھی ہر انسان کی زندگی بہت مختصر ہے اور چونکہ اب وقت میں برکت ہی نہیں رہی اس لئے سال مہینے کے برابر اور مہینہ عشرے کے برابر لگتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان اپنے ذاتی مسائل میں اس قدر مصروف ہوگیا ہے کہ واقعتاً اس کو سر کھجانے کی فرصت نہیں ہے، ایسی صورت حال میں نقوش اور عملیات میں آسان طریقوں کو ترجیح دینی چاہئے اور پیچیدگیوں سے خود کو بچانا چاہئے۔

کسی بھی نقش کو اگر کسی عامل یا کسی صاحب کتاب نے کسی خاص طریقہ سے مرتب کرنے کی تاکید کی ہو تو اس کا لحاظ رکھنا چاہئے، ورنہ عناصر کے اعتبار سے نقوش مرتب کرنا کافی ہے اور نقش اللہ کے فضل وکرم سے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

کسی بھی نقش اور عمل کے لئے مثبت مہینہ کو فوقیت دینی چاہئے اس کے بعد کوشش کرنی چاہئے کہ عمل کی شروعات عروج ماہ میں ہو، اگر نقش محبت کا لکھنا ہے تو نوچندی جمعہ کو ترجیح دیں۔ اگر نقش مال ودولت سے متعلق ہے تو نوچندی جمعرات کو ترجیح دیں، اگر نقش تسخیر اور مقبولیت کے لئے ہے تو نوچندی اتوار کو فوقیت دیں وغیرہ۔

اگر اس کا اہتمام کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو پھر عروج ماہ پر قناعت کریں، نوچندی جمعرات وہ کہلاتی ہے جو چاند کی ۳ تاریخ یا اس کے بعد پڑے اسی طرح نوچندی جمعہ یا اتوار بھی وہی کہلاتا ہے جو چاند کی ۳ تاریخ یا اس کے بعد آئے۔

عروج چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۴ تاریخ تک کا عرصہ ہے اس کے بعد ۱۵ سے ۲۸ تاریخ کا عرصہ زوال ماہ کہلاتا ہے۔

بعض عاملین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ چڑھتے چاند کے ساتھ ساتھ نقش لکھتے وقت اگر چڑھتے سورج کا بھی خیال رکھیں تو بہتر ہے، طلوع آفتاب کے بعد زوال تک سورج چڑھتا ہے اور زوال کے بعد وہ گھٹنا شروع ہوتا ہے۔

رات کو جو عمل کئے جاتے ہیں ان کا افضل ترین وقت عشاء کے دو گھنٹے بعد کا ہے، علم نجوم کے اعتبار سے ہم جس کے لئے نقش لکھ رہے ہیں ہمیں اس کا برج معلوم کرنا چاہئے، برج تاریخ پیدائش سے ہی برآمد ہوتا ہے۔ اگر کسی کا برج اسد ہے تو اس کا ستارہ شمس ہوگا، جس کا برج اسد ہو اور اس کا ستارہ شمس ہو تو اس کے لئے اگر نقش ساعت شمس میں مرتب کیا جائے تو نقش کے نتائج جلد برآمد ہوتے ہیں، پھر دیکھنا یہ بھی چاہئے کہ شمس ستارے کے دوست کونسے ستارے ہیں، آپ تحقیق کریں گے تو آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ زہرہ وزحل کے علاوہ تمام ستارے شمس کے موافق ستارے ہیں لیکن ستارہ شمس کا سب سے قریبی دوست قمر مریخ اور مشتری ہیں، اگر کسی وقت شمس اور قمر کی تثلیث یا تسدیس ہو یا ان کا قران ہو اسی طرح اگر کسی وقت شمس ومریخ کی تسدیس وتثلیث یا ان کا قران ہو یا شمس ومشتری کی تثلیث یا تسدیس یا دونوں کا قران ہو تو یہ وقت اس شخص کے لئے سعید ترین وقت ہے جس کا ستارہ شمس ہے۔ ان باتوں کا لحاظ رکھنا روحانی طور پر دائرہ اسباب میں آتا ہے اور اسباب کا لحاظ رکھ کر کام کرنا عین سنت رسولؐ ہے۔ اس لئے عامل ان تمام باتوں کو اگر ملحوظ رکھے تو کوئی خلاف شرع بات نہیں ہوگی اور انشاء اللہ اسباب کا لحاظ رکھنے سے نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

عزیمتیں اور بخورات کی بھی ایک حقیقت ہے ان کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ دنوں کی بخورات اور ساعتوں کی بخورات الگ الگ ہیں جس ستارے میں کام کرنا ہو اسی کی بخورات کو بوقت عمل روشن کرنا

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

چاہئے۔ عاملین نے عزیمت بھی نشاندہی کردی ہے۔ اگر عمل کے بعد عزیمت یا قسم تحریر کردی جائے یا پڑھ کر عمل کو ختم کیا جائے تو اس کے نتائج عامل کی مرضی کے مطابق برآمد ہوتے ہیں، انشاء اللہ ہاشمی روحانی مرکز عنقریب تمام ستاروں کی بخورات تیار کرا رہا ہے تاکہ عاملین اس سے استفادہ کرسکیں۔

حمعسق اور کھیعص کی تختی چاندی کی کسی سنار سے آپ کو خود تیار کرانی چاہئے پھر اس سے مذکورہ حروف مقطعات کندہ کراکے ان پر پانچ ہزار یا کم وبیش پڑھ کر دم کردینا چاہئے۔ مذکورہ تفصیل کے علاوہ بھی بے شمار اور جزویات ہیں جن کو اگر عامل ملحوظ رکھے تو تاثیر یقینی بن جاتی ہے اور نتائج جلد از جلد سامنے آجاتے ہیں۔

لیکن ہم سب کو یہ حقیقت بھی حرز جان رکھنی چاہئے کہ تمام تر اسباب تمام تر قواعد اور تمام تر شرائط کو اختیار کر کے بھی کام اسی وقت ہوتا ہے۔ جب اللہ کی مرضی ہو، اللہ کی مرضی کے بغیر زہر بھی اپنا اثر نہیں دکھاتا اور تریاق بھی اپنا کام نہیں کرتا۔

روحانی عملیات میں تمام شقیں اور تمام جزویات اسباب کی حیثیت رکھتے ہیں، ان کو نظر انداز کرنا درست نہیں ہے لیکن ان کا اہتمام کر کے یہ دعویٰ کرنا کہ بس اب کام ہوکر رہے گا غلط ہے۔ دنیا کے کسی بھی معاملہ میں تمام تر اسباب اختیار کر کے بھی بات جب ہی بنے گی جب اللہ کا حکم ہوگا اور اس کی مرضی شامل حال ہوگی۔ دوا کام کرتی ہے ان کے حکم سے اور تعویذ میں اثر پیدا ہوتا ہے ان کی مرضی سے، ہر معاملہ میں ہر صورت میں، ہر حال میں یہ مقولہ ذہن نشین رکھئے مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

آپ نے اپنے خط کے آخر میں کچھ عملیات اور کچھ کتابوں اور نمبروں کی اجازت مانگی ہے اگر آپ کا شاگردی والے کتابچے کا نصاب پورا ہوگیا ہے تو ہماری طرف سے ان کتابوں کی اور نمبرات وغیرہ کے عملیات کی اجازت ہے، لیکن اگر آپ کی بنیادی ریاضتیں ابھی پوری نہیں ہوئی ہیں اور غالباً ابھی تک پوری نہیں ہوئی ہیں تو آپ کے لئے ان کتابوں اور نمبرات میں گھسنا آپ کے لئے غلط ہوگا اور اس سے روحانی نقصانات کا اندیشہ رہے گا۔

آپ نے جن کتابوں کے نام لکھے ہیں یہ کتابیں عاملین کے استفادے کے لئے ہیں لیکن چونکہ ابھی عامل نہیں بنے ہیں ابھی آپ کو استاد کی طرف سے کوئی سند حاصل نہیں ہوئی ہے تو آپ ان عملیات کو اس وقت تک کرسکنے کے اہل نہیں ہیں جب تک آپ اپنی نوک پلک درست نہ کرلیں۔

بنیادی ریاضتوں کی تکمیل کرنے کے بعد سب سے پہلے آپ تحفۃ العاملین کا مطالعہ کریں، اس کے بعد روحانی عملیات کی دیگر کتابوں کی ورق گردانی کریں۔ اگر آپ ایک دم آسمان پر اڑنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو نقصان ہوگا اور آسمان پر اڑنے کا شوق آپ کے لئے وبال جان بن جائے گا۔ آپ دھیمی رفتار سے چلئے، مسلسل چلتے چلتے رہئے، جذبات کی رو میں مت بہئے، ہوش وحواس برقرار رکھئے، اعتدال کو ملحوظ رکھئے انشاء اللہ آپ سلامتی کے ساتھ ایک دن اپنی منزل تک پہنچ جائیں گے۔ اگر ایک دم بھاگیں گے تو گرنے کا بھی اندیشہ رہے گا اور کسی حادثہ کا بھی آپ شکار ہوسکتے ہیں۔ روحانی عملیات میں رجعت ایک حادثہ ہوتی ہے اور عمل کا منقلب ہوجانا ایک طرح کا ایکسیڈنٹ اور ایکسیڈنٹ کسی بھی طرح کا ہو اس سے انسان کا جانی مالی نقصان ہوتا ہے۔

ناکامیاں ہی ناکامیاں

سوال از: غفران القدر ———— گورکھپوری

اللہ آپ کو عمر میں ساتھ صحت یابی برکتیں عطا فرمائے اور اس رسالہ کو پوری دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

حضرت میرا نام غفران القدر، والدہ مرحومہ فخر النساء۔ ہماری تاریخ پیدائش ۲۴ر ستمبر ۱۹۶۰۔ انگریزی میں تاریخ ۱۹۶۰ء۔۹۔۲۴۔ ۱۱ بج کر ۴۵ منٹ ہے۔ میری شادی ۲۵ر جون ۲۰۰۰ء ہوئی، بیوی کا نام فرزانہ ہے اور تین بچوں کا باپ بھی ہوں۔

حضرت جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے قرض دار ہی رہا ہوں جو بھی کاروبار کیا فیل ہوگی، پڑھنے کے بعد نوکری بھی نہیں ملی جس وجہ سے معاشی پریشانیوں کا شکار ہوتا رہا۔ ہماری پریشانی کو دیکھتے ہوئے حالات سدھرنے کا باعث بنیں مجھے ایسا نسخہ یا وظیفہ بتائیں جس سے میں اپنی زندگی خوش خرم گزار سکوں اور کاروبار بھی تجویز کرکے بتائیں تاکہ کاروبار میں ترقی ہو، میرے نام کا عدد کیا ہے، برج کونسا ہے، ستارہ کونسا ہے، میرے نام کے حساب سے کونسا وظیفہ ورد کروں کہ میری تنگی

FREE AMLIYAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

معاشی دور ہو، فی الحال میں بے روزگار ہوں، کافی تنگ دست ہوں اور میرا اسم اعظم کیا ہے، میرے نام کے حساب ورد وظیفہ بتادیں جس بنا پر بیروزگاری سے نجات مل سکے۔ ذرّہ نوازش ہوگی۔

میرا جواب طلسماتی دنیا کے قریبی شمارے میں عنایت فرمائے۔ عین نوازش ہوگی، کیوں کہ میں معاشی و تمام قسم کی مشکلات میں مبتلا ہوں۔

جواب

یاد پڑتا ہے کہ اس سے پہلے بھی ہم آپ کی رہنمائی کرچکے ہیں۔ آپ کا خط ملا، اسی لئے ایک بار پھر آپ کی رہنمائی کی جارہی ہے لیکن کسی بھی سلسلہ میں رہنمائی کا فائدہ اسی وقت ہے جب وہ شخص کہ جس کی رہنمائی کی جارہی ہے سنجیدگی کے ساتھ اُس رہنمائی میں دلچسپی لے اور ایک ایک جزو پر عمل کرنے کی ٹھان لے عمل ہی سب کچھ ہے اور عمل ہی انسان کو کسی صحیح منزل تک پہنچاتا ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی، یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے۔

ماں کے پیٹ سے کوئی نہ جنت کا حق دار پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی ماں کے پیٹ سے کوئی جہنم کے قابل ٹھہرتا ہے، دنیا میں آنے کے بعد اپنے کرتوت یا اپنے کارناموں کی وجہ سے انسان سزا اور جزا کا مستحق قرار پاتا ہے، بالکل اسی طرح اس دنیا میں بھی جدوجہد ہی کی وجہ سے انسان کسی قابل بنتا ہے یا پھر کچھ نہ کرنے کی وجہ سے ٹھیکروں اور ٹھوکروں کا حق دار بنتا ہے، یہ دنیا اسباب کے تحت بنائی گئی ہے۔ صحیح طریقہ سے اسباب اختیار کرکے صحیح طریقہ سے جدوجہد کرنا ہی انسان کو کامیابیوں کی منزل تک پہنچاتا ہے اور دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ اللہ کا فضل وکرم بھی ان ہی لوگوں پر ہوتا ہے جو اللہ کے بنائے ہوئے اسباب کے پابند ہوکر جدوجہد کرتے ہیں اور اللہ پر بھروسہ کرکے اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہیں، اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض لوگ تمام تر کوششوں کے باوجود بھی ناکام ونامراد ہی رہتے ہیں لیکن اس کی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے، کبھی تو انسان صحیح اوقات اپنی کوشش کا آغاز نہیں کرتا، کبھی یہ ہوتا ہے کہ انسان کسی کرنی کرتوت کا شکار ہوتا ہے اس لئے ہر قدم پر اس کو ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ انسان کی تقدیر کے ستارے الٹی چال سے چل رہے ہوتے ہیں جب تک وہ مستقیم چال پر نہیں آجاتے انسان کو اپنی کوششوں میں صرف ناکامیاں ہی ہاتھ لگتی ہے وہ سونے پر بھی ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ سونا بھی مٹی بن جاتا ہے۔ ایسی بری صورت حال کے باوجود بھی ہمارے مذہب اسلام نے ہمیں مایوسی سے روکا ہے اور یہ کہا ہے کہ مایوسی کفر ہے اور کفر کی راہ اختیار کرنا مسلمان کی شان نہیں ہے۔ مسلمان تو اسے کہتے ہیں کہ جو برے سے برے حالات میں بھی اللہ سے امید قائم رکھے اور نتیجہ خیز نہ ہونے کے باوجود بھی اپنی جدوجہد کو جاری رکھے اور یہ بات ذہن نشین رکھے کہ جس طرح رات کے بعد سحر، خزاں کے بعد بہار، غم کے بعد خوشی کا آنا یقینی ہے اسی طرح مشکلوں کے بعد آسانیوں اور راحتوں کا زمانہ آنا بھی یقینی ہے۔ اس دنیا کا نظام کبھی ایک جگہ نہیں رکتا۔ یہ تو رواں دواں ہی رہتا ہے، کبھی غم کبھی خوشی، کبھی مشکل کبھی آسانی، کبھی کلفت، کبھی راحت، کبھی رونا، کبھی ہنسنا، کبھی شہنائی، کبھی ماتم، کبھی دکھ، کبھی سکھ اسی کا نام دنیا ہے۔ نظام قدرت کسی ایک جگہ نہیں رک جاتا، خوشیاں آتی ہیں تو وہ بھی عارضی ہوتی ہیں، رنج والم بھی وقتی طور پر ڈیرہ ڈالتے ہیں، کسی بھی چیز کو اس دنیا میں دوام نصیب نہیں ہے، ہمیشہ کوئی چیز باقی نہیں رہتی ہمیشہ باقی رہنے والی ذات صرف حق تعالیٰ کی ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ. اللہ کی ذات گرامی کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، آپ کو بھی یہ یقین رکھنا چاہئے کہ آپ کی مشکلیں بھی ایک دن آسانی میں بدل جائیں گی، آپ کی تقدیر کے اُفق پر بدنصیبی کے جو سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں ایک دن وہ بھی چھٹ جائیں گے اور خوشیوں اور مسرتوں کا آفتاب آپ کی زندگی میں ضرور طلوع ہوگا اور آپ کو دولتوں اور راحتوں سے ضرور ہمکنار کرے گا۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے اور آپ کا لکی عدد ۸ ہے، ۸ عدد کی چیزیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور ۸ عدد کی شخصیتیں بھی آپ کے لئے راحت کا ذریعہ بنیں گی، ہر مہینہ کی ۲، ۱۱، ۲۰ تاریخیں آپ کے لئے مبارک ہیں اپنے اہم کاموں کی شروعات ان ہی تاریخوں سے کیا کریں، انشاء اللہ کامیابیاں آپ کا مقدر بنیں گی اور ناکامیوں سے آپ محفوظ رہیں گے۔

آپ کا برج میزان ہے، آپ کا ستارہ زہرہ ہے، زہرہ ہی آپ کی تقدیر کا ستارہ ہے اس لئے جمعہ کے دن آپ کے لئے اہم ہے۔ اپنے اہم

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

کاموں کو جمعہ کے دن کیا کریں، ورنہ پھر بدھ یا سنیچر کو کریں، اتوار اور پیر کے دن اپنے اہم کاموں کو شروع کرنے کی غلطی نہ کریں، آپ کی راشی کے پتھر پنا اور اوپل ہیں، یہ دونوں پتھر آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لاسکتے ہیں، پنا ذرا مہنگا ہے لیکن اوپل دو ہزار روپے تک دستیاب ہوسکتا ہے۔ ۴ کیرٹ کا اوپل ساڑھے چار ماشہ کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے بازو کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں اور یقین رکھیں کہ یہ پتھر باذن اللہ آپ کے لئے راحت رساں ثابت ہوگا اور آپ کو نت نئی آفتوں سے محفوظ رکھے گا۔

جن کے نام کا مفرد عدد ۲ ہوتا ہے ان کے لئے یہ وظیفہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ گیارہ سو مرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں، معمول یہ رکھیں کہ ہر قمری مہینہ کی پہلی تاریخ سے گیارہ تاریخ تک روزانہ گیارہ سو مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ ۱۱ ماہ پورے نہیں ہوں گے کہ گھر میں خوشیوں کی بوچھار شروع ہوگی اور پھر اللہ کے فضل وکرم سے موسلا دھار بارش کی طرح خوشیاں برسنے لگیں گی۔ ہمارا تجربہ ہے کہ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر بالکل نہیں ہے اور اگر خوشیاں اور راحتیں آنے میں کچھ دیر لگ رہی ہے تو یقین رکھئے کہ اس میں خود ہماری کوئی کوتاہی ہے، مانگنے کے طریقہ سے اگر کوئی بندہ مانگے تو در کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا، وہ بے شک غفور رحیم ہے اور وہ بے شک دکھی دلوں کی فریاد سنتا ہے شرط یہ ہے کہ ہم اپنی فریاد کو صحیح طریقہ سے اس کے دربار میں پہنچادیں۔

مغرب کے بعد آپ ''یاغفور'' دو سو مرتبہ پڑھا کریں اور اس کے بعد ۲۱ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. روزانہ اس دعا کو پڑھتے وقت اپنی داڑھی یا سر کے بالوں میں کنگھی کیا کریں، انشاء اللہ اس عمل کو زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ آپ کا کل قرض ادا ہوگا اور قرض کی ادائیگی کے لئے غیب سے اسباب پیدا ہوں گے۔ آپ کا اسم اعظم ''یاواسع'' ہے۔ اگر اس کو بھی کوئی ایک وقت مقرر کرکے روزانہ ۱۳۷ مرتبہ پڑھ لیا کریں تو آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

ہر مہینہ کی ۲۳ اور ۲۸ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ہیں، ان تاریخوں میں کوئی بھی اہم کام شروع کرنے کی غلطی نہ کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

لگے ہاتھوں یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ ۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، ۵ عدد کی چیزیں اور افراد آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گے آپ ان چیزوں سے اور ان لوگوں سے جتنا بھی خود کو بچا کر رکھیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد آپ کے نام کے مفرد عدد سے ہم آہنگ ہے اور آپ کی بیوی فرزانہ کا مفرد عدد بھی آپ کے مفرد عدد کا مخالف نہیں ہے اور آپ کی شادی کی تاریخ بھی بالکل درست تھی۔ آپ نے اپنے بچوں کے نام نہیں لکھے کہ ہم ان کے ناموں پر غور کرتے اور اگر کسی نام کو بدلنے کی ضرورت ہوتی تو اس کو بدل دیتے۔ اگر اپنی بیوی فرزانہ کو بھی ایک وظیفہ کا پابند کردیں تو انشاء اللہ اس کے نتائج بہت جلد سامنے آئیں گے۔ فرزانہ کو روزانہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِیْل دن میں کسی بھی وقت ۴۵۰ مرتبہ پڑھنا چاہئے، اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔ فرزانہ کا اسم اعظم ''یامجیب'' ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد اس کو روزانہ یہ اسم الٰہی ۵۵ مرتبہ پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ ان سب وظائف کی برکتوں سے گھر میں خوش حالیاں ضرور آئیں گی اور ان مصیبتوں اور قرضوں سے ضرور آپ کو نجات ملے گی جو آپ کے لئے سوہان روح بنے ہوئے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو بہتر قسم کا روزگار عطا کرے اور آپ کی غربت کو مالداری سے بدل دے تاکہ آپ اپنے بچوں کی کفالت حسب منشا کرسکیں۔

خواہ مخواہ خوف

سوال از: (نام وپتہ مخفی)

میرا نام .... ہے اور پیدائش ۱۸ر جون ۱۹۸۶ء اور دن بدھ ہے۔ میری ماں کا نام .... ہے اور باپ کا نام .... ہے میں کئی سالوں سے پریشان اور ڈر میں ہوں، آپ ہی راستہ بتائیں اور آپ سے التجا کرتی ہوں کہ میرا یہ خط اس ماہ کی کتاب میں ضرور شائع کیجئے گا اور ایک التجا ہے کہ میرا نام رسالہ میں مت شائع کیجئے گا۔

میں نے (D.E.D-B.COM.MAB.E.D) کیا ہے۔ میری پریشانی یہ ہے کہ میرے لئے نوکری اچھی ہے یا نہیں، کونسی،

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

(Lie) میں میری بہتری ہے، کیا میرے نصیب میں نوکری ہے یا نہیں، کیا میرے لئے نوکری کرنا بہتر ہے یا نہیں، میں یہ سوال اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ میں نے بہت ذہنی پریشانی سے اتنا کچھ اسٹڈی کیا ہے، بہت ڈر، تکلیف سے اور مشکل سے اس لئے ڈرتی ہوں کہ میرے لئے نوکری بھی بہتر ہے یا نہیں۔ میں (Beauty Parlor) کا کورس کرنا چاہتی ہوں اس میں بھی بہتر ہے کیا نہیں معلوم نہیں ہے آپ ہی بتائیں کہ میرے لئے نوکری کرنا بہتر ہے کیا یہ (Beauty Parlor) کا کورس کرنا بہتر ہے کونسی چیز میں میری کامیابی ہے۔

میں شادی کرنے کے لئے بھی ڈرتی ہوں، میں شادی کرنا نہیں چاہتی، اسمیں بھی ڈر لگتا ہے کہ شادی بھی میرے لئے بہتر نہیں ہے، ہر وقت اس ڈر اور خوف میں رہتی ہوں کہ یہ کروں یا وہ کروں کونسی راہ میرے لئے اچھی اور بہتر ہوگی، ڈرتی ہوں کہ نوکری سے بھی میری زندگی خراب نہ ہوجائے۔ (Beauty Parlor) کورس میں بھی اچھا ہے یا نہیں، یہاں تک کے شادی سے بھی ڈر آتا ہے۔

میرے اس ڈر کو آپ ہی دور کرسکتے ہیں مجھے راستہ بتائیں کہ میرے لئے کونسے کاروبار میں بہتری ہے، کیا میرے لئے نوکری اچھی ہے کہ میں خود کا کاروبار شروع کروں۔ (Beauty Parlor) کونسے میں کامیابی ہے اور کونسی میں بہتری ہے، کیا اچھا ہے میرے لئے۔

آپ سے دل سے التجا ہے کہ میرا اس خط کا جواب ضرور دیں اور میں دل کے ڈر کو دور کرے اور ایک التجا ہے کہ میرا نام آپ کی کتاب میں مت شائع کیجئے گا، مہربانی ہوگی۔

جواب

لڑکیوں کو نوکری کرنے کی ضرورت جب پڑتی ہے جب گھر کے حالات اچھے نہ ہوں، آپ نے اپنے خط میں یہ وضاحت نہیں کی کہ آپ کے گھر میں کون کون لوگ ہیں اور آپ کے معاشی حالات کیسے ہیں۔ اگر آپ کا کوئی بھائی ہے تو وہ کیا کرتا ہے؟ اور آپ کے والد کا پیشہ کیا ہے؟ اگر مائیکہ معاشی طور پر مضبوط ہو تو نوکری کرنا اتنا ضروری بھی نہیں ہوتا لیکن اگر اہل خانہ تنگی معیشت کا شکار ہوں تو پھر نوکری کرنے میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے۔ آپ نے بی ایڈ کیا ہے تو آپ کو کسی بھی اسکول میں نوکری مل سکتی ہے، آپ کی تقدیر کا ستارہ عطارد ہے اور عطارد علم و ہنر سے جڑا ہوا ستارہ ہے، جن لوگوں کا یا جن خواتین کا ستارہ عطارد ہوتا ہے ان کو ایسے پیشے راس آتے ہیں جو علم اور ہنر سے وابستہ ہوں، مثلاً تعلیم و تدریس یا مثلاً سلائی بنائی کڑھائی یا کسی بھی طرح کی کوئی دستکاری وغیرہ۔

کاروبار آپ کے مفید ثابت نہیں ہوگا، کاروبار کے لئے پیسہ بھی چاہئے اور بھاگ دوڑ بھی آپ کے لئے لڑکی ہونے کی وجہ سے بھاگ دوڑ کرنا ممکن نہیں ہوگا اور آج کل کسی بھی کاروبار کو شروع کرنے کیلئے لاکھوں کی ضرورت پڑتی ہے اور اتنی رقم کا انتظام کرنا آپ کے لئے مشکل ہوگا۔ ہماری رائے میں آپ کسی اسکول میں ملازمت تلاش کریں، یہ تلاش آپ جب صحیح طریقہ سے کریں گی تو اللہ کی مدد بھی ضرور آئے گی، ورنہ پھر کسی دستکاری کی طرف دھیان دیں، دستکاری کا کوئی بھی کام شروع کرنے میں زیادہ پیسوں کی حاجت نہیں ہوتی، آپ دستکاری کا کوئی بھی کام اپنے گھر میں کرسکتی ہیں، اس کے لئے بازار میں کوئی دکان لینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

رہا، آپ کا ڈر تو اس کو اپنے دل سے نکال پھینکئے، جو ڈرتے ہیں وہ اس دنیا میں کچھ بھی نہیں کرسکتے، ایک لڑکی کی شرم تو ہر حال میں برقرار رہنی چاہئے، شرم ہی انسان کو گناہوں سے اور اللہ کی نافرمانیوں سے روکتی ہے اور عورت کے لئے شرم تو ایک طرح کا زیور ہے لیکن جسے کہتے ہیں خوف اور ڈر وہ تو وہ ایک بیماری ہے اور اس بیماری سے آپ کو نجات حاصل کرنی چاہئے، کیوں کہ یہ بیماری آپ کو زندگی میں کوئی بھی اقدام نہیں کرنے دے گی، آپ شادی سے کیوں ڈرتی ہیں؟ بے شک آج کل مسلم معاشرہ میں شادیاں بہت ناکام ہو رہی ہیں، جب سے موبائل پر بازاری قسم کی عشق بازیاں شروع ہوئی ہیں تب سے مردوں کے دلوں میں عورت کی عزت اور اس کا وقار ختم ہوگیا ہے اور لوگ اپنی بیوی کو پیروں کی جوتی سمجھنے لگے ہیں، لیکن اس دنیا کی کسی بھی برائی کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہم لازماً اس کا شکار ہوں گے۔ شادی عورتوں کے لئے ناگزیر ہے، شادی شدہ عورتوں کے بارے میں قرآن حکیم کی رائے یہ ہے کہ وہ ایک طرح سے کسی قلعہ میں محفوظ ہوجاتی ہیں۔ ایک کنواری لڑکی کو اس دنیا میں جتنا آفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اتنی آفتوں کا سامنا شادی شدہ عورتوں کو نہیں کرنا پڑتا، شادی کے بعد اگر عورتیں خود ہی بگڑ جائیں تو بات اور ہے لیکن وہ بڑی حد تک دوسروں کی شرارتوں اور حملوں سے محفوظ ہوجاتی ہیں۔

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

شادی عورت کے لئے یوں بھی ضروری ہوتی ہے کہ عورت بغیر سہارے کے زندہ نہیں رہ سکتی، اس کو ہر دور میں اور ہر قدم پر ایک سہارا درکار ہوتا ہے، بچپن میں وہ ماں باپ کی محتاج ہوتی ہے، لڑکپن میں اس کی امیدیں اس کی اپنے بھائیوں سے بندھی ہوتی ہیں، شادی کے بعد وہ شوہر کو اپنا معاون اور اپنا آسرا سمجھتی ہے اور بڑھاپے میں اس کی تمام تر امیدیں اپنے اولاد سے وابستہ ہوتی ہیں اور جن گھر میں یہ افراد عورت کو کسی وجہ سے میسر نہیں آتے ان عورتوں کی بہت درگت بنتی ہے اور وہ سماج کے بگڑے ہوئے لوگوں کے ہاتھوں کا کھلونا بن کر رہ جاتی ہیں، اسلام نے مجرد زندگی مردوں کے لئے بھی پسند نہیں کی ہے، تو پھر اسلام کسی لڑکی یا عورت کا مجرد رہنا کیسے پسند کرسکتا ہے۔

آپ شادی ضرور کرلیں اور کسی دین دار لڑکے سے کریں، آج کے دور میں ایک دین دار انسان ہی صحیح معنوں میں اپنی بیوی بچوں کو خوشیاں دے سکتا ہے۔ دنیادار کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ وہ کب کس بہتے ہوئے سیلاب کا بے جان تنکہ بن کر رہ جائے۔ آپ روزانہ ”یاسلام یاحفیظ“ دوسو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں، انشاء اللہ آپ سلامتی اور حفاظت سے بہرہ ور رہیں گی اور آپ کے لئے قدرت کوئی ایسا راستہ نکال دے گی جو آپ کے لئے اطمینان بخش ثابت ہوگا۔

۸ عدد کی زد میں

سوال از: بشیر احمد ــــــــــــ بانڈی پورہ

خدا سے دعا گو ہوں آپ حضرت کو صحت عافیت عطا فرمائے آمین۔ دیگر احوال عرض یوں ہے کہ آپ حضرت سے فون پر رابطہ ہوا، حکم ہوا خط کے ذریعہ تفصیل کا پتہ لگے گا۔ میرا نام بشیر احمد والدہ کا نام عزی (Azi) تاریخ پیدائش ۱۲را اکتوبر ۱۹۵۹ء بیوی کا نام فہمیدہ بیگم عرف لالی، والدہ کا نام پوشہ (Posha) گھر میں چھ افراد، ہم دو میاں بیوی اور بچے چار ہیں، پیدائش سے لے کر آج تک زندگی پریشانیوں، مشکلاتوں، رکاوٹوں، قرض تنگ دستی اور مصیبتوں میں گزر رہی ہے۔ میں کریانہ کا کام بہت اچھے درجے پر کررہا تھا ۱۹۹۵ء میں، میں نے ایک سیدھا سادا مکان بنایا، مکان میں داخل ہوتے ہی سب کاروبار چوپٹ ہوگیا ہے، تقریباً آٹھ دس لاکھ کا گھاٹا ہوا، گھاٹے کو پورا کرنے کے لئے جائیداد اور بیوی کا زیور بیچ کر ہم نے تھوڑا بہت قرض چکایا، لیکن قرض کا بوجھ بدستور سوار رہا، زندگی کی گاڑی پیچھے ہی کی طرف گہری کھائی میں گرگئی، اس کے بعد ٹیمپو لایا، اس نے رہی سہی کسر پوری کردی کیوں کہ اس ٹیمپو کا نمبر جمع کرکے ۸ آتا تھا، مکان کے اعداد ۸، میرے نام کے اعداد ۸، بیٹی کے نام اعداد ۸، بیٹے کے نام کے اعداد ۸، میرے محلہ کے اعداد ۸، میرے علاقہ کے اعداد ۸، اس ۸ کے اعداد نے احساس کمتری، ٹھوکریں، رکاوٹیں کھڑی کردی، زندگی بچپن سے ہی مقروض گزر رہی ہے، جس سے قرض لیتا ہوں واپس ادا کرنے میں لاپرواہی ہوتی ہے، ذمہ داری نہیں ہے، اچانک قرض ادا کرنے میں رکاوٹیں ہورہی ہیں، یہ ایک بری عادت ہے، ہزار بار اس عادت سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتا ہوں لیکن کامیابی نہیں ہوتی، حالانکہ قرض کے بوجھ اور عذاب اور وعید سے بہت ڈر لگتا ہے، نمازوں اور دین اور دنیا کے کاموں مستقبل مزاجی سے کام نہیں کرپاتا ہوں۔

آپ حضرت محترم کی کتابیں طلسماتی دنیا، اعداد بولتے ہیں، روحانی تقویم وغیرہ کا مطالعہ کرکرکے میں نے انگوٹھیوں، نگینوں کا کام شروع کیا تھا، بہت سست رفتاری سے کام چل رہا تھا۔ ۲۰۱۵ء کے روحانی تقویم میں آپ حضرت محترم نے ناموں اور پیدائشی اعداد کے حساب پڑھنے کے لئے وظائف عنایت فرمائے تھے، اپنے نام کا وظیفہ پڑھ کر میرے کام میں اچھا خاصا عروج ہوا، فروری ۲۰۱۶ء سے اچانک میرا کام بند ہوا جیسے کسی نے میرا کام بند کردیا جو لوگ نگینے کے لئے مجھے ڈھونڈتے تھے، آج وہی لوگ مجھے انگوٹھیاں واپس دے کر پیسے واپس لیتے ہیں، کوئی بھی مانتا نہیں ہے، نئے گاہک آ آکر خالی ہاتھ واپس چلے جاتے آڈر دے دے کر نہیں لیتے، گھر کے حالاتوں میں پھر طوفان آگیا، تنگ دستی کا شکار اوپر سے قرض داروں کا بوجھ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ۱۴را ۱۳ مئی ۲۰۱۶ء کو بیٹی کی شادی ہونے والی ہے اس وجہ سے زبردست ذہنی دباؤ کا شکار ہوں، میری شکل صورت دیکھتے ہی لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، منہ پھیر لیتے ہیں جن سے توقع وہی رشتہ دار محسن دوست سبھوں نے منہ پھیر لیا، گھر والے بھی نفرت کرتے ہیں کہ تو نے آج تک ہمیں قرض کے سوا کیا دیا، ان حالات کے ہوتے ہوئے گھبراہٹ بے چینی اور خوف ڈر، پریشان کن حالات کا شکار ہوں، کبھی کبھار خودکشی کا ارادہ کرتا ہوں، جو لوگ ہر وقت میرا دم بھرتے تھے آج وہی دور ہوتے چلے گئے، میں اکیلا پڑ

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

گیا ہوں، کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے، میں نے خود آپ حضرت محترم کے تحریر کردہ نگینوں کے بارے میں پڑھا، یاقوت، موتی، زمرد، مرجان، الماس، پکھراج پہن لیا ہے۔ آپ حضرت محترم سے گزارش ہے کہ میرے نام اور پیدائشی تاریخ کے حساب سے پڑھنے کے لئے کچھ عنایت فرمائیں، جس کے ذریعہ غیبی امداد ونصرت ملے، کام چلے، شادی کا مسئلہ عافیت کے ساتھ حل ہو، انگوٹھیوں، نگینیوں کا کام پھر سے عروج پر چلے اور قرض کے بوجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات ملے۔ زندگی میں ترقی، عزت ملے، کیوں کہ ۸ نمبر کے اثرات نے مجھے وقت سے پہلے بوڑھا اور زندہ درگور کردیا ہے۔ جناب والا کرم فرمائیں، جوابی لفافہ اور پرچہ حاضر خدمت ہے، جواب صاف صاف عنایت کریں، مجھ سیہ کار پر رحم کھائیں، فون پر نظر عنایت کیا کریں، مجھے قدم قدم پر کیوں ناکامیاں ملتی ہیں، خط لمبا ہونے کے لئے معافی کا طلب گار ہوں، لیکن دل کا بوجھ ہلکا ہوا۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے اور ۸ کا عدد سات کا دشمن عدد نہیں ہے لیکن یہ طے ہے کہ ۸ کا عدد آپ کو کسی وجہ سے راس نہیں آیا ہے، آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہے اور یہ عدد ۱۹ مرکب عدد سے دس بن کر پھر ایک بنا ہے۔ ۱۹ کا عدد بہت مبارک ہوتا ہے کیوں کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں اس لئے جو مرکب عدد ۱۹ سے ۱۰ بن کر پھر ایک عدد میں ڈھلتا ہے وہ بہت ہی مبارک ثابت ہوتا ہے۔ اگر آپ کے والدین آپ کا نام ایسا رکھتے جو ۱۹ سے ۱۰ بن کر پھر ایک بنتا تو آپ کی زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں ہوتیں، آپ کی قسمت کا عدد ایک ہے اور ۷ اور ۶ دونوں اعداد اس ایک عدد سے دشمنی رکھتے ہیں اس لئے آپ کی زندگی طرح طرح کی الجھنوں کا شکار ہے۔ آپ کی بیوی کا نام فہمیدہ ہے ۲ کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ ۹ آپ کا لکی عدد ہے اس لئے آپ کی ازدواجی زندگی تو ٹھیک ہی گزری ہوگی لیکن آپ کی بیوی کی عرفیت لالی بہت خطرناک ہے، لالی کے اعداد ۷۱ ہیں، اس ۷۱ میں پہلا ہندسہ آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ہے اور دوسرا ہندسہ ۷، آپ کا دشمن عدد ہے اور ان دونوں کا مفرد عدد ۸ ہی بنتا ہے جو آپ کے لئے وجہ مصیبت بنا ہوا ہے۔

آپ کا پہلا مکان جو آپ کے لئے وجہ مصیبت بنا وہ آپ نے ۱۹۹۵ء میں تعمیر کیا، اس سن کے مجموعی اعداد کا مفرد عدد بھی ۶ بنتا ہے اور ۶ آپ کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد کا دشمن عدد ہے، اسی لئے یہ مکان آپ کو راس نہیں آیا۔ ۸ کا عدد بجائے خود ایک ٹھوس عدد ہے اس عدد کے لوگ اپنے اندر بہت استحکام رکھتے ہیں، وہ طبیعت اور مزاج کے اعتبار سے بہت مضبوط ہوتے ہیں لیکن ان کی زندگی میں بھی اچھے برے انقلاب بہت آتے ہیں اور ان کی زندگی میں سکون نام کی کوئی چیز کبھی نظر نہیں آتی۔ ۸ عدد کے لوگ اپنی زندگی میں اہم کارنامے انجام دیتے ہیں لیکن ہمیشہ یہ لوگ ناقدری کا شکار رہتے ہیں، لوگ ان کی وہ پذیرائی نہیں کرپاتے جس کے یہ صحیح معنوں میں حقدار ہوتے ہیں۔ اگر آپ اب بھی اپنا نام بدل لیں اور کوئی ایسا نام رکھ لیں جس کا مفرد عدد ایک بنتا ہو تو انشاء اللہ آپ کو ان مصیبتوں سے نجات مل جائے گی جن میں آپ اس وقت مبتلا ہیں۔

حیرت کی بات تو یہ ہے کہ آپ ۸ عدد کی قباحتیں محسوس کررہے ہیں اس کے باوجود آپ نے آج تک اپنے بچوں کے نام تک تبدیل نہیں کیے جب کہ نام عمر کے کسی بھی دور میں تبدیل کیا جاسکتا ہے، بچے تو بچے آپ کو تو اپنا نام بھی بدل دینا چاہئے، فوری طور پر ان مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ان چند وظائف کی پابندی رکھیں، اپنے کمرے کی دیوار پر ''محمد'' نام کا ایک طغریٰ لگالیں، ایسی جگہ لگائیں کہ جب صبح کو آنکھ کھلے تو اس طغرے پر نظر جائے، اس طغرے کی طرف دیکھ کر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر بستر سے اٹھیں، نماز فجر کے بعد ''یاسلام'' ۱۳۱ مرتبہ پڑھیں، پھر اشراق تک لاتعداد مرتبہ درود شریف پڑھتے رہیں، سورج اُبھرنے کے بعد چار رکعت نماز بہ نیت اشراق پڑھیں اور نماز کے بعد ''نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ'' ۳۰۰ مرتبہ پڑھیں، نماز ظہر کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۴۵۰ مرتبہ پڑھیں، عصر کی نماز کے بعد نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۳۰۰ مرتبہ پڑھیں، مغرب کی نماز کے بعد اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں، عشاء کی نماز کے بعد ''یَامُجِیْبُ'' ۵ مرتبہ اور اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ دوسو مرتبہ پڑھیں، رات کو سوتے وقت پھر ''مُحَمَّد'' کے طغرے کی طرف دیکھ کر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور سوجائیں، ذلت ونکبت، غربت وافلاس اور قرض کی لعنت سے نجات دلانے کے لئے ہم ایک عمل لکھ

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks/

رہے ہیں، اگر آپ نے لگاتار ۷ دن تک کرلیا تو انشاء اللہ اللہ کی رحمت جوش میں آجائے گی اور آپ غربت وپسپائی کی اس دلدل سے نجات حاصل کرلیں گے جس میں آج کل آپ دھنسے ہوئے ہیں اور دن بہ دن دھنستے ہی جارہے ہیں۔ آپ لکڑی کے سات ٹکڑے لیں، ان پر کالی پنسل سے یہ لکھیں۔

اَنَا عَبْدٌ ذَلِیْلٌ وَاَنْتَ رَبٌّ جَلِیْلٌ.

یَا کَرِیْمَا کَمْ کُنْ یَارَحِیْمَا رَحْم کُنْ.

روزانہ لکڑی کا ایک ٹکڑا بہتے پانی میں یا کسی دریا میں نماز فجر کے بعد چھوڑ دیں، اس عمل کو سات دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ آپ ان مصائب اور ان مسائل سے بری ہوجائیں گے جو ان دنوں آپ پر مسلط ہیں اور جن کی وجہ سے آپ کا جینا دوبھر ہورہا ہے۔

اپنے اور بچوں کے نام میں مناسب تبدیلی کرلیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو تمام مصیبتوں سے اور تمام کلفتوں سے چھٹکارا عطا فرمائے اور آپ آئندہ آسودہ اور مطمئن زندگی گزارنے کے اہل بن جائیں آمین۔

گردوں کی پتھری

سوال از: مقیم احمد ——— دہلی

عرض یہ ہے کہ میرے گردے میں پتھری ہے میں ایک غریب انسان ہوں میں آپریشن کرانے کی پوزیشن میں نہیں ہوں، مجھے کوئی ایسا عمل بتادیں کہ میری پتھری بغیر آپریشن کے نکل جائے یا مجھے کوئی تعویذ دیدیں، میں آپ کا مشکور رہوں گا۔

جواب

کسی عامل سے یہ تعویذ لکھوا کر اپنے گلے میں ڈال لیں اور بارش کے پانی پر ۲۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں اور روزانہ صبح کو نہار منہ آدھا گلاس پی لیا کریں، لگاتار ۲۱ دن تک پانی پئیں، انشاء اللہ گردے میں سے پتھری نکل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ک ن م ق ۵

والملک القدوس الرحمٰن الرحیم

۷۹۵ ۷۹۵ ۷۹۵

کامران اگربتی

موم بتی کی زبردست کامیابی کے بعد

ہاشمی روحانی مرکز دیوبند

کی ایک اور شاندار پیش کش

☆ کامران اگربتی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ گھر کی نحوست اور اثرات بد کو دفع کرتی ہے، اہل خانہ کی روحانی مدد کرتی ہے، انہیں نحوستوں اور اثرات بد سے بچاتی ہے۔

☆ کامران اگربتی ایک عجیب وغریب روحانی تحفہ ہے، ایک بار تجربہ کرکے دیکھئے، انشاء اللہ آپ اس کو مؤثر اور مفید پائیں گے۔

ایک پیکٹ کا ہدیہ پچیس روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ایک ساتھ ۱۰۰ پیکٹ منگانے پر محصول ڈاک معاف

اگر گھر میں کسی طرح کے اثرات نہ ہوں تو بھی برائے خیروبرکت روزانہ دو اگربتی اپنے گھر میں جلاکر روحانی فائدے حاصل کیجئے، اپنی فرمائش اس پتے پر روانہ کیجئے۔

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: 247554

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی برکات

علی احمد کاشف

قارئین کرام السلام علیکم۔ الحمد اللہ کہ کئی سالوں سے آپ مومنین کی خدمت میں حاضر ہونے اور روحانی خدمت کا موقع مل رہا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے طلسماتی دنیا کے بانیان وکارکنان کا شکر گزار ہوں۔ مومنین کرام! انسانی فطرت ہے کہ وہ جو دشواری سے دستیاب ہو یا سمجھ میں نہ آئے اسے ہم زیادہ اہم سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے گراں قدر تحائف ہمارے بہت قریب ہیں لیکن ہم ان سے فیض نہیں اٹھاتے اور دور دور تلاش کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن کی پہلی آیت ہے۔ قرآن پاک کی سب سے پہلی سورۂ سورۂ فاتحہ کی سب سے پہلی آیت ہے۔ قرآن مجید میں پوری کائنات ہے اور پورے قرآن مجید کی اساس عطر نچوٹ سورۂ فاتحہ ہے۔ جو کچھ سورۂ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہے اس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم میں پورا قرآن پاک پوری کائنات پنہاں ہے اور بہت سی خوبیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس میں پنہاں فرمائی ہیں کچھ راز ہیں جو میری روحانی مجبوری ہے کہ ایک حد سے زیادہ زبان نہ کھونے کا پابند ہوں ورنہ بہت دل مچلتا ہے کہ مومنین پر ظاہر کردوں کہ کیوں نماز اخفائی میں بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم آواز سے پڑھی جائے۔ کیوں سورۂ برأت کے علاوہ ہر سورۂ کی پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ کیوں گھر کے داخلی دروازہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے سے شیاطین اور بلائیں گھر میں داخل نہیں ہوسکتی۔ کیوں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کھانے سے شیطان کھانے میں شریک نہیں ہوتا۔ کیوں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر ہر کام کرنا برکت اور کامیابی لاتا ہے۔ کیوں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھنے سے شیطان اولاد میں بھی شریک ہوجاتا ہے اور اولاد بڑی ہو کر شیطان جیسی حرکتیں کرتی ہے۔ کیوں بسم اللہ الرحمن الرحیم جیسی عظیم آیت اس عظیم رسول اکرم ﷺ کی امت کو عطا ہوئی جو پہلے کسی کو نہیں ملی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ایسا کیا اقرار ہے کہ یہ اقرار کرکے ہم آگے کی مزید آیات کی تلاوت کے قابل ہوجاتے ہیں۔ منافقین کو اگر اندازہ ہوجائے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں کیا ہے تو بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا ہی چھوڑ دے یا کم از کم دبی زبان سے یا چپکے چپکے ہی پڑھیں۔ جس طرح مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کا ظہور خانہ کعبہ میں ہوا لیکن حج میں طواف کرنے پر مجبور ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم مومن اور منافق کا فرق ہے۔ علم الاعداد کی رو سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ۷۸۶ = ۷+۸+۶ = ۲۱ = ۲+۱ = ۳ یہی مقدس ہندسہ اللہ کے اسم ذاتی کا ہے۔ ۶۶ = ۶+۶ = ۱۲ = ۱+۲ = ۳۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بائے بسم اللہ میں ہوں، با کا نقطہ میں ہوں یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اساس قرآن پنہاں ہے۔ اور آخر میں تھوڑی لب کشائی کرتا ہوں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ تعالیٰ کا ذاتی اور دو اسماء الحسنیٰ ہیں اور اسماء خاص ہیں اسماء اعلیٰ خاص بھی پوشیدہ ہیں۔

کیوں ہم لوگ اس عظیم آیت سے استفادہ حاصل نہیں کرتے۔ سادہ سا طریقہ ہے باوضو بیٹھ کر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں اور جو اسم بسم اللہ میں جگمگا رہے ہیں ان تمام اسماء کا واسطہ دے کر ۴۱ دن دعا کریں۔ اگر آپ کی حاجت جائز ہوگی اور آپ کے حق میں بہتر ہوگا تو اللہ تعالیٰ آپ کی حاجت روائی فرمائے گا۔ کسی وضاحت یا ہر طرح کی روحانی خدمت کے لئے فون پر حاضر ہوں۔

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

قسط نمبر:۱

عکسِ سلیمانی

حسن الہاشمی

قضائے حاجت کے لئے

دینی یا دنیاوی حاجت کے لئے یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ عمل یہ ہے کہ عروج ماہ میں عشاء کی نماز کے بعد چار رکعات بہ نیت قضاءِ حاجت پڑھیں۔ اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ.

دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھیں، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ کافرون پڑھیں اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تیسری مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں۔ اس کے بعد سات مرتبہ یہ شعر پڑھیں

فَسَھِّلْ یَا اِلٰھِیْ کُلَّ صَعْبٍ

بحرمة سَیِّدِ الابرارِ سَھِّلْ

صرف ایک رات یہ عمل کرنا ہے اور اپنی حاجت کو اپنے ذہن میں رکھنا ہے، چند ہی دنوں میں انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

نظرِ بد کے لئے

بروایت حضرت معمر رضی اللہ عنہ کہ میں خراسان سے ایک عطر کی شیشی لے کر آیا اور میں نے وہ شیشی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔ حضورؐ نے اس کو پسند فرمایا، پھر وہ عطر مجھے واپس دیتے ہوئے کہا کہ ایک کاغذ پر سورۂ فاتحہ ایک بار، سورۂ اخلاص ایک بار، سورۂ فلق ایک بار اور سورۂ ناس ایک بار لکھ کر اس کاغذ پر اس شیشی پر لپیٹ کر رکھ دینا، اس کے بعد جب بھی کسی کو نظر لگے اس شیشی کا عطر روئی کے ٹکڑے پر لگا کر اس کی پیشانی پر لگا دینا۔ اسی وقت نظر بد سے نجات ملے گی۔

برائے حفاظتِ ایمان

ایمان کی سلامتی کے لئے سورۂ کافرون کو بہت موثر پایا ہے۔ اگر کوئی مسلمان ایسی جگہ مقیم ہو جہاں ایمان کو خطرہ درپیش ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ سورۂ کافرون کو پڑھنے کا معمول بنائے اور اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے، انشاء اللہ ایمان کی حفاظت رہے گی اور طبیعت کبھی بھی کفر وشرک کی طرف مائل نہیں ہوگی بلکہ گناہوں سے صاحب ایمان

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

بفضل خداوندی محفوظ رہے گا۔

۷۸۶

۷۰۰	۷۱۴	۷۱۱	۷۰۸
۷۱۲	۷۰۷	۷۰۱	۷۱۳
۷۰۶	۷۰۹	۷۱۶	۷۰۲
۷۱۵	۷۰۳	۷۰۵	۷۱۰

اضطرابِ قلب کے لئے

اگر آپ کسی کو اضطرابِ قلب کی بیماری ہو، اکثر و بیشتر وہ اختلاجِ قلب میں مبتلا رہتا ہو، کسی بھی صورت طبیعت کو قرار نہ آتا ہو اور دل و دماغ کی بے چینی اس کو پریشان رکھتی ہو تو اس کو چاہئے کہ گیارہ دن تک یہ عمل کرے۔

رات کو سوتے وقت کلمہ طیبہ اکتالیس بار، سورہ رحمٰن تین بار، اول و آخر درود شریف گیارہ بار پڑھے اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائے، صبح کو نمازِ فجر کے بعد پھر اس عمل کو دوہرائے۔ گیارہ دن تک اسی طرح کرے۔ انشاء اللہ اضطراب قلب سے بلکہ دل کی ہر بیماری سے نجات ملے گی۔

غم و فکر سے نجات کے لئے

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غم و آلام کا شکار ہو اور اس کا دل ہر وقت متفکر رہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ آیت کریمہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ** سو مرتبہ پڑھے اور پھر سجدے میں جا کر سو مرتبہ یہ پڑھے **یا اللہ یا رحمٰن یا حیُّ یا قیوم**۔

اس عمل کو سات دن تک جاری رکھے، انشاء اللہ غم و آلام اور تفکر و تردد سے نجات مل جائے گی اور دل و دماغ پُر سکون ہو جائیں گے۔

روحانیت کو بڑھانے کے لئے

حالات کی پراگندگی کی وجہ سے انسان کا ذہن مفلوج ہو جاتا ہے اور اس کی فہم و فراست بھی متاثر ہو جاتی ہے اور اس کی قوتِ ایمانی بھی کمزور پڑ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ان کو کسی طرح سکون نہیں ملتا، صحت بھی متاثر ہو جاتی ہے اور عزائم اور ارادے بھی متاثر ہو جاتے ہیں، جب کسی انسان پر اس طرح کی کیفیات طاری ہو جاتی ہیں تو وہ خود تو پریشان رہتا ہی اس کے اہل خانہ بھی اس سے شاکی ہو جاتے ہیں، ان کیفیات سے نجات پانے کے لئے اپنی روحانی قوتوں میں اضافہ کرنے کے لئے اس عمل کو اختیار کرنا چاہئے۔ اس عمل سے ہر وقت کے تفکر، تردد، تذبذب سے بھی نجات ملے گی اور روحانی قوتوں میں زبردست اضافہ ہوگا۔

سب سے پہلے کسی بھی ساعت سعید میں جو عروج ماہ کی نوچندی جمعرات کو پڑ رہی ہو ایک چاندی کی انگوٹھی پر سولہ خانے بنوا کر ایک خانہ میں ۹ کا عدد کندہ کرالیں، اس کے بعد ۱۶۷۸۰ مرتبہ آیت کریمہ پڑھ کر اس انگوٹھی پر دم کر دیں، پھر اس انگوٹھی کو سیدھے ہاتھ کی

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

شہادت کی انگلی میں پہن لیں۔ انشاء اللہ حیرت انگیز نتائج برآمد ہوں گے۔ روحانیت روز بروز بڑھے گی اور تفکرات وحالات کی پیچیدگی سے نجات ملے گی۔

فتوحات غیبی حاصل کرنے کے لئے

اگر کسی شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ فتوحات غیبی سے سرفراز ہو تو وہ عروج ماہ کی کسی بھی شب جمعہ کو درمیانی رات میں غسل کرے، پھر دو رکعت نفل پڑھے اور اس کا ثواب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے اہل بیت کو پہنچائے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ کھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا پڑھے، پھر ایک بار سورۂ مزمل پڑھے اور پھر ایک بار حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا پڑھے۔

اس عمل کو اکیس دن تک جاری رکھے، ۲۲ ویں دن یہی نقش دو کاغذوں پر لکھ کر بیس نقش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے اور سب سے آخر میں اکیسواں نقش لکھے، اس کو حفاظت سے رکھے۔ اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ فتوحاتِ غیبی سے سرفراز ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۲۳	۲۸
۲۹	۲۵	۲۱
۲۲	۲۷	۲۶

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۴	۳	۸
۹	۵	۱
۲	۷	۶

نافرمان اولاد کے لئے

اگر اولاد ماں باپ کی نافرمانی کرتی ہو اور ماں باپ اولاد کی نافرمانی اور سرکشی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں تو اولاد کی اصلاح اور اطاعت کے لئے روزانہ یہ عمل چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر اولاد کو پلائیں، گیارہ دن تک لگاتار پلائیں، انشاء اللہ اولاد کو ہدایت نصیب ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا حول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم
یااللہ یارحمن یارحیم دل مارا کن مستقیم
بحق ایاك نعبد و ایاك نستعین یاوھاب یاولی

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

یہ عبارت لکھتے وقت زبر زیر لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

برے خیالات اور وساوس شیطان سے نجات کے لئے

اگر کسی شخص کو برے خیالات اور وساوس پریشان کرتے ہوں تو ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے ذیل کی آیات روزانہ نماز فجر کے بعد سو مرتبہ پڑھا کرے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، اور ان ہی آیات گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاءاللہ اکیس دن کے اندر اندر برے خیالات اور شیطانی وساوس سے نجات مل جائے گی۔

آیات یہ ہیں؟ وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

جھوٹی قسموں سے نجات

اگر کسی کو جھوٹی قسمیں کھانے کی عادت پڑ گئی ہو تو اس بری عادت سے نجات حاصل کرنے کے لئے کسی قیمتی چیز پر ان آیات کو پانچ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور وہ میٹھی چیز جھوٹی قسمیں کھانے والے کو کھلا دیں۔ یہ عمل جمعہ کے دن کرنا ہے اور پھر اس عمل کو سات جمعوں تک لگاتار جاری رکھنا ہے، انشاءاللہ بری عادت سے نجات مل جائے گی۔

عمل یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْاَرْوَاحِ وَ صَلِّ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ وَ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى حَبِيْبِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ اس کے بعد یہ آیت پڑھیں فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ.

حاسدین سے حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص حاسدین کے حسد سے پریشان ہو اور حاسدین کے حسد سے مسلسل تکلیف میں ہو تو اس سے نجات پانے کے لئے مندرجہ ذیل نقش تیار کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔ اس نقش کو تیار کرنے کے بعد سورۂ فتح تین بار پڑھ کر اس پر دم کرے اور تعویذ پر موم جامہ کر کے اس کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔

انشاءاللہ حاسدوں کی بدخواہی اور حسد سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۲۰۶	۴۷۲۱۰	۴۴۲۱۳	۴۷۱۹۹
۴۷۲۱۲	۴۷۲۰۰	۴۷۲۰۵	۴۷۲۱۱
۴۷۲۰۱	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۸	۴۷۲۰۴
۴۷۲۰۹	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۲	۴۷۲۱۲

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

تسخیر خلائق

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت اور حمیت پیدا ہو اور لوگ اس کے لئے مسخر ہو جائیں تو اس مقصد میں بھرپور کامیابی حاصل کرنے کے لئے ذیل کا نقش عروج ماہ میں جمعہ کے دن پہلی ساعت میں تیار کرلیں اور اس نقش کو ریشمی ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں۔ لیکن نقش کو تیار کرنے کے بعد قرآن کریم کی مندرجہ ذیل سورتیں اور اسماءِ الٰہی پڑھ کر اس نقش پر دم کردیں۔

سورۂ جن، سورہ مزمل، سورہ ق، چاروں قل، آیت الکرسی، سورۂ آلِ عمران۔

یہ آیات: قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

سورۂ شمس، سورۂ یوسف، سورۂ فتح۔

انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے چند ہی ہفتوں میں دنیا مسخر ہو جائے گی اور لوگوں کے دلوں میں زبردست عزت وعظمت اور رعب قائم ہوگا اور تسخیر عام درعام ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۷ع۶ ع	۲۱۷ع۱ ع	۲۱۷ع۸ ع
۲۱۷ع۷ ع	ع۲۱۷ع۵	۲۱۷ع۳ ع
۲۱۷ع۲ ع	ع۲۱۷ع۹	۲۱۷ع۴ ع

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

مصائب وآفات سے نجات اور محفوظ رہنے کا عمل

اگر کوئی شخص طرح طرح کی مشکلات اور آفات کا شکار ہو تو اس کے لئے ذیل کے نقش مفید ثابت ہوں گے۔ ان نقوش کی برکت سے اس کو تمام آفتوں سے نجات مل سکتی ہے اور آئندہ کے لئے وہ ارضی اور سماوی آفتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ ان دونوں نقوش کو سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر ان پر سورۂ اعراف سات مرتبہ پڑھ کر اور سورۂ فتح اکیس مرتبہ پڑھ کر اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

کر دونوں نقوش پر دم کریں۔ پھر تعویذ بنا کر گلے میں ڈال لیں، تعویذ کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کر لیں، انشاءاللہ جلد اچھے نتائج ظاہر ہوں گے۔

سورۂ فتح اور سورۂ اعراف کے اول و آخر گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۳۳۹۷	۶۳۴۰۱	۶۳۳۰۴	۶۲۳۹۰
۶۳۴۰۳	۶۳۳۹۱	۶۳۳۹۶	۶۳۳۰۲
۶۳۳۹۲	۶۳۳۰۶	۶۳۳۹۹	۶۳۳۹۵
۶۳۴۰۰	۶۳۳۹۴	۶۳۳۹۳	۶۳۳۰۵

اس نقش کی پشت پہ یہ نقش بنائیں۔

۷۸۶

۴۷۲۰۶	۴۷۲۱۰	۴۷۲۱۳	۴۷۱۹۹
۴۱۲۱۲	۴۷۲۰۰	۴۷۲۰۵	۴۷۲۱۱
۴۷۲۰۱	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۸	۴۷۲۰۴
۴۷۲۰۹	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۲	۲۷۲۱۴

آفات ومصائب سے محفوظ رہنے کے لئے

تمام آفات ومصائب سے محفوظ رہنے کے لئے یہ نقش بھی بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو لکھنے بعد سورۂ کہف گیارہ مرتبہ اور سورۂ فتح سات مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کر دیں اور اس کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھیں، انشاءاللہ تمام آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔

۷۸۶

۷۸۷۹۹	۷۸۸۰۲	۷۸۸۰۶	۷۸۷۹۲
۷۸۸۰۵	۷۸۷۹۳	۳۱۸۷۹۸	۷۸۸۰۳
۷۸۷۹۴	۷۸۸۰۸	۷۸۸۰۰	۷۸۷۹۷
۷۸۸۰۱	۷۸۶۹۶	۷۸۷۹۵	۷۸۸۰۷

یاحفیظ

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

حفظ قرآن کے لئے

قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کو روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے بچے کو نہار منہ پلائیں۔ اس عمل کو اکیس روز جاری رکھیں اور یہی آیت ایک کاغذ پر لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بچے کا حافظہ قوی ہو جائے گا اور اس کو سبق یاد کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ آیت یہ ہے: وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ.

کاروبار کا حاسدین سے بچاؤ

اگر کسی شخص کا کاروبار نہ چلتا ہو یا کاروبار چلتے چلتے رک گیا ہو یا اگر کسی کو اس بات کا شک ہو کہ کسی نے اس کے کاروبار کی بندش کرادی ہے یا کسی کو یہ اندیشہ ہو کہ حاسدین کی ہائے ہائے کی وجہ سے اس کا کاروبار تباہ ہو گیا ہے تو ان تمام صورتوں میں یہ نقش مفید ثابت ہوگا اور کاروبار انشاء اللہ صحیح حالت پر آجائے گا۔ اس نقش میں نوچندی جمعرات کو ساعتِ مشتری میں تحریر کریں۔ ہری روشنائی سے اس نقش کو لکھیں اور آیت کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر آگے پیچھے تیرہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ نقش پر دم کر دیں اور نقش کو دکان کی داہنی دیوار پر آویزاں کر دیں۔ اگر کسی فریم میں لگا کر آویزاں کریں تو بہتر ہے۔ اس نقش کو آویزاں کرنے سے پہلے ایک سو ایک روپے کسی فقیر یا مستحق کو بطور ہدیہ دیدیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ.

برائے حفاظت از شیاطین و جنات

اگر کسی مکان یا کسی جگہ میں شیاطین یا جنات کا ٹھکانہ ہو اور اس وجہ سے وہ مکان یا فیکٹری وغیرہ خیر و برکت سے محروم ہو اور اس جگہ کو شیاطین و جنات سے نجات دلانی ہو تو اس عمل کو ایمان و یقین کے ساتھ کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے زمین پر بیٹھ جائیں، سب سے پہلے اپنا حصار کرلیں، سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے ارد گرد حسبِ قاعدہ حصار کا دائرہ کھینچ لیں، اس کے بعد عمل شروع کریں۔ عمل ختم کرنے کے بعد خاموش بیٹھ جائیں۔ شیاطین و جنات حاضر ہو جائیں گے، وہ پوچھیں گے کہ کیا چاہتے ہو؟ ان کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا واسطہ دے کر یہ کہنا کہ وہ یہاں سے چلے جائیں، ورنہ ہم ان کو ختم کر دیں گے۔ یہ سن کر انشاء اللہ تمام جنات و شیاطین وہاں سے چلے جائیں گے۔ اس عمل کو اگر کسی عامل سے کرائیں تو بہتر ہے ورنہ کوئی مضبوط دل والا شخص یہ عمل کرے اور عورتیں اس عمل سے احتیاط برتیں۔ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ تین سو بار

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

پہلا کلمہ اکتالیس بار

آیت الکرسی سات بار پڑھ کر اپنے اردگرد دائرہ کھینچ لیں۔ کسی لکڑی سے یا اپنی شہادت کی انگلی سے۔ اس کے بعد یہ عمل کریں۔ قرآن حکیم کی ہر آیت سو مرتبہ پڑھنی ہے۔

سورہ بقرہ کی آیت وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ.

سورہ صفّت کی آیت وَحِفْظًا مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّارِدٍ.

سورہ حمٓ سجدہ کی آیت وَ حِفْظًا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ.

سورۂ حجر کی آیت وَ حَفِظْنٰھَا مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ الرَّجِیْمِ.

سورہ حجر کی آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ لَہٗ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ

سورہ شوریٰ کی آیت حَفِیْظٌ عَلَیْھِمْ وَمَا اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ.

سورہ طارق کی آیت اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ.

سورہ بروج کی آیت بَلْ ھُوَ قُرْآنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ.

سورہ توبہ کی آیت فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

آخر میں یہ پڑھیں، یہ کلمات صرف تین مرتبہ پڑھیں۔

یاحفیظُ یاحفیظُ یاحفیظُ یاحفیظُ یاحفیظُ یاحفیظُ یاحفیظُ احفظنا. اَللّٰھُمَّ بِعَیْنَاتِ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنَا بِکَنَفِکَ الَّذِیْ لَا یَرَامُ یااللّٰہ یااللّٰہ یااللّٰہ یارب العٰلمین.

ناگہانی خوف سے نجات کے لئے

اس نقش کو جمعرات کے دن ساعتِ مشتری میں لکھ کر اپنے گھر میں فریم میں چسپاں کر کے لگادیں اور کسی دیوار پر لگانے سے پہلے اکتالیس مرتبہ یہی آیت پڑھ کر نقش پر دم کردیں۔ انشاء اللہ ناگہانی آفت اور خوف سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

فاللّٰہ	خیرٌ	حافظاً	وھو	ارحمُ	الراحمین
خیرٌ	حافظاً	وھو	ارحمُ	الزاحمین	فاللّٰہ
حافظاً	وھو	ارحمُ	الراحمین	فاللّٰہ	خیرٌ
وھو	ارحمُ	الراحمین	فاللّٰہ	خیرٌ	حافظاً
ارحمُ	الراحمین	فاللّٰہ	خیرٌ	حافظاً	وھو
الراحمین	فاللّٰہ	خیرٌ	حافظاً	وھو	ارحمُ

☆☆☆

FREE AMLIYAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

قسط نمبر ۷

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

آگ کے وجود میں حکمت وراز

فرمان خداوندی ہے۔

اَفَرَاَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ۝ ءَ اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ۝ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ۝

(سورۂ واقعہ آیت: ۷۱ تا ۷۴)

یعنی اچھا بتلاؤ جس آگ کو تم "سلگاتے ہو کیا تم نے پیدا کیا ہے اس کے درخت کو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے اس کو یاد دہانی کی چیز اور مسافروں کے فائدہ کی چیز بنایا ہے۔ تو آپ عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے۔"

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے آگ کو پیدا کیا لیکن اس کی کثرت اور بہتات میں چونکہ فساد اور بربادی کا سخت اندیشہ تھا اس لئے اس کے وجود کو ارادۂ انسانی کے ساتھ محدود محصور کیا، یعنی جب حاجت ہو اس کو جلالیں اور اس سے کام لے لیں، البتہ آگ کا مادّہ ہر وقت اجسام میں پوشیدہ فرمایا۔ آگ کے نفعے بے شمار ہیں، کھانے پینے کی چیزیں اس سے پکتی اور ترکیب پاتی ہیں اور ہضم کے قابل بنتی ہیں۔

اسی طرح سونا، چاندی، تانبا، لوہا، سیسہ وغیرہ کو آگ کے ذریعہ قابل نفع بنایا جاتا ہے اور ان سے فائدہ مند چیزیں تیار کی جاتی ہیں، تانبے کو پگھلا کر اس سے برتن بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی بنا پر ان امور کو قابل تشکر ٹھہرا کر فرمایا۔ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا. کہ اے داؤد کے خاندان والو! تم سب شکریہ میں نیک کام کیا کرو، لوہے کو پگھلا کر اس سے طرح طرح کے نفع بخش اور کار آمد آلات حرب مثلاً زرہیں اور تلواریں تیار کی جاتی ہیں اور دوسرے بے شمار کام لئے جاتے ہیں، چنانچہ فرمایا۔ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ.

کہ ہم نے لوہے کو پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے اور اس کے علاوہ اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں۔

نیز لوہے ہی سے زمین پھاڑنے، کاشت کاٹنے کے اوزار اور ایسے آلات بنائے جاتے ہیں جو کوٹنے، پہاڑوں کو توڑنے، لکڑیوں کو چیرنے کاٹنے کے کام میں آتے ہیں اور جب بے گنتی ہیں، اگر آپ نہ ہوتی تو یہ نفع رساں اوزار و آلات کیسے بنتے؟ آگ نہ ہوتی تو سونے چاندی کے سکے یا زیبائش و آرائش کی چیزیں کس طرح مہیا ہوتیں اور یہ قیمتی دھاتیں مٹی میں ملی پڑی ہوتیں۔

ذرا غور کیجئے لوگ سردی میں آگ سے تپ کر کیسا سکون حاصل کرتے ہیں، رات کی تاریکی میں اس کی روشنی سے کھانے پینے کا کام چلاتے ہیں، اسی کی روشنی میں سونے کا انتظام کرتے ہیں، اذیت کی چیزوں سے اپنی جانوں کو بچاتے ہیں، غرض خشکی اور تری میں اپنی مرضی کے سارے کام اسی سے نکالتے ہیں بلکہ اس کے طفیل یہ محسوس کرتے ہیں کہ گویا سورج غروب ہی نہیں ہوا۔ اگر برف گرتی ہے، ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے چلتے ہیں تو لوگ ان کے خطرات سے آگ ہی کے ذریعہ بچتے ہیں، اگر لڑائیاں چلتی ہیں اور قلعوں کا سر کرنے کا سوال آتا ہے تو آگ ہی سے مدد لی جاتی ہے۔ لہٰذا یہ اللہ تعالیٰ کا زبردست احسان ہے کہ اس نے آگ کے معاملہ کو ہمارے اختیار پر چھوڑا، ہم چاہیں اس کو محفوظ رکھیں اور چاہیں تو اس کو کام میں لائیں۔

ف: آگ کے وجود سے اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے نفعوں کا ایک بڑا باب کھول دیا ہے اور اب بے شمار فائدے اس کے وجود سے وابستہ ہیں، کھانے پینے کے دھندے اسی سے چل رہے ہیں، یہ دن کو ہمارے سیکڑوں کام چلاتی ہے، رات کو اپنی روشنی سے تاریکی کی وحشت کو

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

دور کرتی ہے۔

سورۂ واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کی فہرست میں اس کو بھی جگہ دی ہے اور اس کے دو اہم فائدے شمار فرمائے ہیں۔ ایک اُخروی، دوسرا دنیاوی۔ اخروی یہ کہ اس کا وجود نار دوزخ کی یاد دلاتا ہے، دل کو لرزاتا، کپکپاتا ہے، گناہوں سے قدم کو روکتا ہے اور دوزخ کا بھڈا سا نمونہ یہیں دنیا میں پیش کرتا ہے حالانکہ دنیا کی آگ کو دوزخ کی آگ سے بہت دور کی نسبت حاصل ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔

نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُهَا بَنُوْا اٰدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءٍ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ۔ کہ تمہاری یہ آگ جس کو انسان جلاتے ہیں جہنم کی آگ سے ستر درجہ کم گرم ہے۔ انسان جب اس آگ کی گرمی کی تاب نہیں لاسکتا تو جہنم کی آگ کی تاب کب لا سکے گا؟ لہٰذا آگ کا وجود نیک طینت، عاقبت اندیشوں کے لئے باعث عبرت ونصیحت ہے سبب نجات ومغفرت ہے وہ اس سے اپنا کام بھی لیتے ہیں اور دوزخ کے عذاب سے لرزتے اور کانپتے بھی ہیں۔

دنیاوی نفعوں میں اللہ تعالیٰ نے مسافروں کا نفع پیش فرمایا ہے، گو مقیم کے لئے بھی یہ آگ سراسر نفع ہے لیکن مسافر کی زندگی کا تو یہ زبردست سہارا ہے، یہ دن میں اس سے اپنی ساری حاجتیں پوری کرتا ہے، رات کو اس سے بہت اہم کام لیتا ہے، درندوں اور موذی جانوروں کو بھگانے کا کام بھی اسی سے لیتا ہے، شیر جو نہایت موذی جانور ہے، آگ سے بہت ہی ڈرتا ہے، اسی طرح ریچھ جو نہایت کینہ پرور اور اذیت رساں جانور ہے وہ تو آگ سے بہت ہی لرزتا گھبراتا ہے اور آگ کے پاس نہیں پھٹکتا، نیز بھولا بھٹکا مسافر اسی آگ کی روشنی سے اپنے راستہ کا پتہ لگالیتا ہے اور راستہ پر لگ جاتا ہے۔ عرب کے سخی آگ سے مہمانوں کو جمع کرتے اور مہیا کرنے کا کام لیا کرتے ہیں اور رات رات بھر اپنی جھونپڑیوں میں آگ جلائے رکھتے ہیں تاکہ بھوکا مسافر آگ کی رہنمائی میں سیدھا چلا آئے اور سفر کے خطروں سے اپنی جان کو بچالے، غرض آگ کا وجود انسان کے لئے نعمت عظمیٰ اور رحمت کبریٰ ہے۔

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ ونقش یا لوح حاصل کرنے کے لئے ہاشمی روحانی مرکز دیوبند سے رابطہ کریں۔

مدرسہ مدینۃ العلم

قرآن حکیم کی مکمل

تعلیم وتربیت کا عظیم الشان مرکز

زیر اہتمام

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

مدرسہ مدینۃ العلم

اہل خیر حضرات کی توجہ اور اعانت کا مستحق اور امیدوار ہے

مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ

کون ہے جو خالصۃً اللہ کے لئے

میری مدد کرے؟ اور ثواب دارین کا حق دار بنے۔

IDARA KHIDMAT-E- KHALQ
A.C.N0
019101001186
ICICI BANK SAHARANPUR
IFSC COD N. ICI000191

تجربات شاہد ہیں کہ جن لوگوں نے مدرسہ مدینۃ العلم کی مدد کی ہے آج ان کا کاروبار اور دھندہ عروج پر ہے۔ اگر آپ ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی اس مدرسے کی مدد کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا اجر وثواب دونوں جہان میں وصول کریں۔

آپ کا اپنا مدرسہ

مدرسہ مدینۃ العلم

محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی) 247554

فون نمبر: 09897916786-09557554338

FREE AMLIYAAT BOOKS .....pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

قسط نمبر:۲

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ)

مفسرین نے لکھا (ای فی نفسک) ذکر کر اپنے رب کا اپنے دل میں، اب یہ (وَاذْكُرْ) کا لفظ سمجھ میں نہیں آتا کہ حکم مل رہا ہے تو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے یہ آیت نہیں پڑھتے کہ کیسے ذکر کریں؟ فی نفسك کیسے کریں؟ (تَضَرُّعًا وَخِيفَةً) گڑگڑاتے ہوئے اور بہت خفی انداز میں کہ دوسرے کو پتہ ہی نہ چلے۔

حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ (تَضَرُّعًا وَخِيفَةً) کے لفظ سے ذکر قلبی کا ثبوت ملتا ہے تو اس کا اللہ نے حکم دیا اور یہی نہیں کہ صرف ذکر کا حکم دیا۔ آگے بتایا بھی کہ ذکر کرنا ہے تو کیسے کرنا ہے، فرمایا۔ (وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ) اب یہ ہے نا قرآن پاک کی آیت؟ ذکر کر اپنے رب کے نام کا اب یہ کسی مسلمان کو پوچھیں کہ تمہارے رب کا نام کیا ہے؟ تو ہم کیا بتائیں گے۔ "اللہ" یہ اسم ذات ہے، باقی تو صفاتی نام ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ) ذکر کر اپنے رب کے نام کا تو رب کا نام اللہ، تو ہم اللہ کا ذکر کیوں نہ کریں، تم دنیا کا ذکر سارے دن کرو، تمہیں پوچھنے والا کوئی نہیں، ہم اگر اللہ کا ذکر کریں تو کہتے ہیں کہ یہ کہاں سے دیسی چیز آگئی، کہتے ہیں جی اللہ اللہ کرنے کا کیا مطلب؟ کیا ملتا ہے؟ اس کا مطلب کیا؟

ہم رٹیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

یہ محبت کا معاملہ ہے، جس کے دل کے اندر محبت کی چنگاری نہ ہو اسے یہ باتیں سمجھ میں نہیں آئیں گی، کہتے ہیں جی فقط اللہ اللہ کہنے کا کیا مطلب؟ سبحان اللہ، الحمد للہ ملالیا کریں، میں نے ایک صاحب سے پوچھا کہ اچھا ایک بات بتاؤ کہ بچہ جب روتا ہے تو کیا کہتا ہے؟ یا امی امی یا کوئی لفظ ملاتا ہے؟ کہا نہیں، محبت میں امی امی پکارتا ہے تو ہم بھی محبت میں اللہ پکارتے ہیں۔

دعوت کی ابتدا اور انتہا میں ذکر کا حکم

یہ ذکر اتنا عظیم الشان کام ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے انبیاء کو اس کام کو کرنے کا حکم عطا فرمایا، دیکھئے دو انبیا اور بڑے جلیل القدر انسان، ان کو نبوت سے اللہ نے سرفراز فرمایا اور دعوت کے کام لئے بھیجا اور ان دونوں کو ایک نصیحت کی، غور کا مقام ہے، اللہ تعالیٰ نصیحت کرنے والے ہیں اور انبیاء کو نصیحت کی جارہی ہے تو وہ نصیحت کتنی اہم ہوگی، قرآن پاک میں اس کا تذکرہ بھی کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ (اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ) جایئے آپ اور آپ کا بھائی میری نشانیوں کو لے کر، پھر آگے تثنیہ کا صیغہ، دونوں کو خطاب کیا کہ تم دونوں میری یاد سے غافل نہ ہونا، اب بتایئے کہ جب انبیائے کرام کو حکم ہورہا ہے، مین پوائنٹ نوٹ کر کے بتایا جارہا ہے تو دعوت الی اللہ کی ابتدا بھی ذکر سے ہوئی اور دعوت الی اللہ کی انتہا کیا ہوتی ہے؟ کہ جب دوسرا بندہ بات نہیں مانتا، اسلم تسلم والی تو پھر قتال کرنا ہوتا ہے۔ اس موقع پر بھی ذکر کا حکم، جب کشتوں کے پشتے لگ رہے ہوں، خون کے فوارے چھوٹ رہے ہوں، لوگوں کی گردنیں کٹ رہی ہوں، عین اس وقت جب ہوش ہی نہیں ہوتا کسی بات کا، فرمایا تم اگرچہ جان دے رہے ہو میرے راستے میں مگر میں چاہتا ہوں اس حال میں بھی میری یاد سے غافل نہ ہوں۔ سنئے قرآن عظیم الشان اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ)

اے ایمان والو! جب تمہارا آمنا سامنا ہو کفار کی جماعت کے ساتھ تم ڈٹ جاؤ (وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا) اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا (لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ) کامیابی تمہارے قدم چومے گی، اس حال میں بھی

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

ذکر کثرت سے کرنا اگر یوں کہہ دیتے بالفرض والتقدیر (یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ) تو بھی فقرہ پورا ہوجاتا، بات مکمل ہوجاتی، کوئی کمی نہ رہتی، لیکن نہیں درمیان میں ایک پیغام دے گئے (وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا) اس حال میں بھی تم اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو، اس حال میں بھی کثرت کے ساتھ ذکر کرنے کا حکم ہے۔

اللہ نے جواں مرد کس کو کہا؟

ہمیں چاہئے کہ ہمارے ہاتھ کام کاج میں مصروف ہوں اور ہمارا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف ہو، اس کو کہتے ہیں، "دست بہ کار دل بیار" ہاتھ کام کاج میں مشغول اور دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (رِجَالٌ) میرے جوانمرد بندے وہ ہیں (لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ) تجارت، خرید وفروخت بھی اللہ کی یاد سے انہیں غافل نہیں کرتی اللہ نے ان کو فرمایا کہ یہ میرے جوانمرد بندے ہیں، ہمت والے لوگ ہیں۔

ذکر نہ کرنے پر وعید

آج کل تو ہم نے دیکھا طلبہ کو بلکہ بعض اپنے علماء کو بھی کہ وہ بھی ذکر کو فقط نفلی کام سمجھتے ہیں، یعنی کوئی بیٹھا ذکر کر رہا ہے تو سمجھتے ہیں یہ تو بیٹھا تسبیح پھیر رہا ہے، نفلی کام کر رہا ہے، ضروری نہیں سمجھتے اور یہ بہت خطرے کی علامت ہے، ذکر نہ کرنے پر عذاب ہوگا، یہ ایسا کام نہیں ہے کہ کریں تو مرضی ورنہ نا سہی۔ قرآن کریم کی آیت پڑھ رہا ہوں۔ سنئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ (وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّهٖ یَسْلُکْهُ عَذَابًا صَعَدًا) سارے مفسرین نے "عَنْ ذِکْرِ رَبِّهٖ" سے رب کی یاد مراد لی ہے، یہاں قرآن کریم مراد نہیں ہے، تو دیکھئے آیت بتا رہی ہے، جو اعراض کرے گا رب کی یاد سے اسے چڑھتا ہوا عذاب ہوگا، تو کرنے کا حکم ہے اور نہ کرنے پر سزا اس لئے یہ خالص مکی مدنی چیز ہے اسے سیکھنا ہے۔

ذکر واذکار کا مقصود

اچھا بتایئے! اگر آپ ایک مسجد میں جائیں اور قاری صاحب "ا، ب، ت" پڑھا رہے ہوں اور کوئی بندہ کہے کہ نبی علیہ السلام نے پوری زندگی کسی کو "ا، ب، ت" نہیں پڑھایا، یہ تو خالص یہاں کی دیسی چیز ہے تو آپ کیا کہیں گے؟ آپ یہیں کہیں گے نا کہ بھائی مقصود قرآن پاک کا پڑھنا ہے جس کی تعلیم کا حکم دیا گیا، اس کی ابتدا، ا، ب، ت سے کر رہے ہیں یہی پڑھنے والا کل کو سبعہ عشرہ کا قاری بن جائے گا، بالکل اسی طرح جب ہم کسی کو مراقبہ بتاتے ہیں، ذکر بتاتے ہیں، تسبیحات بتاتے ہیں، تو وہ حقیقت میں اللہ کی یاد، اللہ کی معیت اس کے دل میں پیدا کرنے کی ابتدا ہوا کرتی ہے، یہ مقصود بالذات نہیں ہوتے، یہ مراقبے، یہ تو واسطہ اور ذریعہ ہوتے ہیں۔ "ا، ب، ت" کوئی مقصود بالذات ہے؟ آپ بتایئے صحابہ کرام میں سے کسی نے "صرف صغیر" پڑھی یا نبی علیہ السلام نے کسی حدیث میں تذکرہ فرمایا؟ کہ بھائی صرف بھی پڑھ لینا، نحو بھی پڑھ لینا، چونکہ یہ قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لئے اس علم کی ضرورت ہے، لہٰذا اس علم کا ذریعہ کے طور پر سیکھنا لازم ہوگیا، اسی طرح یہ ذکر ومراقبہ کی جو محنت بتاتے ہیں کہ بھائی اتنی دفعہ صبح پڑھ لینا اتنی دفعہ شام پڑھ لینا، یہ انسان کے دل میں اللہ کی معیت کا استحضار پیدا کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

علم اور استحضار کا فرق

ایک ہوتا ہے علم، ایک ہوتا ہے اس کا استحضار، یہ دونوں چیزیں مختلف ہیں، علم تو ہر بندہ کو ہے۔ (هُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ) اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو، لیکن استحضار کتنوں کو ہے، ہر وقت یہ بات طبیعت میں مستحضر رہے، ہر وقت یاد رہے اللہ میرے ساتھ ہیں اور میں اللہ کے ساتھ ہوں، یہ کیفیت کا پیدا کرنا، اس کا حدیث پاک کے اندر حکم دیا گیا ہے، تذکرہ موجود ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے، حدیث پاک میں ہے نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا (افضل الایمان ان تعلم ان اللہ معك اینما کنت) اعلیٰ ترین ایمان ہے کہ تو اس بات کو جان لے کہ تو جہاں کہیں بھی ہے، اللہ تیرے ساتھ ہیں، تو یہ کیفیت جس کو حاصل ہوگئی اس کو افضل ایمان والی کیفیت نصیب ہوگئی۔

حصول مقصد کے لئے طریق مشائخ

اب اگر یہ بات کسی کو سمجھانے کے لئے سکھانے کے لئے صبح وشام کے معمولات بتا دیئے جائیں اور دوسرا بندہ کہے، جی کہ یہ تو دیسی چیز

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks/

ہے تو معلوم ہوا کہ اس نے تو حقیقت کو سمجھا ہی نہیں، تو اصل مقصود اللہ رب العزت کی معیت کا دل میں استحضار پیدا کرنا ہے، ہر وقت دل میں اللہ تعالیٰ کا استحضار رہے، انابت الی اللہ، رجوع الی اللہ، اس کی کیفیت آجائے، اس لئے ہمارے مشائخ شروع میں اللہ اللہ کا ذکر سکھاتے ہیں، پھر اس کے بعد ایک وقت آتا ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ذکر سکھاتے ہیں اور ایک وقت آتا ہے کہ دونوں ذکر ختم کر کے کہتے ہیں فقط اللہ کی طرف دھیان رکھو کہ اس کی طرف سے فیض آرہا ہے بس نہ اللہ کا ذکر نہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یہ بھی نہیں اس کو کہتے ہیں انابت الی اللہ، رجوع الی اللہ، حقیقت میں یہی ہے ذکر اللہ، کہ بندے کے دل کی توجہ اللہ کی طرف رہے، اسی کو قلب منیب اور ایسے بندے کو عبد منیب کہتے ہیں۔ (مُنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ) (ثُمَّ اَنَابَ) (وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْب) تو انابت الی اللہ حاصل کرنے کے لئے یہ ذکر سکھایا جاتا ہے۔

مراقبہ کی تعریف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ''القول الجمیل'' میں یہ بات لکھی، وہ فرماتے ہیں کہ اس کے لئے بندے کو مراقبہ کرنا پڑتا ہے، مراقبہ کا لفظ استعمال کیا، پھر مراقبہ کی تفصیل آگے لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''المراقبہ ان تلازم قلبك للعلم بان اللّٰہ ناظر الیك '' تو مراقبہ یہ ہے کہ تو دل پر اس بات کو لازم کرلے کہ اللہ رب العزت تیری طرف دیکھ رہے ہیں، یہ کیفیت ہو جائے یہ مراقبہ ہے، اب اس چیز کو سکھانے کی اگر محنت کی جائے تو یہ عظیم الشان محنت ہے اس سے عبادات میں جان آجاتی ہے۔

جسم کے لئے جو خون کی حیثیت ہے، عبادت کے لئے وہی ذکر کی حیثیت ہے، جو انسان ذکر سے خالی، اس کی عبادت ایسی ہے جیسے بدن خون سے خالی، تو ذکر کی کثرت سے اللہ رب العزت گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں اور ایسی کیفیت ہو جاتی ہے کہ انسان گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

حضرت تھانویؒ کا قول

حضرت اقدس تھانویؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت یہ جو ذکر وسلوک ہے اس کا نچوڑ کیا ہے؟ مقصود کیا ہے؟ آخر کیوں کرتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ذکر کا مقصود یہ ہے کہ انسان کے رگ رگ اور ریشے ریشے سے گناہوں کا کھوٹ نکل جائے۔

ذکر کی برکت

مجدد الف ثانیؒ اپنی مکتوبات میں یہ بات لکھتے ہیں، وہ فرماتے ہیں اس امت میں ایسے محسنین بھی گزرے ہیں، ذاکرین بھی گزرے ہیں کہ بیس بیس سال گناہ لکھنے والے فرشتوں کو کوئی گناہ لکھنے کا موقع نہیں ملا، ایسی زندگیاں گزارتے تھے اللہ اکبر۔

چنانچہ ایک صحابی خشیت الٰہی میں رو رہے تھے، دوسرے نے پوچھا کہ آپ اتنا گریہ فرما رہے ہیں کوئی بھول ہو گئی، کوئی خطا ہو گئی تو ان کے سامنے گندم کا دانہ پڑا تھا، انہوں نے گندم کے دانہ کو اٹھا کر دکھایا اور قسم کھا کر فرمایا کہ میرے گناہوں کا وزن گندم کے دانے کے برابر بھی نہیں ہوگا، میں گناہوں کی وجہ سے نہیں روتا، میں تو اللہ کی عظمت اور ہیبت کی وجہ سے رو رہا ہوں، ایسی زندگی اللہ نے عطا کی تھی، علم اور ارادہ سے گناہ ہوتا ہی نہیں تھا، کرتے ہی نہیں تھے۔ تو یہ ہے مقام احسان، جس کے بارے میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے خوبصورت انداز میں بات سمجھائی (ان تعبد اللّٰہ کانّكَ تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراك) تو اس لئے ذکر کا اصل مقصود اس مقام احسان کا حاصل ہوتا ہے اور جو آدمی کہتا ہے کہ جی اس کی ضرورت نہیں تو ہم اسے کہتے ہیں کہ آپ خود اپنے دل میں جھانک کر دیکھیں کہ آپ کو نماز میں وساوس آتے ہیں، دل کے اندر شیطانی شہوانی وساوس آتے ہیں کہ نہیں آتے؟ اور اگر آتے ہیں تو پھر اس کا علاج کہاں اس کا علاج دنیا میں کہیں نہیں ملے گا۔ اللہ والوں کی صحبت میں ملے گا، وہ بھی پھر ذکر کے ذریعہ سے دل کو صاف کر دیتے ہیں، حدیث پاک میں فرمایا۔

''ذِكْرُ اللّٰہِ شِفَاءُ الْقُلُوْب '' ذکر دلوں کے لئے شفا ہے اور فرمایا ''لکل شیء صقالة وصقالة القلوب ذکر اللّٰہ'' ہر چیز کے لئے ایک پالش ہوتی ہے اور دلوں کی پالش اللہ کی یاد ہے تو یہ تو ذکر کے لفظ کی کچھ تفصیل تھی کہ قرآن مجید سے چند آیات پڑھ کر آپ کو سنادی جائیں تاکہ پتہ چل جائے یہ کوئی عجمی چیز نہیں یہ خالص مکی مدنی چیز ہے۔

☆☆☆☆☆

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: ناگپور

نام: سلطان احمد قاسمی

نام والدین: نفیس بانو، عزیز احمد نام زوجہ بلقیس بیگم

تاریخ پیدائش: ۱۴؍اگست ۱۹۷۸ء

شادی کی تاریخ: ۴؍دسمبر ۲۰۰۸ء

قابلیت: فراغت دارالعلوم دیوبند، ہائی اسکول

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ایک حرف نقطے والا ہے، باقی ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۴ حروف آتشی، ۳ حروف خاکی، ایک بادی، اور ایک حرف آبی ہے، آپ کے نام میں بہ اعتبار تعداد آتشی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آبی حرف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کا مفرد عدد ۴، مرکب عدد ۲۲ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۲۰۲ ہیں۔

۴ کا ستارہ عطارد سے منسوب مانا گیا ہے۔ اس عدد کا شخص باتونی قسم کا انسان ہوتا ہے اور اس قدر خوش کن باتیں کرتا ہے کہ اس کے متعلق کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی، اس کی صحت قابل رشک ہوتی ہے، اس کے ساتھ جو وقت گزرتا ہے وہ پرلطف ہوتا ہے، اس کی لمبی صحت سے بھی کسی طرح کی بوریت محسوس نہیں ہوتی، یہ اپنی چکنی چپڑی باتوں سے لوگوں کو مسحور رکھتا ہے اور ان کے دل و دماغ پر ایک طرح کا تسلط قائم رہتا ہے۔ بہر کیف اس کی شخصیت میں ایک طرح کی کشش ہوتی ہے اور لوگ اس کا قرب تلاش کرتے ہیں، اس شخص میں ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر بات کو مخالفانہ نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہوتا ہے، لوگوں پر تنقید کرنا اس کی ذات کا ایک حصہ ہوتا ہے۔

یہ بات واضح رہے کہ تنقید سے مراد تنقیص نہیں ہے اور تنقید سے مراد تنقید برائے تنقید بھی نہیں ہے بلکہ تنقید سے مراد یہ ہے کہ لوگوں میں جو بھی سچ مچ قسم کی خامیاں اور خرابیاں ہوتی ہیں یہ انہیں تاڑ لیتا ہے اور تاڑنے کے بعد چپ نہیں رہتا، برملا لوگوں کی برائیوں اور خامیوں سے انہیں آگاہ کردیتا ہے، یہ ایک طرح کا آئینہ ہوتا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت آئینہ پر تاؤ کھانے کی خوگر ہوتی ہے اس لئے اس کا دائرہ احباب دن بہ دن سکڑتا رہتا ہے، اس میں بحث و مباحثہ کی بھی عادت ہوتی ہے اور یہ عادت بھی اس کو اچھے دوستوں سے دور کردیتی ہے۔

۴ عدد کے شخص میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ دوران گفتگو یہ ایسے دلائل پیش کرتا ہے کہ سننے والے اس کی بات ماننے پر مجبور ہوجاتے ہیں لیکن خوشنما دلائل سے لوگوں کے ذہن تو متاثر ہوجاتے ہیں البتہ دل مطمئن نہیں ہوتے اس لئے بسا اوقات اس کی طویل بحث، ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اور اپنی بات کی اُپج کی بنا پر کئی اچھے دوست ۴ عدد والے شخص سے دور اور بہت دور ہوجاتے ہیں اور اس سے اپنا ناطہ توڑ لیتے ہیں اور بحث و مباحثہ کی خصوصیت کی وجہ سے اس کے دشمنوں اور بدخواہوں میں دن بہ دن اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ جو لوگ اس کے قرب کے متمنی رہتے تھے آہستہ آہستہ وہ بھی کچھ فاصلہ پر چلے جاتے ہیں اور اس کی قربت سے احتیاط برتنے لگتے ہیں لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ بالکل صحیح ہے کہ ۴ عدد والے شخص کا اس طرح کا مزاج کسی کو ستانے یا کسی کا دل دکھانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ وہ ساری دنیا کو اپنی سوچ پر لانے کی کوشش کرتا ہے، وہ فطرتاً اصلاح پسند اور حقیقت نواز ہوتا ہے لیکن دنیا اس کے سچ اور اس کی حقیقت پسندی کو سمجھ نہیں پاتی، دنیا والے بالعموم کذب اور نفاق کو پسند کرتے ہیں اس لئے سچ بولنے والے لوگ نکو بن جاتے ہیں اور لوگوں کو ان کی صداقت پسندی اور ان کی حقائق پرستی کی وجہ سے ان سے توحش ہونے لگتا ہے اور دنیا والے ایسے شخص سے کنارہ کشی اختیار کرلیتے ہیں۔

۴ عدد والے شخص میں ایک خاص بات یہ ہوتی ہے کہ وہ مروجہ

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

قانون اور برسر اقتدار پارٹی کے خلاف بھی اپنی زبان کو کھولتا رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس روش کی وجہ سے اس کے دامن میں صرف نقصان ہی آتا ہے، یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ ۴ عدد والے شخص جو کچھ بھی سخت سست بولتا ہے اس میں اس کی نیک نیتی کو دخل ہوتا ہے، کسی لالچ کی ڈر اور کسی طرح کی وجہ سے وہ اپنی زبان نہیں چلاتا، لیکن مسلسل خسارے کے کچھ بھی نہیں آتا، کیوں کہ دنیادار سے جھوٹ بولنے والوں کو بھی سلامیاں دیتے ہیں اور منافق اور چاپلوس قسم کے حصے ہی میں دنیا کی بہاریں آتی ہیں۔

تجربات زمانہ یہ بتاتے ہیں کہ اگر ۴ عدد والا شخص وکیل بن جائے یا جج بن جائے یا پروفیسر بن جائے تو اسکے حصہ میں زبردست کامیابیاں آتی ہیں اور وہ من چاہی خوشیوں سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔

۴ عدد کے لوگ بے جا رسومات کی زبردست مخالفت کرتے ہیں، یہ دقیانوسیت کو بھی قابل اعتبار نہیں مانتا اگر اس کے سامنے مال و دولت کی بات کی جائے تو اس کو بھی اہمیت نہیں دیتا اس کا رجحان حالات اور ماحول کی طرف رہتا ہے اور یہ چڑھتے سورج کی پوجا کرنے کا بھی قائل نہیں ہوتا۔ ۴ عدد کا شخص اپنے اندر صبر و تحمل بھی رکھتا ہے لیکن غلط بات اس سے برداشت نہیں ہوتی، زہر کو تریاق اور تریاق کو زہر کہنا اس کے بس سے باہر ہے، یہ سفید کو سفید اور سیاہ کو سیاہ ہی کہتا ہے اور پھر اپنی بات پر جما رہتا ہے، لوگ اس کو ضدی اور ہٹ دھرم سمجھتے ہیں جب کہ یہ ضدی اور ہٹ دھرم نہیں ہوتا، یہ مستقل مزاج ہوتا ہے اس کی طبیعت ٹھوس ہوتی ہے اور اس کے اندر زبردست استحکام ہوتا ہے، کچھ بھی ہو اس کے پائے استقلال میں جنبش نہیں آتی۔

۴ عدد کے لوگ خوش گفتار ہوتے ہیں، وہ اپنی خوش گفتاری کی وجہ سے لوگوں کو متاثر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں لیکن اگر اتفاقاً ان کا سابقہ کسی ایسے شخص سے پڑ جائے جو خوش گفتاری اور خوش کلامی میں اس سے بڑھ چڑھ کر ہے تو پھر بحث طویل ہو جاتی ہے اور مقابلہ خاصا وقت برباد کرتا ہے۔

۴ عدد کے شخص کو بے وقوف بنانا آسان نہیں ہوتا، یہ جلدی سے کسی کے دھوکے میں نہیں آتے اور بہت جلدی سے آنکھیں بند کر کے کسی پر بھروسہ نہیں کرتے۔ ۴ عدد کے لوگوں میں ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ کسی کی خوش حالی اور ترقی سے نہیں جلتے، کسی سے کینہ نہیں رکھتے، کسی سے حسد نہیں کرتے اور کسی کا پیچھا نہیں کرتے، بات بات پر بحث کرتے ہیں اور دل کے صاف ہوتے ہیں اور ان کا دل بغض و عناد کے گرد و غبار سے پاک صاف رہتا ہے۔

عام دنیا والوں کا مزاج اس کے برعکس ہوتا ہے اس لئے لوگ ان کی بیجا بحث کی بنا پر ان سے بدظن ہو جاتے ہیں اور ان کے خلاف سوچنا اور ان کا شغل بن جاتا ہے۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۴ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ حد سے زیادہ محنتی ہیں، آپ صلح پسند ہیں، آپ مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں، لیکن آپ انتہا پسند ہیں اور انتہا پسندی کی وجہ سے آپ کو اکثر مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور اپنی شخصیت کو پامال کر دیتے ہیں، انتہا پسندی ایک ایسی خامی ہے کہ جو انسان کو بار بار آفتوں سے دوچار کرتی ہے اور انسان کو بار بار آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، آپ شاہ خرچ بھی ہیں اور شاہ خرچی کی وجہ سے آپ اکثر مقروض اور تنگ دست بھی ہو جاتے ہیں، بلاشبہ بخل ایک خطرناک بیماری ہے لیکن فضول خرچی بھی کوئی اچھی صفت نہیں ہے، اکثر فضول خرچ لوگ تنگ دامن ہو جاتے ہیں، فضول خرچ لوگوں کو قرآن حکیم میں شیطان کے بھائی قرار دیا ہے، آپ کو فضول خرچی سے گریز کرنا چاہئے۔

آپ کی مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دیا کریں، انشاء اللہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے، آپ کا لکی عدد ۶ ہے۔ ۹ عدد کی چیزیں خاص طور پر آپ کو راس آئیں گی اور آپ کی ترقی کا ذریعہ بنیں گی ؁آپ کی دوستی ایک اور ۸ عدد کے لوگوں سے خوب جمے گی۔ ۲، ۷، اور ۹ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ثابت ہوں گے۔ یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ سے اچھا برا سلوک کریں گے۔ ۳ اور ۵ عدد آپ کے دشمن ہیں۔ ان عدد کی چیزیں آپ کو راس نہیں آئیں گی اور نہ ہی ان عدد کے لوگ آپ کو کوئی فائدہ پہنچا سکیں گے۔ ۳ اور ۵ عدد کی چیزوں کی شخصیات سے اگر آپ دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا اور منافق اور چاپلوس قسم کے حصے ہی میں دنیا کی بہاریں آتی ہیں۔

آپ کا مرکب عدد ۲۲ ہے، یہ ایک غیر موافق عدد ہے، یہ نمبر انسان کو زندگی میں بہت ہچکولے کھلاتا ہے، اس نمبر کی وجہ سے انسان بار

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

دوستوں سے بار بار فریب کھاتا ہے اور بار بار نقصان اٹھانے پر مجبور ہوتا ہے۔ جن لوگوں کا مرکب عدد ۲۲ ہوتا ہے وہ اکثر ڈپریشن کا شکار رہتے ہیں اور اکثر و بیشتر افسردہ اور نروس ہو جاتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۱۴ ہے اور اس کا مفرد عدد ۵ بنتا ہے، پانچ آپ کا دشمن عدد ہے اسلئے آپ کی زندگی میں نشیب و فراز اور اُتار چڑھاؤ بہت آئیں گے اور زندگی میں قدم قدم پر رکاوٹیں کھڑی ہوں گی، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہے۔ یہ آپ کی تقدیر کا عدد ہے اور یہ عدد آپ کی خوشیوں اور کامرانیوں سے جڑا رہے گا اور اکثر و بیشتر آپ کے ساتھ تعاون کرے گا۔

آپ کی زوجہ بلقیس بیگم کا مفرد عدد ۴ ہے اور آپ کی شادی کی تاریخ بھی ۴ ہے اس لئے آپ کی ازدواجی زندگی مطمئن اور آسودہ ہوگی آپ کو بیوی سے امید کے مطابق محبت ملے گی اور ہمدردی بھی، موجودہ زمانہ میں ازدواجی زندگیاں سوفی صد ناکام ہو رہی ہیں، لیکن آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کی ازدواجی زندگی خوشیوں اور سکون واطمینان سے بہرہ ور ہے۔

بیوی اگر محبت کرنے والی اور حوصلہ افزائی کرنے والی ہو تو انسان بڑے سے بڑے طوفانوں سے ہنستے کھیلتے گزر جاتا ہے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲، ۱۶، ۲۱ اور ۲۵ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج اور ستارہ شمس ہے۔ اتوار کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کو اتوار کے دن کیا کریں، پیر منگل اور جمعرات بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے لیکن جمعہ اور ہفتہ آپ کے لئے مبارک نہیں ہیں، ان دنوں میں اپنے اہم کاموں کو کرنے کی غلطی نہ کریں۔ ہیرا، پکھراج اور پنا آپ کی راشی پتھر ہیں، یہ پتھر آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی پتھر جو کم سے کم ۴ رتی کا ہو اس کو ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے کے ہاتھ کی کسی انگلی میں پہنیں، درمیان کی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے احتیاط برتیں کیوں کہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کو منع فرمایا ہے۔

جنوری، فروری اور یکم جولائی سے ۲۰ جولائی تک اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، ان ایام میں آپ کسی ایسی بیماری کا شکار ہو سکتے ہیں جو آپ کے لئے اذیت دہ بنے گی، عمر کے کسی بھی دور میں آپ کو درد کمر، درد سینہ، امراض ناخن، امراض قلب، مرگی، درد گھٹیا اور امراض حلق کی شکایت ہو سکتی ہے، مذکورہ ایام میں اگر آپ کو کوئی معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو وقت ضائع کئے بغیر اس کے علاج کی طرف دھیان دیں اور شکرہ پالنے کی غلطی نہ کریں۔

آپ کو ٹھنڈی غذائیں ہمیشہ راس آئیں گی، آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود کو تیز مسالوں سے اور تیز مرچوں والی ترکاری سے اور کھٹی چیزوں سے بچائیں، یہ چیزیں آپ کی صحت کو تباہ کر دیں گی۔

آپ کے نام میں ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان حروف کے مجموعی اعداد ۱۵۳ ہیں اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو مجموعی اعداد ۲۱۹ بن جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا اور آپ کے لئے سکینت وطمانیت کا سبب بنے گا۔

ان اعداد کا نقش مربع اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۴۷	۶۱	۵۷	۵۴
۵۸	۵۳	۴۸	۶۰
۵۲	۵۵	۶۳	۴۹
۶۲	۵۰	۵۱	۵۶

حرف م آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوگا، اس حرف سے شروع ہونے والی ہر چیز آپ کے لئے مبارک اور باعث راحت ثابت ہوگی، جیسے مدینہ، ممبئی، مسور، مکئی، موتی وغیرہ اور رنج، سرخ اور سنہرا رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کا استعمال مختلف انداز سے آپ کر سکتے ہیں۔ اگر اپنے گھر کی کھڑکیوں پر آپ ان رنگوں کے پردے آویزاں کریں تو آپ کو راحت اور اطمینان محسوس ہوگا اور گھر میں خیر و برکت بھی پیدا ہوگی۔

آپ کی فطرت میں صلح کا مادّہ موجود ہے، آپ فطرتاً جھگڑوں اور نفرتوں کو ناپسند کرتے ہیں اور اختلافات سے دور رہنا آپ کی ذات کا

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

ایک حصہ ہے لیکن پھر بھی مختلف قسم کے جھگڑے آپ کی ذات سے ہمیشہ جڑے رہیں گے۔ آپ صاحب رائے ہیں، آپ کسی بھی معاملہ میں اچھی رائے دے سکتے ہیں لیکن لوگ آپ کی رائے کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکیں گے اور اکثر لوگ آپ کی رائے کے برخلاف کام کریں گے خواہ ان کو ایسا کرنے کا خمیازہ بھگتنا پڑے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: صبر وضبط، قوت اعتماد، احتیاط، نئی نئی ایجادات، حق پرستی، صداقت نوازی، پاکیزہ سوچ وفکر، توسع اور کشادہ مزاجی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جذباتیت، جلد غصہ آجانا، بلاوجہ کی بحث، ضد، ہٹ دھرمی، اپنی بات کی اُپج وغیرہ۔

ہمیں امید ہے کہ اس کالم کو پڑھنے بعد آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ان خامیوں سے حتی الامکان خود کو بچائیں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹
		۸۸
۱۱	۴	۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد دوبار آیا ہے، جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں پیش کرسکتے ہیں، آپ میں اچھی گفتگو کرنے کی اعلیٰ صلاحیت موجود ہے۔

اس چارٹ میں ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے احساسات اور جذبات کی بالکل پرواہ نہیں کرتے جب کہ آپ کو دوسروں کے لئے زیادہ حساس ہونا چاہئے، آپ حساب وکتاب کے معاملہ میں بھی کچے ہیں جب کہ اس دنیا میں جتنے بھی قابل قدر لوگ ہیں وہ بھی حساب وکتاب کے معاملہ بہت چوکنا رہتے تھے۔ بزرگوں کا قول ہے کہ بخشش لاکھوں کی بھی کی جاسکتی ہے لیکن حساب پائی پائی کا ہونا چاہئے۔

۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر کام کرنے کی صلاحیت تو ہے ہی لیکن آپ کے کام کرنے کی اسپیڈ بھی بہت زیادہ ہے جتنے دیر میں آپ کام نمٹا سکتے ہیں اتنے دیر میں دو آدمی بھی کام نہیں نمٹا سکتے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ اور ۶ دونوں موجود نہیں ہیں جو اچھی علامت نہیں ہے۔ ۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ نقطۂ اعتدال سے محروم ہیں اور ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اکثر وبیشتر معاملات میں سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کے دلدادہ ہیں، آپ ہر جگہ انصاف ہی کو دیکھنا چاہتے ہیں اور ظلم وستم سے آپ کو وحشت ہوتی ہے، آپ ظلم وستم کے خلاف احتجاج بھی کرتے رہتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۸ دوبار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ دوسروں کی صلاحیتوں کو جانچنے میں بہت زیادہ چالاک ہیں، آپ کے اندر ذہنی توانائی حد سے زیادہ موجود ہے، اس توانائی کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے اور اپنے کاروبار پر ہمیشہ عبور رکھیں گے، آپ کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ آپ اپنی زندگی ہمیشہ نئی تبدیلی کو خوش آئند سمجھیں گے، آپ ہر قسم کے انقلاب کو احترام کی نظروں سے دیکھنے کے عادی ہیں۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا شعور کافی بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں لیکن آپ اکثر عجلت پسندی کا مظاہرہ کرگزرتے ہیں جو نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، آپ اکثر مشتعل بھی ہوجاتے ہیں اور اشتعال آپ کو ہمیشہ نقصان ہی پہنچاتا ہے۔

آپ کے دستخط آپ کی ہوشیاری اور بیدار مغزی کا ثبوت ہیں، آپ جو بھی قدم اٹھاتے ہیں اس میں احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہیں لیکن آپ کے دستخط سے آپ کی خودغرضی اور مفاد پرستی بھی عیاں بیاں ہے۔ آپ کا فوٹو یہ ثابت کرتا ہے کہ عام زندگی میں آپ اپنے دوستوں سے گھل مل کر زندگی گزارتے ہیں لیکن آپ سے کسی عیب اور کسی کی برائیاں برداشت نہیں ہوتیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس خاکے کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی اصلاح پر توجہ رکھیں گے اور اپنی خوبیوں میں مزید نکھار پیدا کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ☆

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

قسط نمبر:۴۸

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ، (د) دال ہندی (ڈ) ذال معجمہ (ذ)

مختار بدری

صحیح مسلم میں ہے کہ چند صحابہ کرام عمرہ کے لئے نکلے، راستہ میں چاند کو دیکھا تو بڑا اور روشن تھا، بعض نے اسے دو رات کا اور بعض نے اسے تین رات کا قرار دیا۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے پوچھا کہ تم لوگوں نے کس رات میں پہلی بار اس کو دیکھا تو کہا فلاں شب کو وہ نظر آیا تھا تو ابن عباس نے فرمایا۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امدالرؤية فهو لليلة رأيتموه. (صحیح مسلم، ص،۱۱۴، جلد نمبر:۱)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رویت کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ اس لئے یہ اس رات کا چاند سمجھا جائے گا جس میں اس کی رویت ہوئی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ مسئلہ چاند کے وجود کا نہیں بلکہ عام نگاہ سے اس کا دیکھا جانا ضروری ہے، جہاں جہاں شوال کا چاند دیکھا جائے گا وہاں وہاں عید منائی جائے گی، ملک بھر میں عید کی وحدانیت ویکسانیت کی بحث بے معنی ہے۔

رہبانیت

ترک دنیا، موضح القرآن میں حضرت شاہ دہلوی لکھتے ہیں۔ نصاریٰ نے اس فقیری اور ترک دنیا کی رسم نکالی، جنگل میں تکیہ بنا کر بیٹھتے، نہ بیوی رکھتے نہ بچے، نہ کماتے، نہ جوڑتے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

اور ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (کے سلسلے) کو (وقتاً فوقتاً جاری) رکھا تو بعض ان میں سے ہدایت پر ہیں اور اکثر ان میں سے خارج از اطاعت ہیں، پھر ان کے پیچھے انہی کے قدموں پر (اور) پیغمبر بھیجے، ان کے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھی بھیجا اور ان کو انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی، ان کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور رہبانیت خود انہوں نے ایجاد کرلی۔ ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا، ہم نے تو ان پر اللہ کی رضا جوئی فرض کی تھی، انہوں نے رہبانیت کا جو حق تھا اسے بھی ادا نہ کیا، پس جو لوگ ان میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے اجر دیا اور ان میں بہت سے نافرمان ہیں۔ (۵۷:۲۶/۲۷)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے لکھا ہے کہ رہبانیت کا مطلب ہے مسلک خوف زندگی اور رہبانیت کے معنی ہیں، مسلکِ خوف زدگان، اصطلاحاً اس سے مراد ہے کہ کسی شخص کے خوف کی بنا پر (قطع نظر اس سے کہ وہ دنیا کے فتنوں کا خوف ہو یا کسی کے ظلم کا خوف ہو یا اپنے نفس کی کمزوریوں کا خوف) تارک الدنیا بن جانا اور دنیوی زندگی سے بھاگ کر جنگلوں اور پہاڑوں میں پناہ لینا یا گوشہ ہائے عزلت میں جا بیٹھنا، رہبانیت ایک غیر اسلامی چیز ہے اور یہ کبھی دین حق میں شامل نہیں ہے یہی بات ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ لا رهبانيه في الاسلام یعنی اسلام میں کوئی رہبانیت نہیں (مسند احمد)

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رهبانية هذه الامة الجهاد في سبيل الله یعنی اس امت کی رہبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ (مسند احمد)

حقیقت یہ ہے کہ انسانی فطرت ان لوگوں سے ضرور انتقام لیتی ہے جو اس سے جنگ کرتے ہیں، جنہوں نے نفس کشی کی مشقتیں کیں

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

وہی بعد میں بے انتہا بدکاری میں مبتلا ہوگئے۔ ایسے بے شمار غیر مسلم اداروں اور معبدوں کے کچھ چھٹے آئے دن اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

اسلام نے رہبانیت کی تعلیم نہیں دی، اگر کوئی نئی مکان چھوڑ دیتا ہے تو "من بیوتکم مسکنا" کی نفی کرتا ہے، لباس کا ترک، قل مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ کی نفی ہے۔ طعام ولذائذ اگر ترک کرتا ہے تو "کلوا من الطیبات" کی نفی کرتا ہے اسی طرح کوئی معاملات سے الگ ہوتا ہے تو بیع وشرع، ہبہ وقف، عطایا اور ہدایہ کے احکام کی نفی کرتا ہے۔

رہن

کوئی شخص سفر میں ہو یا ایسی جگہ ہو جہاں اسے کوئی نہیں جانتا یا کوئی قرض نہیں دیتا تو وہ اپنی کوئی چیز گروی رکھ کر روپے لے سکتا ہے

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ○

اور اگر تم سفر ہو اور (دستاویز) لکھنے والا نہ مل سکے تو (کوئی چیز) ابن باقبضہ رکھ کر قرض لے لو اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے تو امانت دار کو چاہئے کہ امانت ادا کردے اور خدا سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرے۔
(۲:۲۸۳)

آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ غلہ کی ضرورت ہوئی تو آپؐ نے ایک یہودی سے تیس صاع (تقریباً ڈھائی من) غلہ ادھار لیا اور اس کے بدلہ میں اپنی لوہے کی زرہ رہن رکھ دی۔ جب آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت بھی یہ زرہ یہودی کے پاس رہن تھی، اگر راہن اور مرتہن یا اور کسی میں اختلاف اختلاف آجائے تو دلیل مدعی کے ذمہ ہے اور اگر دلیل لا نہ سکے تو مدعی علیہ کے ذمہ واجب ہے۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جو شخص ایسی قسم کھائے جس سے اس کو کچھ مال ملنے کی امید ہو اور وہ قسم میں جھوٹا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناخوش ہوگا اور اس سلسلہ میں آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط پھر انہوں نے اس آیت کو عذاب الیم تک پڑھا۔ اس کے بعد اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے اور کہا ابوعبدالرحمٰن (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) تم سے کیا بیان کرتے تھے۔ ہم نے بیان کردیا تو انہوں نے کہا۔ وہ سچ کہتے ہیں، یہ آیت میرے ہی حق میں نازل ہوئی، میرے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنویں کی بابت کچھ جھگڑا تھا، پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا تو مجھ سے فرمایا تمہارے دو گواہ (پیش ہونے چاہئیں) ورنہ اس کی قسم پر فیصلہ کردیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا وہ تو قسم کھالے گا اور کچھ پروانہ کرے تو فرمایا کہ جو شخص ایسی بات پر قسم کھالے جس سے وہ کچھ مال کا مستحق ہوجائے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر خشمگیں (غصہ کی حالت میں) ہوگا۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بقدر اپنے خرچ کے رہن کی سواری (بشرطیکہ وہ سواری کا جانور ہو) کرلی جائے اور دودھ والا جانور رہن میں اگر ہو تو اس کا دودھ دوہ لیا جائے۔ (بخاری)

مرہونہ چیزیں خواہ منقولہ ہوں یا غیر منقولہ، اگر استعمال سے ان میں عیب نہیں پیدا ہوتا ہے تو استعمال اور منفعت کے لحاظ سے مرتہن کو راہن کے قرض میں محسوب کرتے رہنا چاہئے اور جب قرض کی رقم پوری ہوجائے تو اسے راہن کے حوالے کردینا چاہئے اگر مرہونہ چیز کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو راہن عدالتی چارہ جوئی بیچ کر اس کی قیمت اپنے پاس رہن رکھ سکتا ہے، اگر رہن کی مدت ختم ہوجائے تو مرتہن قاضی کے سامنے معاملہ پیش کرکے بیچنے کی اجازت حاصل کرے، پھر مرہونہ چیز فروخت کردے۔ زمین یا مرتہن کے مرجانے سے رہن باطل نہ ہوگا، بلکہ ان کے ورثاء ان کی جگہ لے لیں۔

امانت، عاریت، مضاربت اور شرکت کی چیزوں کو رہن رکھنا جائز نہیں، مرہونہ چیز کا نفع چونکہ راہن کا ہوگا اس لئے اس کے بقا اور اس کی منفعت پر جو کچھ خرچ ہوگا وہ راہن کا ہوگا، مثلاً اگر جانور رہن رکھا جائے تو اس کے چارہ کا خرچ اس کی چرواہی کی مزدوری وغیرہ راہن کو دینا ہوگا۔ اسی طرح اگر کھیت ہے تو اس کی بوائی سینچائی وغیرہ کا خرچ راہن کے ذمہ ہے اور پیداوار کا منافع مرتہن کے پاس رہے گا، جب وہ روپیہ ادا کرکے مرہونہ چیز چھڑالے گا تو یہ منافع بھی اسی کو ملے گا۔ اسی طرح باغ اور مکان کے منافع کو بھی سمجھنا چاہئے۔ راہن مرتہن کی مرضی کے بغیر مرہونہ چیز فروخت نہیں کرسکتا۔

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

ریاکاری

ریا کے معنی ہیں ظاہری دکھاوا، نمود ونمائش نہایت بدترین جذبہ ہے جو بہترین اعمال کی مٹی پلید کرادیتا ہے، دکھاوے اور شہرت کے لئے جو اعمال کئے جاتے ہیں ان کی دربار خداوندی میں کوئی قیمت نہیں۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا، افسوس ہے ان مصلیوں پر جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں اور دکھاوا کرتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ حشر کے روز اللہ تعالیٰ ریاکاروں کو حکم دے گا انہی کے پاس جاؤ جن کے دکھانے کو نمازیں پڑھتے اور عبادت کیا کرتے تھے اور دیکھو وہ کیا صلہ دیتے ہیں۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا۔

مومنو! اپنے صدقات (خیرات) احسان رکھنے اور ایذا دینے سے اس شخص کی طرح برباد نہ کردینا جو لوگوں کو دکھاوے کے لے مال خرچ کرتا ہے اور خدا اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا تو اس (کے مال) کی مثال ایسے چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اس پر زور کا مینہ برس کر اسے صاف کر ڈالے۔ (۲:۲۶۴)

دنیا میں عظیم

☆ خدا کا سب سے عظیم نام ہے۔

☆ دنیا کا سب سے عظیم اجتماع حج مبارک ہے۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم شخصیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم کتاب قرآن پاک ہے۔

☆ دنیا کا سب سے عظیم مذہب اسلام ہے۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم دعوت اذان ہے۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم زبان عربی ہے۔

☆ دنیا کا سب سے عظیم شہر مکہ مکرمہ ہے۔

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل وکرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کرسکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل وکرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر راس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہوجاتا ہے، اس کی غربت مال داری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پنا، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کرادیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر:- 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یوپی) پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

ممبئی کی مشہور ومعروف مٹھائی ساز فرم

طھورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

و دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طھورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی۔۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

قسط نمبر:۲

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

کچھ دن بعد ایک اور موقع پر حضرت سری سقطیؒ نے جنید بغدادیؒ سے پوچھا تھا۔ ''فرزند! مجھے بتاؤ کہ اللہ کا شکر کس طرح ادا کیا جائے؟''

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا تھا۔ ''اللہ کی نعمتوں سے اس طرح فائدہ اٹھانا کہ معصیت (گناہ) کے کسی کام میں ان سے مدد نہ لی جائے۔ اسی کا نام شکر ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب سن کر حضرت سری سقطیؒ بے اختیار ہو گئے تھے اور نہایت محبت آمیز لہجے میں فرمایا تھا۔ ''فرزند! تمہیں یہ باتیں کہاں سے معلوم ہوئیں؟''

حضرت جنیدؒ بغدادی نے جذبۂ عقیدت سے سرشار ہو کر عرض کیا۔ ''آپ کی صحبت سے۔''

یہ سن کر حضرت سری سقطیؒ نے بھانجے کو گلے سے لگا لیا اور پیار کرتے ہوئے فرمایا۔ ''اے اللہ! میں جنید کے لئے تجھ سے تیری نعمتوں کا سوال کرتا ہوں تو اس کے علم میں اضافہ فرما۔''

الغرض شفیق و مہربان ماموں کی توجہ اور مداخلت سے حضرت جنید بغدادیؒ نے باپ کی شیشے کی دکان چھوڑ دی اور مکتب میں جانا شروع کر دیا، مکتب سے واپس آنے کے بعد حضرت سری سقطیؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اس عارف وقت کے وعظ و نصیحت کو بہت غور سے سنتے۔ حضرت سری سقطیؒ کا انداز تعلیم اور طریقۂ تربیت نہایت مؤثر اور دلکش تھا۔ ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ ماموں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں دیکھتے ہی حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا۔

''آؤ بیٹا جنید! میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔''

انتہائی نوعمری کے باوجود حضرت جنید بغدادیؒ نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے کہا۔ ''شیخ! میں حاضر ہوں، حکم دیجئے۔''

بھانجے کے اس طرز عمل کو دیکھ کر حضرت سری سقطیؒ کے چہرۂ مبارک پر ایک عجیب سا رنگ آیا، پھر نہایت والہانہ انداز میں فرمایا۔ ''میرا ایک کام کر دو۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نہایت ذوق و شوق کے ساتھ خانقاہ سے اٹھے اور وہ کام کر کے واپس آ گئے۔

حضرت سری سقطیؒ نے اپنے پیرہن مبارک کی جیب سے تہہ کیا ہوا ایک کاغذ نکالا اور بھانجے کی طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا۔ ''جنید! تم نے میرا کام بہت مہارت اور تیزی کے ساتھ انجام دیا ہے اس لئے یہ تمہارا انعام ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے وہ کاغذ لے لیا اور اسے کھول کر پڑھنے لگے، کاغذ پر تحریر تھا۔

میں نے صحرا میں ایک شتربان کو دیکھا جو نہایت پرسوز آواز میں یہ اشعار گا رہا تھا۔

میں روتا ہوں اور جانتے بھی ہو کہ میں کیوں روتا ہوں۔
اس خوف سے روتا ہوں کہ کہیں تو مجھے فراق میں مبتلا نہ کر دے۔
اور میری امیدیں قطع کر کے مجھے تنہا نہ چھوڑ دے۔ (ترجمہ)

یہ نصیحت کا عجیب و غریب انداز تھا جس سے متاثر ہو کر حضرت جنید بغدادیؒ بھی رونے لگے اور پھر اپنے محترم ماموں سے لپٹ کر عرض کرنے لگے۔ ''اگر یہ کلام میرے لئے ہے تو بس اتنا سمجھ لیجئے کہ میں اس در کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں؟''

بھانجے کا جواب سن کر حضرت سری سقطیؒ کے چہرۂ مبارک پر مسرت و شادمانی کا غیر معمولی رنگ ابھر آیا۔ آپ حضرت جنیدؒ کے دل کو آزمانا چاہتے تھے اور اس دل میں محبت و ایفائے عہد کی پوری صلاحیت موجود تھی۔

حضرت جنیدؒ کی اسی فرماں برداری نے آپ کو ماموں کی نظروں میں اس قدر محبوب بنا دیا تھا کہ حضرت سری سقطیؒ ساری دنیا کی بات ٹال سکتے تھے، مگر جب حضرت جنیدؒ کسی خواہش کا اظہار کرتے تو یہ ممکن نہ تھا کہ ان کا سوال رد کر دیا جاتا۔ یہ اسی زمانہ کا واقعہ ہے کہ جب حضرت جنید بغدادیؒ مکتب میں ابتدائی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ایک دن مدرسہ سے گھر آئے تو اپنے والد محترم جناب محمد کو انتہائی غمزدہ حالت میں دیکھا، حساس دل رکھتے تھے، اس لئے باپ کو ملول دیکھ کر خود بھی مضطرب ہو گئے۔

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

''بابا محترم! کیا بات ہے کہ آج میں آپ کے چہرے پر رنج واضطراب کی شدید کیفیات نمایاں پاتا ہوں۔''

جناب محمد نے روتے ہوئے کہا۔ ''بیٹے! میں نے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالی تھی اور خیال کیا تھا کہ تمہارے ماموں سری سقطیؒ سے زیادہ اس زکوٰۃ کا کوئی مستحق نہیں، اگر وہ اسے قبول کر لیتے تو میری زکوٰۃ کی قبولیت کی اس سے بہتر کوئی صورت نہیں ہوتی۔''

''کیا آپ نے ماموں جان کی خدمت میں زکوٰۃ پیش کی تھی؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔

''میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا مگر انہوں نے سختی کے ساتھ زکوٰۃ لینے سے انکار کر دیا'' جناب محمد نے رقت آمیز لہجے میں کہا۔ ''میں نے زکوٰۃ کی یہ رقم خلوص نیت سے نکالی تھی مگر سری سقطیؒ کے انکار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رقم پاک باطن بزرگوں کے قابل نہیں۔''

والد محترم کو اس قدر مغموم دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ بے قرار ہو گئے اور عرض کرنے لگے۔ ''آپ یہ رقم مجھے دیجئے، میں خود جا کر ماموں جان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔''

''فرزند! یہ کیسے ممکن ہے؟'' جناب محمد کے لہجے سے شدید مایوسی کا اظہار ہو رہا تھا۔ ''جب انہوں نے میرے رشتے کا لحاظ نہیں کیا تو پھر وہ تمہاری بات کس طرح مانیں گے۔؟''

''مجھے یقین ہے کہ ماموں جان میری درخواست قبول فرمالیں گے؟'' یہ کہہ کر حضرت جنید بغدادیؒ نے والد محترم سے زکوٰۃ کی رقم لی اور اپنے ماموں حضرت سری سقطیؒ کے مکان پر پہنچے اور دروازے پر دستک دی۔

دستک کی آواز سن کر حضرت سری سقطیؒ نے پوچھا۔ ''کون ہے؟''

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔ ''میں ہوں، آپ کا بھانجا جنید!''

''کیوں آئے ہو؟'' حضرت سری سقطیؒ نے دوسرا سوال کیا۔

''میں زکوٰۃ کی رقم لے کر حاضر ہوا ہوں۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔

حضرت سری سقطیؒ نے دروازہ کھول دیا، پھر حضرت جنیدؒ اندر داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ ''کیا تمہیں تمہارے والد نے یہ نہیں بتایا کہ میں اس رقم کو قبول کرنے سے انکار کر چکا ہوں۔''

''والد محترم نے بتایا تھا، جبھی تو میں حاضر ہوا ہوں۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔

''جنید! تمام صورت حال جاننے کے باوجود تم کس امید پر میرے پاس آئے ہو؟'' حضرت سری سقطیؒ نے اپنے کمسن بھانجے سے پوچھا۔

''صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے بھروسہ پر حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے مایوس نہیں فرمائیں گے۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔

حضرت سری سقطیؒ نے بھانجے کی طرف دیکھا اور فرمایا۔

''جنید! تم اللہ تعالیٰ کو درمیان میں کیوں لائے ہو؟ یہاں سے بہت سے مستحق لوگ ہیں۔ تم یہ رقم کسی کے بھی حوالہ کر سکتے ہو، زکوٰۃ دینے کی شرط پوری ہو جائے گی۔

''مگر والد محترم کی خواہش ہے کہ اس رقم کو آپ قبول فرمالیں۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔ ''اس طرح انہیں زکوٰۃ کی قبولیت پر یقین آ جائے گا۔''

''ان کی خواہش اپنی جگہ مگر میری خواہش بھی تو کوئی حیثیت رکھتی ہے۔'' حضرت سری سقطیؒ نے پر جلال لہجے میں فرمایا۔ ''زکوٰۃ دینے والا مجھے مستحق سمجھتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ مستحق کوئی اور ہے، پھر جھگڑا کس بات پر ہے؟ یہ رقم واپس لے جاؤ اور اللہ کے اس بندے کی خدمت میں پیش کر دو جو واقعتاً مستحق ہے۔

ماموں کا مسلسل انکار سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔

''آپ کو اس ذات عزیز وجلیل کی قسم ہے جس نے آپ پر اپنا فضل فرمایا ہے اور میرے والد کے ساتھ عدل کیا ہے۔ زکوٰۃ کی اس رقم کو قبول فرمالیجئے۔

حضرت سری سقطیؒ اپنے کمسن بھانجے کی بات سن کر حیران ہوئے، پھر آپ نے حضرت جنید بغدادیؒ کو مخاطب کر کے پوچھا۔ تم کس طرح کہتے ہو کہ یہ اللہ کا فضل وعدل ہے، اپنی بات کی وضاحت کرو۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت پر اعتماد لہجے میں عرض کیا۔

''آپ پر اللہ کا فضل یہ ہے کہ اس نے آپ کو درویشی عطا کی اور والد محترم کے ساتھ اللہ کا عدل یہ ہے کہ اس نے انہیں دنیا کے کاموں میں لگا دیا، بے شک! آپ کو اختیار ہے کہ اس رقم کو قبول کرنے سے انکار کر دیں لیکن میرے والد محترم پر زکوٰۃ نکالنا اور اسے اصلی حق دار تک

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

پہنچانا فرض ہے۔"

حضرت سری سقطیؒ کو اپنے بھانجے کی یہ بات اس قدر پسند آئی کہ آپ نے اپنی عادت کے خلاف زکوٰۃ کی رقم قبول کرلی، یہ اس بے پناہ محبت کا اظہار ہے، جو آپ حضرت جنید بغدادیؒ سے فرماتے تھے۔

پھر تقریباً آٹھ سال کی عمر میں اپنے ماموں کی ہدایت پر حضرت جنید بغدادیؒ مشہور فقیہ حضرت ابوثورؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شاگردی کی درخواست کی۔ حضرت ابوثورؒ حضرت امام شافعیؒ کے شاگرد رشید تھے۔ اس بات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مسلک کے اعتبار سے حضرت جنید بغدادیؒ "فقہ شافعیؒ" کے پیروکار تھے۔ حضرت ابوثورؒ نے آٹھ سال کے مختصر سے عرصہ میں اپنا سارا علم حضرت جنید بغدادیؒ کو منتقل کردیا، پھر اہل بغداد نے دیکھا کہ ایک بیس سالہ نوجوان بڑی ذہانت کے ساتھ فتوے دیا کرتا تھا، بڑے بڑے صاحبان علم جن مسائل کی گہرائیوں تک نہیں پہنچ پاتے تھے، ان مسائل تک حضرت جنید بغدادیؒ کو رسائی حاصل تھی۔ یہ قدرت کا عطیہ بھی تھا اور استاد گرامی کی صحبتوں کا فیض بھی۔

علم حدیث اور فقہ حاصل کرنے کے بارے میں خود حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔ "یہ بھی میرے ماموں کی محبت اور التفات کا نتیجہ ہے کہ میں ان علوم کی طرف متوجہ ہوا۔ اگر حضرت سری سقطیؒ میری رہنمائی نہ فرماتے تو میں حدیث اور فقہ سے ناآشنا رہ جاتا اور مروجہ تصوف کی پرپیچ گلیوں میں ساری زندگی بھٹکتا رہتا۔ میں ایک دن حضرت سری سقطیؒ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اچانک ماموں مجھ سے مخاطب ہوئے اور نہایت جذب کے لہجہ میں فرمایا۔

"جنید! میں حق تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں ایسا محدث بنائے جو علم تصوف سے بھی آگاہ ہو مگر ایسا صوفی نہ بنائے جو علم حدیث سے بھی آشنا ہو۔"

حضرت سری سقطیؒ کے اس قول مبارک کی وضاحت یہ ہے کہ آپ حدیث وفقہ کے علم کو اولیت دیتے تھے۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔ "میں نے ساری زندگی اپنے محترم ماموں کی اس نصیحت کو پیش نظر رکھا اور سب سے پہلے حدیث اور فقہ کا علم حاصل کیا، بعد میں حضرت ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ کی صحبت اٹھائی اور یہی میری کامیابی کا راز ہے۔ علم تصوف کو قرآن اور سنت کے تابع رہنا چاہئے۔ جس شخص نے تصوف کے کوچے میں قدم رکھنے کے سے پہلے قرآن حفظ نہ کیا ہو اور حدیث میں سند حاصل نہ کی ہو اور اسے دوسروں کی رہنمائی کا کوئی حق نہیں ہے۔

حدیث اور فقہ میں سند کا درجہ حاصل کرنے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے حضرت سری سقطیؒ سے عرض کیا، "اب میرے لئے کیا حکم ہے؟"

حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا۔ "اب تم شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ کی خدمت میں حاضری دو۔" اس کے ساتھ ہی حضرت سری سقطیؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کو یہ ہدایت بھی کی۔ "تم شیخ حارث محاسبیؒ سے تصوف کی تعلیم حاصل کرو۔"

الغرض حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت شیخ حارث محاسبیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو علم وفضل اور زہد وتقویٰ میں یگانہ روزگار تھے۔

حضرت شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ کا آبائی وطن بصرہ تھا مگر آپ نے بغداد میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ روایت ہے کہ حضرت شیخ حارث محاسبیؒ کی ولادت کے وقت حضرت امام حسن بصریؒ حیات تھے۔ اس طرح شیخ حارثؒ کو تبع تابعین ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اسلامی نقطہ نظر کے مطابق "تبع تابعین" ان بزرگوں کو کہا جاتا ہے جنہیں "تابعین" کی صحبت کا اعزاز حاصل ہو اور تابعین وہ بزرگ کہلاتے ہیں جن کی آنکھیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے دیدار سے منور ہوئی ہوں۔ حضرت شیخ حارث محاسبیؒ کے زہد وتقویٰ کا یہ عالم تھا کہ ان کے باپ ستر ہزار دینار چھوڑ کر مرے، مگر آپ نے اتنے بڑے ترکہ میں سے ایک دینار بھی قبول نہیں کیا، جب لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو شیخ حارثؒ نے فرمایا۔

"میرے باپ مجوسیوں کے ہم عقیدہ تھے، اس لئے میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔"

"مگر بیٹا ہونے کی حیثیت سے ان کی وراثت کے تو آپ ہی حقدار ہیں۔" رشتے داروں نے توجیہہ پیش کی۔

حضرت شیخ حارث محاسبیؒ نے فرمایا۔ "میرے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

کے وارث نہیں ہو سکتے، اس لئے میں بھی اپنے باپ کے ترکے کا حق دار نہیں ہو سکتا۔

حلال روزی کھانے میں حضرت شیخ حارثؒ کی احتیاط اس درجہ کو پہنچ گئی تھی کہ اگر اتفاق سے کوئی حرام لقمہ آپ کے دست مبارک میں آجاتا تو انگلیوں کی ایک مخصوص رگ بے اختیار پھڑکنے لگتی اور آپ فوراً ہاتھ روک دیتے۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو حضرت شیخ حارث محاسبیؒ سے اس قدر محبت تھی کہ آپ کو چچا کہہ کر پکارتے تھے۔

معتبر روایت ہے کہ ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ نے شیخ کو اپنے گھر کی طرف سے گزرتے دیکھا۔ حضرت حارث محاسبیؒ کے چہرے پر شدید نقاہت اور پژمردگی کے آثار نمایاں تھے، حضرت جنید بغدادیؒ نے یہ کیفیت دیکھ کر اندازہ کرلیا کہ شیخ فاقہ سے ہیں، آپ نے کسی تامل کے بغیر عرض کیا۔

''چچا! گھر میں تشریف لایئے اور کچھ نوش فرمایئے۔''

حضرت شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ نے ایک نظر اپنے شاگرد کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ ''بہتر ہے'' یہ کہہ کر آپ گھر میں تشریف لے آئے۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے شیخ کے سامنے دسترخوان بچھایا اور پرتکلف کھانا رکھ دیا، اتفاق سے گزشتہ رات پڑوس میں شادی تھی اور یہ کھانا وہیں سے آیا تھا۔

حضرت شیخ حارث محاسبیؒ نے ایک لقمہ لیا اور اسے منہ میں رکھ لیا، حضرت جنید بغدادیؒ نے حیرت سے دیکھا کہ حضرت شیخ حارثؒ نے کئی بار اس لقمہ کو منہ میں گھمایا اور پھر دفعتاً دسترخوان چھوڑ کر گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ حضرت جنید بغدادیؒ شیخ کے پیچھے پیچھے تھے، حضرت حارث محاسبیؒ نے دروازے سے نکل کر ایک گوشہ میں وہ لقمہ اُگل دیا اور خاموشی کے ساتھ واپس چلے گئے۔ حضرت جنید بغدادیؒ میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ شیخ سے ان کے اس طرز عمل کے بارے میں کچھ دریافت کرسکیں، دو چار دن بعد جب خلوت میسر آئی حضرت جنید بغدادیؒ نے استاد محترم کو اس روز کا واقعہ یاد دلایا۔

حضرت شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ نے جواب میں فرمایا۔

''اس دن میں فاقے سے تھا، میں نے چاہا کہ کچھ کھا کر تمہارا دل خوش کردوں مگر اللہ نے مجھ پر ایک خاص کرم فرمایا ہے کہ اگر غذا کے کسی لقمہ میں کسی قسم کا شبہ ہو تو وہ میرے حلق سے نہیں اترتا، یہی وجہ تھی کہ میں تمہارا دیا ہوا کھانا نہیں کھا سکا۔'' اس کے بعد حضرت شیخ محاسبیؒ نے اپنے شاگرد سے پوچھا۔ ''وہ کھانا کہاں سے آیا تھا؟''

حضرت جنید بغدادیؒ نے شرمسارانہ انداز میں عرض کیا۔

''دراصل وہ کھانا پڑوسی نے بھیجا تھا۔''

حضرت شیخ حارثؒ نے فرمایا۔ ''مجھے اسی وقت خیال آیا تھا کہ یہ کھانا تمہارے گھر کا نہیں ہوسکتا۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے شیخ کو اپنی طرف متوجہ پاکر درخواست کی۔ ''آپ اس روز بغیر کھانا کھائے تشریف لے آئے تھے، اگر آج مجھے سعادت بخشیں تو بڑی عنایت ہوگی۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے محسوس کرلیا تھا کہ شیخ آج بھی فاقے سے ہیں، اسی لئے آپ نے حضرت حارث محاسبیؒ سے گھر چلنے کی التجا کی تھی۔

حضرت شیخ فوراً آمادہ ہوگئے، مگر اتفاق سے اس روز حضرت جنید بغدادیؒ کے یہاں سوکھی روٹی کے سوا کچھ نہیں تھا، آپ کو خفت سی محسوس ہوئی لیکن شیخؒ کے بھوکے ہونے کے خیال سے آپ نے وہی خشک روٹی پیش کردی۔ اس وقت حضرت جنید بغدادیؒ کے تعجب کی انتہا نہ رہی، جب حضرت شیخ حارثؒ نے وہ سوکھی روٹی بڑے ذوق وشوق کے ساتھ کھائی اور پھر بڑے پرجوش لہجے میں فرمایا۔

''جب کسی فقیر کی دعوت کرنا ہو تو ایسی ہی چیز پیش کیا کرو۔''

یہی وہ مرد جلیل تھے جن کی صحبتوں سے حضرت جنید بغدادیؒ تین سال تک فیضیاب ہوئے۔ حضرت شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ کا انتقال ۲۴۳ھ میں ہوا۔ اس وقت حضرت جنید بغدادیؒ کی عمر مبارک اٹھائیس سال کے قریب تھی، آپ اپنے استاد گرامی کو یاد کرکے اکثر فرمایا کرتے تھے۔

''افسوس! معرفت کا آفتاب غروب ہوگیا اور میں اپنے خانۂ دل کو اس کی ضیاباریوں سے منور نہ کرسکا۔''

بے شک حضرت جنید بغدادیؒ کا جذبۂ طلب تسکین نہ پاسکا مگر حضرت شیخ حارث محاسبیؒ کی شکل میں آپ نے اس مرد جسور وغیور کو دیکھ لیا تھا جس کی پیشانی نیاز اللہ کے سوا کسی کے آستانے پر خم نہیں ہوئی۔

حضرت سری سقطیؒ کا مقصد بھی یہی تھا کہ حضرت جنید بغدادیؒ دوسرے مشائخ کی صحبتوں سے فیضیاب ہوجائیں، پھر جب حضرت ابوثورؒ اور حضرت شیخ حارث محاسبیؒ جیسے بزرگ دنیا سے رخصت ہوگئے تو حضرت جنید بغدادیؒ اپنے حقیقی مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضرت سری سقطیؒ کے دست حق پرست پر باقاعدہ بیعت کی۔☆

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

ساتویں قسط

ایک عجیب وغریب داستان

جو دلچسپ بھی ہے اور ہوش ربا بھی

محسن ہاشمی

ایک ایسے شخص کی داستان جو حقیقتاً حق کی تلاش میں تھا۔ دوران جستجو اس کی ملاقاتیں مختلف مسالک کے لوگوں سے ہوئیں وہ غیر مقلدین سے بھی ملا، وہ دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی کے لوگوں سے بھی ملا۔ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے لوگوں سے بھی اس کی ملاقاتیں رہیں۔ اس کا گھر جنات کی آماجگاہ تھا، لیکن وہ تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا قائل نہ تھا۔ اس کا حشر کیا ہوا؟ وہ اپنی ذاتی محبت میں کامیاب رہا یا ناکام؟ جنات کی شرارتوں سے اس کو نجات مل سکی یا نہیں اور اس نے بالآخر کس مسلک کو راہِ اعتدال پر پایا؟ یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس داستان کو پڑھیں۔ اس داستان میں خوف بھی ہے، کرب بھی ہے، راحتیں بھی ہیں اور صدمات بھی۔ اس داستان کا ایک ایک حرف آپ کو متاثر کرے گا اور آپ کے ذہن کو یقیناً کسی منزل تک پہنچائے گا۔ (ح، ہ)

سرور صاحب نے کسی مصلحت کی بنا پر شادی کی تیاریاں زور وشور کے ساتھ شروع کردیں، دونوں گھروں کا ماحول بہت خوشگوار چل رہا تھا، ساجد اور شہناز بھی ایک دوسرے کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملاکر شادی کی تیاریوں میں کھپی ہوئی تھیں۔ خوشی کی بات یہ تھی کہ سہیل اور نشا نے بھی آپس میں یہ سمجھوتہ کرلیا تھا کہ بس وہ ایک دوسرے سے کبھی نہیں ملیں گے اور ایک دوسرے کو بھولنے کی کوشش بدستور جاری رکھیں گے۔ سہیل نے اپنی اور بہنوں کی خاطر جو قربانی دی تھی وہ اپنی جگہ بے مثال تھی اس نے یہ تہیہ کرلیا تھا کہ اس کی زندگی کا مقصد ماں کو خوشیاں دینا ہے اور اپنی ان بہنوں کی خاطر زندہ رہنا ہے جن کا دم اس کے اندر اٹکا ہوا تھا۔ اپنی ماں کی خوشیوں کی خاطر وہ روزانہ اپنے ماموں سرور سے ملتا تھا اور نشا کی شادی کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتا تھا۔ سرور صاحب ان کی بیوی ساجدہ کو اس بات کا احساس تھا کہ سہیل نے ان کی خاطر اور ان کی آبرو اور عزت کی خاطر نشا کو فراموش کرنے کی ٹھان لی تھی، اس کی بھاگ دوڑ اور شادی کے لئے اس کی کاموں میں مشغولیت کچھ اس انداز سے چل رہی تھی کہ جیسے اس کا اس لڑکی سے کوئی محبت کا رشتہ نہیں تھا جو دوسرے کی ہونے والی تھی، ہاں دونوں ایک دوسرے سے ملتے نہیں تھے، گھر میں مہمانداری اس قدر تھی کہ ایک دوسرے کی شکل دیکھنی بھی نصیب نہیں ہوتی تھی لیکن دونوں دلوں میں جو ہلچل مچی ہوئی تھی اس کا اندازہ کون لگا سکتا تھا، صورت حال کچھ ایسی تھی کہ ہونٹوں پر مسکراہٹیں تھیں اور دلوں میں کہرام مچا ہوا تھا، چہروں پر نکھار تھا اور آنکھوں میں نمی، جسم خوشی سے اٹھلا رہے تھے اور روحیں بیکل تھیں۔ نشا اور سہیل نے بہت ساری مصلحتوں کی وجہ سے اپنے ارمانوں کا قتل کردیا تھا، اُن یادوں پر پہرے بٹھانا مشکل تھا جو بغیر کسی بہانہ کے بعض چور دروازوں سے دل کی وادیوں میں داخل ہوجاتی تھیں دن تو ہنسی خوشی کٹ جاتا تھا لیکن جب رات آتی تھی تو بستر کی ہر سلوٹ یہ ثابت کرتی تھی کہ نیند بہت دیر میں آرہی ہے اور دونوں طرف تڑپ اضطراب اور بیقراری ہے۔ محبت کا آغاز کتنا ہی خوبصورت اور پرسکون ہو لیکن اس کا انجام اکثر دو دلوں کو رلاتا ہے اور تقدیر کی طرف سے ایسی کسک دونوں کو نصیب ہوتی ہے کہ جو نہ ہنسنے دیتی ہے اور نہ کھل کر رونے دیتی ہے۔

اسی طرح کی کیفیت سے دوچار تھے نشا اور سہیل، دونوں نے ایک دوسرے کو بھول جانے کا فیصلہ کرلیا تھا، دونوں تقدیر کے فیصلہ پر راضی برضا ہوگئے تھے، دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا بھی ترک کردیا لیکن اس کے باوجود بھی ایک گھٹن تھی، دلوں میں ایک عجیب طرح کا سناٹا سا تھا، ایک ہوک سی تھی جو دونوں کو ماہی بن آب کی طرح تڑپاتی تھی،

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

زندگی کسی بھی حال میں آگے بڑھنے سے نہیں رکتی، دنیا کے سب کام چلتے ہی رہتے ہیں لیکن محبت میں ناکام ہوجانے والے لوگوں پر کیا گزرتی ہے اس کا اندازہ کسی کو نہیں ہوتا، کسی کو پتہ نہیں چلتا کہ محفلوں میں ہنسنے والا کتنے غموں اور دکھوں کے نیچے دبا ہوا ہے، کسی کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ کسی مجلس میں قہقہے اُچھالنے والا شخص درد والم کے کتنے دریا پار کرکے آیا ہے۔ سہیل تقریب میں اپنی ماں کی خاطر، اپنی بہنوں کی خاطر اس طرح ہنستا تھا جیسے یہ کسی بھی درد وکرب کے مفہوم سے واقف ہی نہ ہو لیکن اس کے دل پر رنج وغم کے کتنے پہاڑ ٹوٹتے تھے اس کا اندازہ بس اسی کو تھا یا اس نشا کو تھا جو اپنی سہیلیوں کے ہجوم میں ہنستے ہنستے اچانک کسی خاموشی کے صحرا میں بھٹک جاتی تھی، یا رنج وغم کے اُس دریا میں غرق ہوجاتی تھی جو اہل دنیا کے ہمیشہ اریب قریب ہی ہوتا ہے لیکن جو کبھی کسی کو نظر نہیں آتا۔

سرور صاحب کو اس بات کی خبر ہو ہی گئی تھی کہ سہیل اور نشا ایک دوسرے کو دیوانہ وار چاہتے ہیں لیکن وہ اپنی عزت کی خاطر اور اپنے بنے ہوئے بھرم کی خاطر اُس سہیل کے لئے اب کچھ نہیں کرسکتے جو انہیں اپنی سگی اولاد سے زیادہ عزیز تھا، انہوں نے کئی بار سوچا کہ کاش مجھے اندازہ ہوجاتا کہ وہ سہیل جو ان کے دل کے بہت قریب تھا ان کی بیٹی سے محبت کرتا ہے، کاش انہیں معلوم ہوجاتا کہ ان کی لخت جگر سہیل سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ اگر انہیں خبر ہوجاتی تو وہ کسی دوسرے لڑکے کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے اور آج بھی ان کے فیصلہ میں تبدیلی کا امکان تھا، لیکن اُف ان کی انا، ان کی ضد اور ان کا احساسِ برتری انہیں اپنے فیصلہ میں تبدیلی کرنے سے روکتا تھا، ساجدہ شہناز سے بھی زیادہ غمزدہ تھی وہ اپنی چہیتی بیٹی کے دل میں مچلنے والے ہر طوفان سے باخبر تھی، وہ جانتی تھی کہ ان کی بیٹی نشا ہر طوفان الم سے گزر جائے گی لیکن اپنے باپ کی انا کی خاطر اُف تک نہیں کرے گی، وہ ہر دکھ جھیل لے گی، لیکن خاندان کی رسوائی کا سبب نہیں بنے گی لیکن بیٹی کا دکھ، بیٹی کی کڑھن اور بیٹی کی آرزو کا قتل ماں باپ کو کہاں گوارہ ہوتا ہے، ماں باپ کی دم رخصت یہی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی بیٹی سسرال میں پھلے پھولے اور اس کی زندگی میں کوئی غم نہ آئے لیکن ساجدہ جانتی تھی کہ ان کی بیٹی جب بھی ان کے گھر سے وداع ہوگی اس کو دو دو غموں کا سامنا کرنا پڑے گا، ایک غم مائکہ سے جدائی کا غم اور دوسرا غم سہیل سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہوجانے کا غم۔ آہ یہ دنیا کے رسم ورواج، اُف یہ دین وشریعت کی پابندیاں اور افسوس یہ خاندانوں کے من گھڑت قوانین کی مجبوریاں، ماں ہونے کی حیثیت سے ساجدہ شہناز بھی زیادہ روتی تھیں اور کئی بار تو روتے روتے نڈھال بھی ہوجاتی تھیں لیکن شاباشی کی مستحق تھی وہ نشا جو سہیل کے سوا کسی کو اپنا شریک حیات بنانے کا تصور بھی نہیں کرسکتی تھی وہ اپنے ماں باپ کی خاطر خوش بخوش نظر آتی تھی، یہ الگ بات ہے کہ اس کا دل غم سہیل سے ہر وقت کسی لوہار کی بھٹی کی طرح تپتا تھا اور گھر میں بکھری ہوئی خوشیاں اسے بے روح اور بے نور نظر آتی تھیں۔

شادی بہت قریب آچکی تھی، صرف ایک ہفتہ ہی باقی رہ گیا تھا، شادی کے رسم ورواج کی گھن گرج پورے شباب پر تھی۔ سرور صاحب کا وقار خاندان میں دوپہر کے سورج کی طرح تمتما رہا تھا، ان کے گھرانے کی عزت وعظمت اور زیادہ واضح ہورہی تھی، گھر میں مہمانوں کا ہجوم تھا، ہر وقت گانے بجانے کا شور، قہقہوں کی موسلا دھار بارشیں اور ہونٹوں پر مسکراہٹوں کا ہجوم، لیکن خوشی کے اس موقع پر کچھ لوگ اُداسیوں کی اتاہ گہرائیوں میں غرق تھے، سہیل کی بہنیں بہت افسردہ تھیں، دلنواز جو اپنی ہم جولیوں کا ہمیشہ دل رکھتی تھی، آج اس کا دل سوچ وفکر کی کسی تاریک ترین قبر میں دفن تھا۔ وہ اپنی ممانی کے گھر کے چکر بدستور لگا رہی تھی لیکن اس کا وجود اس قبر کی مانند محسوس ہوتا تھا کہ جس پر مٹی پڑے ہوئے ایک مدت گزر گئی ہو۔ عرشی بات بات پر کس قدر ہنستی تھی، دیکھنے والے یہ سمجھتے تھے کہ ہنسی کا وجود عرشی کے لئے اور عرشی کا وجود ہنسی کے لئے ہے لیکن آج اس کے ہونٹ ہلکے سے تبسم سے بھی محروم تھے، اس کی آنکھوں میں ایک جستجو تھی اور اس جستجو کو کوئی بھی نہیں سمجھ پارہا تھا، وہ گھر میں بکھری ہوئی خوشیوں کے اُس پار اپنے دل وجان سے عزیز بھائی کی تمناؤں کے جنازے کو محرومیوں کے قبرستان کی طرف جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

اُف یہ مجبوری، اور تقدیر کے سامنے انسان کی بے بسی۔ مسکان، آج مسکان ہنسی اور تبسم سے کس قدر دور تھی، اس کے اور خوشیوں کے درمیان کس قدر فاصلہ پیدا ہوگیا تھا، ایسا لگتا تھا کہ جیسے دریا کے دو کنارے، سہیل جب دوبئی سے واپس ہوا تھا تو سب سے زیادہ قہقہے اپنے گھر میں مسکان ہی نے اُچھالے تھے اور آج وہ اس طرح گم صم تھی کہ جیسے وہ جانتی ہی نہ ہو کہ ہنسی کیا ہوتی ہے اور مسکان کسے کہتے ہیں۔

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

حنا جو گڑیا کے نام سے مشہور تھی وہ اپنی بیماری کی وجہ سے بھی خاموش تھی اور بھائی کا غم تو اس کے لئے دنیا کا سب سے بڑا غم تھا، وہ خود نشا کی دیوانی تھی اور اب جب کہ اس کو اس حقیقت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا کہ نشا پرائی ہونے والی ہے، سات دن کے بعد وہ رخصت ہو جائے گی اور اس کا بھائی سہیل ہمیشہ ہمیشہ کے لے اس نشا سے محروم ہو جائے گا جس نشا کے ساتھ اس کا سارا بچپن گزرا تھا، گڑیا پر جنات کے اثرات تھے، اس کی زندگی مسلسل خطرات سے دوچار تھی، ہر وقت اسے اس بات کا اندیشہ رہتا تھا کہ وہ کسی بھی وقت اچانک جاں بحق ہو جائے گی لیکن اس کو اپنی زندگی کے مٹ جانے کا اتنا غم نہیں تھا جتنا غم اس کو اپنے بھائی کے ارمانوں کی ناگہانی موت کا تھا، جب بھی اس کو یہ خیال آتا تھا کہ ایک دن نشا کا ڈولہ ماموں کے گھر سے رخصت ہو گا تو اس کا پورا جسم کانپ اٹھتا تھا، اس کو ایسا لگتا تھا کہ جیسے نشا کی ڈولی کی صورت میں اس کے بھائی سہیل کی حسرتوں کا جنازہ اٹھے گا، وہ سوچتی تھی کہ وہ لمحے کتنے ہوشربا ہوں گے اور اُن لمحوں کی تاب وہ کیسے برداشت کر سکے گی اور نشا! ایک لڑکی کو دلہن بننے کا شوق بچپن سے ہوتا ہے لیکن بے چاری نشا کے سارے ارمان تو خاک میں مل گئے تھے، اپنے ماں باپ کی عزت و آبرو کی خاطر، خاندان کے بھرم کی خاطر اس نے اپنی آرزوؤں کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ مگر دلہن بننے کے تصور سے جو قیامت نشا کے دل و دماغ پر ٹوٹ رہی تھی اس کا اندازہ اس کے سوا کس کو ہو سکتا تھا، وہ تندرست تھی، سرخ سفید تھی، اس کی آنکھوں میں قدرتی طور پر ایک چمک تھی لیکن ان دنوں اس کا چہرہ ایسا لگتا تھا کہ کسی نے ہلدی اس کے چہرے پر مل دی ہو، اس کی آنکھوں میں ایک عجیب طرح کی ویرانی تھی، رہی شہناز تو اس کا بھی برا حال تھا، وہ تو خود کو سہیل اور نشا کا مجرم سمجھتی تھی۔ اگر اس نے سرور صاحب سے نشا کا ہاتھ مانگ لیا ہوتا تو وہ ہنسی خوشی نشا کا ہاتھ سہیل کے ہاتھ میں پکڑا دیتے لیکن احساس کمتری نے اسے اپنی خواہش کا اظہار کرنے سے باز رکھا۔

غربت بھی کیا بلا ہے، انسان کتنا ہی اچھا ہو اور کتنی بھی خوبیوں کا مالک ہو، اگر وہ غریب ہوتا ہے تو اپنے جذبات اور اپنے احساسات کا ذکر کرتے ہوئے بھی کسی کے سامنے لرزتا ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی خواہش اس کی زبان پر آ بھی جاتی ہے تو وقت نکل چکا ہوتا ہے اور جب چڑیا سارا کھیت نمٹا دیتی ہے پھر پچھتاوے سے کچھ حاصل بھی نہیں ہوتا۔ شہناز کے ساتھ ایسا ہی کچھ ہوا تھا اپنے بیٹے کی محبت کو وہ محسوس کرتی تھی وہ نشا کو خود بھی حد سے زیادہ پیار کرتی تھی، اس کے دل میں بھی ارمان مچلتے تھے کہ نشا اس کے گھر کی بہو بن جائے۔ اس کے بھائی سرور صاحب بھی اپنی بہن سے بہت محبت کرتے تھے وہ اپنی غم زدہ بہن کی دلجوئی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تھے، اس کے باوجود شہناز اپنی غربت اور اپنی تنگ دامانی کی بنا پر اپنا مدعا اپنے بھائی کے سامنے بیان نہ کر سکی۔ وہ لیت ولعل کا شکار رہی اور جب اس نے اظہار تمنا کا ارادہ کیا تو اس وقت بہت دیر ہو چکی تھی اور نشا کا رشتہ ایک اچھے گھرانہ سے آ گیا تھا۔

بے شک سہیل بہت خوبصورت تھا، اس کو کوئی بھی لڑکی قبول کر سکتی تھی، لیکن نشا کا منگیتر عارف بھی ایک ڈیل ڈول کا خوبرو نوجوان تھا، اس کے اندر بلا کی کشش تھی اس کو پہلی نظر سے دیکھنے والے بے اختیار ''چشم بددور'' کہنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ عارف کی آمد سے پہلے اگر شہناز سرور صاحب کے سامنے اپنی ارمان کھول دیتی تو یقیناً سہیل کا رشتہ نشا سے ہو جاتا۔

اب جب کہ شادی کی تیاریاں پوری دھوم دھام سے ہو رہی تھیں اس وقت کتنے ہی دل سوگوار تھے اور کتنی ہی روحیں شدت کرب سے تڑپ رہی تھیں، عجیب ہوتی ہیں یہ رشتوں کی مجبوریاں بھی۔ انسان سوگوار ہو کر بھی ہنستا ہے اور شدت درد سے بے خود ہو کر بھی مسکراتا ہے، اس کے دل و دماغ میں ایک آگ لگی ہوتی ہے لیکن اس کے ہونٹوں پر تبسم ہوتا ہے۔ شہناز اپنے بیٹے کے غم سے تقریباً پاگل سی ہو گئی تھی لیکن اپنے مہربان بھائی اور اپنی چاہنے والی بھاوج کی خاطر وہ ہنس بھی رہی تھی اور پابندی کے ساتھ تمام محفلوں میں اپنی موجودگی بھی ثابت کر رہی تھی۔ آج جب وہ تیار ہو کر سرور صاحب کے گھر جانے کا ارادہ کر رہی تھی کہ اس کی نظر سہیل پر پڑی جو بہت خاموش اور بہت افسردہ نظر آ رہا تھا، وہ ایک کرسی پر بیٹھ کر خلاؤں میں اس طرح گھور رہا تھا جیسے کسی چیز کی تلاش میں ہو۔

شہناز نے اس کے نزدیک پہنچ کر کہا۔

بیٹے میں تمہاری مجرم ہوں، تم مجھے معاف کر دو۔

امی، سہیل نے اپنی ماؤں کی طرف دُکھ بھری نظروں سے دیکھا، پھر بولا۔ آپ ایسی باتیں کیوں کرتی ہیں، تقدیر میں یہی لکھا تھا، اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

سہیل میں تمہیں جب افسردہ دیکھتی ہوں تو میرا دل تڑپنے لگتا ہے۔

امی کچھ دنوں کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا، آپ یقین کریں، میں آپ کو قصوروار نہیں سمجھتا۔ میری قسمت ہی نے مجھ دھوکہ دیا ہے۔ اگر نشا مجھے ملنے والی نہیں تھی تو مجھے اس سے محبت بھی نہیں ہونی چاہئے تھی۔

سہیل کی آواز بھرا گئی۔

سہیل! میرے لخت جگر خود کو سنبھالو، میں تمہاری آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر سکتی، تمہیں میرے دودھ کا واسطہ۔

امی میں بہت چاہتا ہوں کہ مجھے نشا کی یاد نہ آئے، پھر بھی کبھی کبھی اس کی یاد مجھے بہت ستاتی ہے۔ مجھے رونے پر مجبور کر دیتی ہے لیکن میری امی میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آہستہ آہستہ اس کو بھول جاؤں گا اور میں آپ کی خاطر اور اپنی بہنوں کی خاطر ایسی زندگی گزاروں گا جو آپ کے لئے باعث اطمینان ہوگی۔

شہناز نے اپنے برقعہ کے پلّو سے اپنی آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

مجھے تم سے یہی امید ہے اور یہ کہہ کر وہ سرور صاحب کے گھر کی طرف روانہ ہوگئی۔

سرور صاحب کا گھر ان دنوں خوشیوں اور مسرتوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا، سرور صاحب کے تعلقات بہت وسیع تھے اور ان کا حلقہ احباب بہت پھیلا ہوا تھا، ابھی شادی میں ایک ہفتہ باقی تھا، لیکن گھر کی رونق تو ہر روز یہ ثابت کرتی تھی کہ شادی آج ہی ہو رہی ہے، آنے جانے والوں کا تانتا اس طرح بندھا رہتا تھا کہ دیکھنے والے حیرت میں ڈوبے جاتے تھے، ان کے گھر میں مہمانوں کی آمد و رفت یہ سبق دیتی تھی کہ رشتے کس طرح بنائے جاتے ہیں اور تعلقات کو کس طرح باقی رکھا جاتا ہے، اگرچہ سرور صاحب مزاج کے اعتبار سے بہت سخت تھے اور اصولوں کے اعتبار سے بہت ہی کٹر تھے، وہ مجموعی حیثیت سے ضدی مزاج تھے اور اپنے اصولوں سے ٹس سے مس نہیں ہوتے تھے، لیکن ان کے اندر ملنساری کا ایک ہنر بھی تھا اور ان کی عام ملنساری کی بنا پر ان کے گھر لوگوں کا تانتا بندھا ہوا تھا، ان کے گھر میں تحفوں کے اتنے ڈھیر لگ گئے تھے کہ اب تحفے رکھنے کی گھر میں جگہ بھی باقی نہیں رہی تھی۔ سرور صاحب کو اس بات کی بھنک پڑ ہی گئی تھی کہ ان کی بیٹی نشا اور سہیل ایک دوسرے کے عشق میں مبتلا ہیں۔ سہیل ان کو بھی دل و جان سے زیادہ عزیز تھا، لیکن اس بھنک سے پہلے وہ کسی کو زبان دے چکے تھے اور اپنے وعدے سے ہٹ جانا اور کسی معاہدہ سے پھر جانا ان کے بس سے باہر تھا، وہ سہیل کو اُداس اور افسردہ دیکھ کر اور اپنی بیٹی کی آنکھوں سے آنسوؤں کا جھرنا بہتا ہوا دیکھ کر وہ خود بھی بہت دُکھی تھے لیکن وہ اپنے اصولوں اور اپنی زبان کی پابندی کے ساتھ اس درجہ غلام تھے کہ ان کے لئے خود اپنی کھینچی ہوئی لکیروں سے اِدھر اُدھر ہونا امر محال تھا۔

شدہ شدہ نشا کی شادی کا دن آ گیا، بارات بینڈ باجے کے ساتھ آئی تھی چونکہ شادی کا فنکشن رات کا تھا اس لئے میرج ہال کو رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا، دور دور تک روشنی بکھری ہوئی تھی، سہیل اور اس کے گھر والے بھی اس خوشی میں دل کی گہرائیوں سے شریک تھے لیکن آج صبح ہی سے گڑیا کی طبیعت کافی خراب تھی، بار بار اس پر غشی طاری ہو رہی تھی، شہناز نے کئی بار ساجدہ سے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو میں گڑیا کو لے کر گھر چلی جاؤں لیکن ساجدہ نے اجازت نہیں دی۔ اس۔ نے کہا کہ تمہارے بغیر میری خوشی ادھوری رہے گی تمہیں نشا کی رخصت سے پہلے جانے کی اجازت نہیں دوں گی۔

نشا نے دولہن کا لباس تو بیاہ شادی کی رسم و رواج کی خاطر پہن لیا تو تھا لیکن اندر سے اس کا دل پوری طرح ٹوٹ چکا تھا وہ اس ٹوٹے ہوئے شیشے کی مانند تھی جس کی کرچیاں زمین پر بکھری گئی ہوں، ہر لڑکی وداع ہونے سے پہلے روتی ہے، بلکتی ہے، لیکن اس کا رونا اور بلکنا صرف مائکہ سے جدائی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس کی تڑپ اور بلبلاہٹ کی اصل یہ تھی کہ وہ اُس سہیل سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دور جا رہی تھی جس کے ساتھ جینے اور مرنے کی وہ قسمیں کھا چکی تھی۔ سہیل جب اس سے جدا ہو کر دوبئی گیا تھا تو وہ بھی ایک جدائی تھی لیکن اس جدائی میں ملنے کی اور وصال کی ایک امید برقرار تھی لیکن آج ایجاب و قبول کے دو لفظوں کے ساتھ اس کے اور سہیل کے دوران جو فلک بوس دیوار کھڑی ہونے جا رہی تھی اس کے تصور سے بھی اس کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔ صبح ہی سے اس کے جسم پر کپکپی طاری تھی اور اس کی روح کے نہاں خانوں میں موت کے سناٹے بکھرے ہوئے تھے۔

اور اسی دوران دو گواہ ایک ولی رجسٹر لے کر اس کے پاس پہنچ گئے، گویا کہ نکاح کی تیاری شروع ہوگئی، سرپرست نے نشا سے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ بیٹی تمہارا نکاح اکیاون ہزار مہر متعین کر کے سرفراز صاحب

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks/

کے صاحبزادے عارف حسین سے کیا جارہا ہے، کیا تم اس نکاح کی اجازت دیتی ہو؟

دوبار سرپرست نے یہ بات دہرائی لیکن نشا کی طرف سے ہچکیوں اور سسکیوں کے سوا کوئی جواب نہیں ملا، بڑی بوڑھی عورتوں نے کہا چلو بس اجازت مل گئی، یہ دنیا والے بھی عجیب ہوتے ہیں رونے اور بلکنے کو بھی اجازت پر محمول کرتے ہیں اور پھر چند ہی منٹ کے بعد پٹاخے چھٹنے لگے جو اس بات کی علامت تھی کہ نکاح ہو چکا ہے، نکاح کے وقت سہیل کی افسردگی صاف محسوس ہو رہی تھی، اس کی آنکھیں نم تھیں لیکن اس نے اپنی ماں سے اور نشا سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ صبر وضبط کرے گا اور کوئی ایسی بات اس کی زبان سے نہیں نکلے گی جس کی وجہ سے نشا اور سرور صاحب کی بدنامی ہو، اس کے دل پر کچھ بھی گزرے گی وہ ہنستا ہی رہے گا اور یہ ثابت کرے گا کہ وہ اس شادی سے بہت خوش ہے، نکاح کے بعد سب سے پہلے عارف کو سہیل ہی نے مبارک باد دی۔ سرور صاحب بھی اس وقت تو روپڑے اور انہوں نے سہیل کو اپنے گلے سے لگا کر کہا، میں شرمندہ ہوں لیکن میں زبان دے چکا تھا۔ بیٹا تم یقین رکھنا کہ میں تمہیں ہر وقت اپنے دل کے قریب ہی رکھوں گا۔

سہیل کچھ بھی نہ بول سکا۔ اس کی زبان تو جیسے گنگ ہو کر رہ گئی تھی، سلامی کے وقت مسکان نے سہیل سے آکر بتایا کہ گڑیا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، اس لئے امی نشا کو رخصت کرتے ہی گھر واپس ہوں گی۔

مسکان میرے سر میں بھی بہت درد ہے۔ سہیل نے کہا'' میں بھی رخصت کرتے ہی گھر جانا چاہوں گا۔

مسکان بولی، بھیا خود کو سنبھالئے اور گھر جا کر آرام کر لیجئے۔

میں رخصت کر کے ہی جاؤں گا۔'' سہیل بولا'' میں سرور ماموں کی خوشی میں آخر تک شامل رہوں گا۔

ایک بات پوچھوں، نشا کیسی ہے؟

کچھ نہ پوچھو، سہیل بھیا وہ تو روتے روتے پاگل ہی ہو گئی ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے رونے کی وجہ کیا ہے۔ بھیا لڑکیاں کس قدر مجبور ہوتی ہیں اس کو جب دولہن کا لباس پہنایا جارہا تھا اس کے چہرے پر کوئی خوشی نہیں تھی، ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس پر کفن ڈالا جارہا ہو۔ بھیا اس کو بلکتا ہوا دیکھ کر ممانی اور ہماری امی بھی بہت روئیں لیکن سب مجبور اور بے بس تھے۔

اب اس کا کیا حال ہے؟'' سہیل نمناک آنکھوں کے ساتھ مسکان سے پوچھا۔''

کیا حال ہوتا، اپنے ماں باپ کے حکم کے سامنے وہ کر بھی کیا سکتی ہے، مجھ سے اس کا تڑپنا نہیں دیکھا جارہا تھا اس لئے میں تو کمرے سے باہر آگئی تھی۔

ابھی ان دونوں کی گفتگو جاری تھی کہ گھر میں کہرام مچ گیا اور گھر میں ایک بہت بڑا حادثہ ہو گیا، ہر طرف ایک ہوک سی مچ گئی اور پھر جو خبر سننے کو ملی، اس سے سہیل اور مسکان کے اوسان خطا ہو گئے۔ گڑیا کو پھر شدید دورہ پڑا تھا اور گڑیا اس دورے کی تاب نہ لا سکی، اس نے چند منٹ تڑپ کر دم توڑ دیا، نشا کی ڈولی اٹھنے سے پہلے ہی گڑیا کی لاش سرور صاحب کے گھر سے رخصت ہو گئی، نشا نے اپنی ماں ساجدہ سے کہا کہ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ میری رخصتی آج کے بجائے کل ہو جائے، ساجدہ نے سرور صاحب سے مشورہ کر کے جواب دیا نہیں۔

بیٹا یہ بات تیری سسرال والوں کو پسند نہیں آئے گی، تم صبر وضبط سے کام لو، تمہیں تو اس وقت رخصت ہی ہونا ہے اور تمہیں رخصت کر کے ہم سب شہناز کے گھر چلے جائیں گے، کتنا عجیب اتفاق ہے۔'' ساجدہ'' بولی اور کس قدر بڑا حادثہ ہے، اللہ شہناز کو ہمت دے، اس پر دوہرا غم پڑا ہے، نہ جانے کس طرح وہ ان غموں کو سہہ سکے گی۔

(باقی آئندہ)

حضرت مولانا حسن الہاشمی کا شاگرد بننے کے لئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں

اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا شناختی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں اور چار فوٹو بھی روانہ کریں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: 247554

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

سورۃ الماعون کے خادم جن
''اصطیش'' کو بلانے کا عمل

سورۃ الماعون کے خادم جن اصطیش کو اپنے پاس بلانے کے لئے سب سے پہلے اپنی چلہ گاہ میں لوبان کی دھونی دیں، پھر تمام گناہوں سے توبہ کی نیت کرتے ہوئے دو نفل نماز برائے ایصال ثواب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر دو رکعت نماز نفل حجاب جن ''اصطیش'' کو اپنے پاس بلانے کی نیت سے ادا کریں، اب آپ مکمل توجہ و یکسوئی کے ساتھ سورۃ ''ماعون'' کو پڑھنا شروع کریں، جب سورت پڑھ چکیں تو تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں۔ اسی ترکیب کے ساتھ سورۃ ہٰذا کی تعداد ۹۲۰۸ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم جن ہٰذا کی حاضری ہوگی، جب یہ حاضر ہوں تو ان سے بڑے ادب و احترام سے عہد و پیمان کریں، پھر اس پر تاحیات عمل کرتے رہیں، بعد چلّہ آپ سورۃ ماعون عمل حاضری کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم. اقسمت علیکم یا اصطیش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورۃ الماعون بحق کھیٰعٓصٓ وبحق حٰمٓعٓسٓقٓ وبحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق یا بدوح یابدوح یابدوح حاضر شو

☆☆☆☆☆

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

آج کل ابوالخیال فرضی بہت زیادہ چھٹیاں لے رہے ہیں اس لئے بروقت ان کے مضامین ہمیں موصول نہیں ہو رہے ہیں۔ اس ماہ بھی ان کا ایک پرانا مضمون ہدیۂ ناظرین کیا جارہا ہے۔ نئے قارئین کے لئے تو یہ نیا ہی ہے لیکن پرانے قارئین بھی اس سے لطف اندوز ہوں گے کیوں کہ اس مضمون میں ایک عجیب طرح کی لذت ہے۔ اس کو ہر بار پڑھ کر نیا مزہ آتا ہے۔ (ادارہ)

آج صبح ہی سے بیگم سلمہ کا موڈ خراب تھا۔ جب ان کا موڈ خراب ہوتا ہے تو وہ چائے مجھے بغیر چینی کی پکڑا دیتی ہیں اور قاری عبدالباسط کے لہجہ میں فرماتی ہیں کہ آپ کو سوگر ہے ذرا احتیاط برتیں۔ میں ان کی اداؤں کو بخوبی سمجھتا ہوں لیکن میں اس کے سوا اور کیا کہتا۔ بیگم میں جانتا ہوں کہ تمہیں میری صحت کی کس قدر فکر ہے۔ میری سوگر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے تم اپنے لب ولہجہ کو بھی کڑوا کر لیتی ہو۔ کیونکہ لب ولہجہ کا مٹھاس بھی سوگر کو بڑھاتا ہے۔ واقعی تم کس قدر خیر خواہ قسم کی وائف ہو ایک دم گڈ لک اور ایک دم ونڈر فل۔

لیکن ڈائیلاگ کتنی ہی پاکیزہ زبان میں بول لیجئے جب بیگم کا موڈ خراب ہو جاتا ہے تو پھر اس کی صورت پہ پونے بارہ ہی بجے رہتے ہیں۔ اور آنکھیں شعلے برساتی رہتی ہیں۔ ایسی صورت حال میں مجھے اپنے نکاح کی سلامتی کی فکر ہو جاتی ہے اور میں جلتو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو کا ورد شروع کر دیتا ہوں۔ یہ وظیفہ بہت مؤثر ہے اور یہ مجھے ایک مادر زاد ولی نے عطا کیا تھا۔ مجھے آپ سے کوئی تکلف نہیں بات دراصل یہ ہے کہ میری بیوی پکی وہابن ہے اس کو اولیاء سے اور صوفیاء سے ایک طرح کی چڑ سی ہے۔ یہ مزارات اور درگاہوں کے خلاف اس طرح بولتی ہے جیسے ان پر تنقید کرنا ہی اس کا مقصد حیات ہو۔ کل رات میں نے اس کو بتایا تھا کہ ہمارے گھر ایک درگاہ کے سجادے تشریف لا رہے ہیں یہ درگاہ سہارنپور کے مضافات میں ہے اور اس درگاہ میں جو بزرگ دفن ہیں ان کا نام حضرت چیونٹے شاہ نقش بندی ہے انہیں انگریزوں کے زمانے میں زندہ درگور کیا گیا تھا چنانچہ ان کے بارے میں مشہور عام بات یہ ہے کہ اپنی قبر میں باقاعدہ ابھی تک زندہ ہیں اور لوگوں کی مرادیں بہ نفس نفیس پوری کرتے ہیں۔ مجھے کئی معتبر لوگوں نے بتایا ہے کہ ان کی بڑی بڑی مرادیں چٹکی بجاتے ہی پوری ہوگئیں۔ اس درگاہ کے سجادے الحاج حضرت مولانا شاہ عبدالودود عاشق مسجود، فانی فی اللہ بقائی چغتائی نور اللہ مرقدہ کے ہوش مند صاحب زادے الحاج میاں نور الٰہی عرف مودود احمد شاہ جہانی المعروف بہ ولی کامل جناب صوفی نستعین چشتی، قادری، نقش بندی، صابری صاحب میرے غریب خانہ پر تشریف لا رہے تھے۔ میں خوشی سے پاگل بھی ہو سکتا تھا لیکن بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل میں میرے ہوش و حواس باقی رہے اور جب میں نے بہ ہوش و حواس اپنی مستند بیگم سے مادر زاد یتیموں کے سے لب ولہجہ میں یہ عرض کیا کہ سجادے صاحب آ رہے ہیں ان کیلئے طعام وقیام کا نظم کرنا پڑے گا۔ تو اتنی سیدھی سادی بات اتنے شریفانہ لب لہجہ میں سن کر وہ چراغ پا ہوگئی اور اس کا چہرہ ایسا محسوس ہونے لگا جیسے پٹھا ہوا بنیان کسی کھونٹی پر لٹکا دیا گیا ہو۔

جب اس کا موڈ صبح ۹ بجے تک خراب ہی رہا تو میں نے انتہائی شریفانہ بلکہ بزدلانہ انداز میں پوچھا۔ آخر اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے؟ گھر میں بزرگوں کے آنے سے خوش ہونا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے قدموں کی برکت سے ہمارے وارے کے نیارے ہو جائیں اور کیا بعید ہے کہ تمہاری جوانی پھر سے واپس آجائے۔

وہ بولی۔ مجھے ان فضول باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں آپ کے صوفی قسم کے دوستوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔ ایک صوفی اور کسی مزار کے مجاور پچھلے سال بھی تشریف لائے تھے وہ آپ کی شیروانی ہی

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

چرا کر لے گئے تھے۔

بیگم۔ خدا سے ڈرو۔ اتنا بڑا الزام کسی صوفی پر مت لگاؤ۔ کسی کی شیروانی اُٹھا لینے کو چوری نہیں کہتے۔ شیروانی لے جانے میں حسن نیت کا بھی دخل ہوسکتا ہے۔ اور حسن نیت کے معاملے میں صوفیوں کا مقام بہت اونچا ہے۔

اس میں حسن نیت کی کیا بات ہے۔؟

بیگم تم نے نہیں سنا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے اس نیت سے شیروانی اُٹھائی ہو کہ اسے پہن کر وہ نمازیں پڑھیں گے اور میں ان کے ثواب میں برابر کا شریک رہوں گا۔ اگر انہوں نے اسی نیت سے شیروانی اٹھائی ہے تو بغیر محنت کیے مجھے ثواب دارین حاصل ہورہا ہے۔ تم جانتی ہو کہ نماز کی طرف میری طبیعت نہیں چلتی۔

میں آپ سے بحث میں نہیں جیت سکتی۔ لیکن میں تو صاف کہتی ہوں کہ مجھے ان صوفیوں سے وحشت ہوتی ہے پرار کے آپ کے ایک دوست آئے تھے جن کے بارے میں آپ نے زمین وآسمان کے قلابے ملائے تھے۔ انہوں نے خالہ نعیمہ کی نواسی ہی کو چھیڑ دیا تھا۔ کتنا بڑا فتنہ برپا ہوا تھا، کیا آپ بھول گئے؟

بیگم وہ بھی غلط فہمی تھی۔ صوفی شمشاد گل بدن کی آزمائش کرنا چاہ رہے تھے کہ کس طرح کی لڑکی ہے۔ وہ غلط فہمی کا شکار ہوگئی اور اس نے وقت سے پہلے ہی شور مچا دیا۔

کیوں آپ الٹی سیدھی تاویلیں کررہے ہیں۔ انہوں نے گل بدن کا ہاتھ پکڑ کر ''آئی لو یو'' کہا تھا اور ہنگامہ ہوجانے پر انہوں نے معذرت طلب کرلی تھی۔ اگر وہ صرف آزمائش کررہے تھے تو پھر معذرت کرنے کا مطلب کیا تھا۔؟

دیکھو بیگم! صوفیوں اور ولیوں کی باتوں کو ایک دم نہیں سمجھا جاسکتا۔ ان کی باتیں سمجھنے کے لئے کچھ گہرائی میں جانا پڑتا ہے اگر ہم گہرائی میں نہیں جائیں گے تو پھر بدگمانی کے سوا اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا اور بیگم گڑے مردے اُکھاڑنے سے فائدہ نہیں۔ کل کی باتیں بھولو۔ آج کی بات کرو، اور سجادے صاحب کیلئے مہمان نوازی کا اہتمام کرو۔ میں تمہارے لئے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کرنے کو تیار ہوں۔

وہ اکیلے آرہے ہیں۔ یا ان کے ساتھ مریدوں کی فوج بھی ہے۔

''بیگم نے رضامندی ظاہر کرتے ہوئے پوچھا''

اکابرین کے ساتھ کم سے کم دو یا تین مرید تو چلتے ہیں۔ دو تین اپنے دوستوں کو مدعو کرلوں گا۔ تم آٹھ دس آدمیوں کا کھانا تیار کرلینا۔

مہینے کا اخیر ہے۔ گھر میں کچھ نہیں رکھا۔ اس نے بیزاری کے ساتھ کہا۔ آپ جو کچھ لادیں گے میں پکادوں گی۔

میں خوشی سے اُچھل گیا۔ سودا سلف لانے کے بعد میں نے باادب باملاحظہ بیگم سے عرض کیا۔ مجھے یقین ہوگیا ہے کہ تم بے حساب جنت میں جاؤ گی۔ واقعی اگر میں تم سے شادی نہ کرتا، دونوں جہاں کا نقصان برداشت کرنا پڑتا۔

بس اب جانے دیں۔ مجھے اُلو نہ بنائیں۔

بیگم میں تمہیں اُلو بنانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ تم قدرتی طور پر بہت بھولی بھالی ہو۔ تمہیں اُلو بنانے سے کیا فائدہ۔ میں تو تمہاری جو بھی تعریف کرتا ہوں وہ ایمانا کرتا ہوں۔ تم واقعتا اتنی اچھی ہو کہ دل چاہتا ہے کہ تم جیسی دو چار بیوی اور بھی گھر میں رہیں۔

اچھا اب آپ جایئے اور مجھے کام کرنے دیجئے۔

میں اپنے کمرے میں آگیا۔ اور سوچنے لگا کہ میں کس قدر خوش نصیب ہوں کہ مجھے ایسی زوجہ عطا ہوئی ہے جو میرا کہنا مان ہی لیتی ہے ورنہ میں نے تو یہ سنا ہے کہ موجودہ زمانہ کے شوہر پیدا ہی اسلئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی بیویوں کی غلام گیری کریں۔ میں نے بچشم خود اور دن کی روشنی میں بڑے بڑے وکیلوں کو، اور ججوں کو اور تھانیداروں کو اپنی بیویوں کے سامنے اپنی ناک رگڑتے دیکھا ہے۔ دیکھنے میں اچھے خاصے انسان۔ سوفی صد اشرف المخلوقات۔ ناک نقشے کے اعتبار سے ہنڈریڈ پرسینٹ مرد۔ لیکن بیوی کے سامنے بالکل ہی مجبور، بے بس اور بے زبان۔ مردوں کی یہ حالت دیکھ کر رحم آنے لگا ہے اور جب بھی کسی بھی مرد کو اپنی بیوی کے سامنے نیت باندھے دیکھتا ہوں تو مجھے فخر ہوتا ہے کہ میری بانو لاکھوں میں ایک ہے وہ میری ان تمام خرابیوں کو جو شوہر کے اندر پیدائشی طور پر ہوتی ہیں خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرلیتی ہے آپ سے کیا پردہ میرے کئی دوستوں نے کئی بار بڑی نازیبا حرکتیں کیں۔ ایسی کہ کراماً کاتبین بھی شرما گئے ہوں گے۔ کہاں تک گنواؤں؟ لیکن چند دوستوں کی نازیبا حرکات تو ضرور واضح کروں گا تا کہ آپ کو اندازہ ہوجائے کہ میں

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

کیسے کیسے لوگوں کو اس دور سائنس میں برداشت کر رہا ہوں اور ان کی دوستی سے بدظن تک نہیں ہوں۔ میرے ایک لنگوٹیا یار ہیں ان کا نام بکل زبیری ہے یہ الف کے نام بے نہیں جانتے۔ لیکن جب بھی کسی محفل میں جائیں گے اس طرح باتیں کریں گے جیسے کسی یونیورسٹی سے تازہ بتازہ فارغ التحصیل ہو کر آئے ہوں۔ کسی بھی بارے میں انہیں کچھ بھی خبر نہیں لیکن دنیا کے ہر موضوع پر بات کریں گے اور اس طرح بات کریں گے کہ اس موضوع کا مکمل علم رکھنے والے لوگ شرمسار سے ہو جائیں گے۔ دراصل وہ اس اُصول پر چلتے ہیں کہ اپنی بولو اور دوسرے کی نہ سنو۔ مجھ سے تھوڑے گھبراتے ہیں کہ میں اپنی پر آجاتا ہوں تو ان سے بھی بڑا جاہل بن کر بات کرتا ہوں۔ تب وہ بغلیں جھانکتے ہیں۔ انہوں نے کئی بار اس بات کا اعتراف کیا کہ اللہ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں اگر کسی نے مجھے خاموش کیا ہے تو وہ ابوالخیال فرضی ہیں ورنہ بڑے بڑے سورماؤں کے میں نے چھکے چھڑا دیئے ہیں۔ میں انہیں نسلی طور پر شریف انسان سمجھتا تھا۔ جھک کرنا اور بے شرم بن کر لوگوں سے بحث کرنا تو خیر ان کا ذاتی فعل ہے۔ لیکن میرا گمان ان کے بارے میں یہ تھا کہ یہ جیسے بھی سہی ہیں دیانت دار آدمی۔ لیکن ایک دن ایسا ہوا کہ میرے گھر ایک دعوت میں آئے اور جب دعوت کھا کر گئے تو میری بیوی کا برقعہ اُٹھا کر لے گئے۔ کچھ دنوں کے بعد جب میری اہلیہ نے ان کے گھر وہ برقعہ ٹنگا دیکھا تو ان کی بیوی سے پوچھا یہ برقعہ کہاں سے آیا تھا۔ تو اس نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی کے کسی پر پیسے چاہئے تھے جب اس نے نہیں دیئے تو اس کے گھر سے یہ برقعہ اُٹھا کر لے آئے آپ جانتے ہی ہیں کہ میری بیوی میرے بارے میں کچھ بھی سہی لیکن دوسروں کے معاملات میں وہ مطلقاً شریف قسم کی عورت ہے اس نے انہیں رسوا نہیں کیا۔ لیکن گھر آ کر مجھ پر برس پڑی۔ کہنے لگی کیسے کیسے گھٹیا لوگوں سے تمہاری دوستی ہے۔

زبان سنبھالو ——— میں نے جھلا کر کہا تھا میرے دوستوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جب دل میں آتا ہے ان کے خلاف اول فول بکنے لگتی ہو ایسے پیارے پیارے دوست اگر دن میں بھی چراغ لے کر ڈھونڈو گی تو نہیں ملیں گے۔ کیسے کیسے پیارے دوست ہیں میرے۔ صوفی گلبدن، حاجی اللہ گھسیٹے، منشی مروارید، خواجہ بتاشے میاں، قادری خربوزے خاں، مولوی جاپان علی، مرزا شہتوت، صوفی ہدہد، مولوی اژدہا، صوفی معشوق علی، مولانا گل بگاؤلی وغیرہ وغیرہ۔

میں ان سب کو بھی جانتی ہوں لیکن میں اس وقت بات کر رہی بسم زبیری کی۔ جو بالکل اجہل ہیں اور خود کو شاعر وقت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ ایک سال میں ایک سے زیادہ شعر نہیں کہہ پاتے۔

ان بیچاروں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ ان کے معصوم عن الخطا ہونے میں تو کسی پاگل کو بھی کوئی شک نہیں ہے۔

میں آج ان کے گھر گئی تھی۔

چلو گئی ہوں گی لیکن وہاں تم نے کیا دیکھ لیا؟

چھ ماہ پہلے میرا جو برقعہ گم ہو گیا تھا وہ ان کے گھر ٹنگ رہا تھا۔

بیگم۔ برقعے سب ایک جیسے ہوتے ہیں تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ وہ برقعہ تمہارا ہی تھا۔

اس کی ایک سائڈ میں میں نے بہت ہلکا سا بانو کا B بنا رکھا تھا وہ دونوں میاں بیوی شاید اس بی کو کچھ سمجھ نہ سکے۔ یا انہوں نے اس کو کمپنی کا مارکہ سمجھ لیا ہوگا اس لئے اس کو صاف نہیں کیا۔

آئی سی۔ لیکن بیگم ذرا ٹھنڈے دل سے ایک بات سوچئے۔ ''میں نے کہا تھا'' وہ برقعہ جو شاید تمہارے کند ذہن کی نشانی تھا۔ جب تک گم نہیں ہو گیا ہمیں نیا برقعہ خریدنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ وہ گم ہوا تو میں نے تمہارے لئے ایک لاجواب برقعہ خرید کر دیا۔ اسی برقعے کا تو کمال ہے کہ جب تم گھر سے نکلتی ہو تو اللہ کے نیک بندے بھی بادل نخواستہ تمہاری طرف نظر اُٹھانے لگتے ہیں۔

مجھے اس برقعے کا غم نہیں ہے۔ غم تو اس بات کا ہے کہ آپ کے دوست چوریاں کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ جبکہ آپ ان کے لئے کیسی کیسی قربانیاں دیتے ہو۔ اگر وہ برقعہ ہم سے مانگ ہی لیتے تو اس میں کیا حرج تھا۔

بیگم۔ شریف لوگ مانگا نہیں کرتے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ نیچے والا ہاتھ اوپر والے ہاتھ سے بدتر ہوتا ہے اور چوریاں اتفاق ہی سے کھل جاتی ہیں اس لئے وہ بے چارے چوریاں کر لیتے ہیں ان کا کام بھی بن جاتا ہے اور ان کی شرافت کا بھرم باقی رہتا ہے۔ لیکن ان شریفوں کی تو بدنصیبی یہ ہے کہ ان کی چوریاں بھی نہیں چھپ پاتیں۔

میرے ایک دوست اور ہیں۔ ان کا نام ہے خواجہ بتاشے میاں۔

FREE AMLIYAT BOOKS.....pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

وہ ہمارے گھر ایک تقریب میں آئے اور انہوں نے عین بڑھاپے میں ایک بچی کو چھیڑ دیا۔ کئی لوگوں نے انہیں یہ حرکت کرتے دیکھ لیا۔ ایک ہنگامہ برپا ہوگیا۔ میں نے انہیں اپنے کمرے میں بلا کر پوچھا۔ اماں خواجہ جی یہ سب کچھ کیا ہے؟ تم نے ایسا کیوں کیا؟

وہ بولے تھے۔ فرضی صاحب بس شیطان لعین نے بہکا لیا تھا۔ ورنہ تمہیں تو معلوم ہی کہ اب میں نے یہ چیزیں بالکل چھوڑ دی ہیں اور اس کمبخت کو بھی تو دیکھو کیسی قیامت لگ رہی تھی۔ اس کو سبز جوڑا پہننے کی کیا ضرورت تھی۔

خواجہ صاحب۔ اللہ نے خیر کرلی۔ میں نے لوگوں کو سمجھا دیا کہ خواجہ صاحب پر جن چڑھ گیا تھا اس لئے وہ ہوش میں نہیں تھے ان کا کوئی قصور نہیں۔ اب وہ عمر کے اس دور سے گزر رہے ہیں کہ جب وہ اپنی بیوی کو بھی نہیں چھیڑ سکتے تو کسی بچی کو کیونکر چھیڑیں گے۔ سننے والے سب شریف بھی تھے اور عقل وفہیم بھی۔ ایک منٹ کی چوتھائی میں انہوں نے میری بات سمجھ لی اور تمہیں وہ قابل رحم سمجھنے لگے۔ ورنہ تمہاری ایسی حجامت ہوتی کہ چھٹی کا دودھ یاد آجاتا۔

خواجہ بہت بے شرم تھے۔ میری بات سن کر بولے تھے کہ یار تم نے ایسی ترکیب بتادی ہے کہ موقعہ ملا تو ایک بار پھر کسی لڑکی کو چھیڑوں گا۔

تقریب ختم ہونے کے بعد بانو نے رات کو مجھ سے کہا تھا۔ سنا ہے کہ خواجہ بتاشے میاں نے ماموں کلن کی بیٹی کو چھیڑ دیا۔ انہیں اس عمر میں ایسی حرکت کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔

بیگم۔ چھوڑو میں نے انہیں ڈانٹ دیا ہے۔ بہت پچھتا رہے تھے اب کیا کریں۔ ہیں تو انسان ہی کوئی فرشتے تھوڑی ہیں۔ عورت جب بن سنور کر نکلیں گی تو لوگوں کے ایمان تو خراب ہوں گے ہی۔

میرا بس چلے تو ایسے لوگوں کی منڈیاں رگڑ دوں۔ بیگم نے دانت پیس کر کہا تھا۔

اب تو خواجہ بتاشے میاں بہت بوڑھے ہوگئے ہیں لیکن اب بھی کسی خوبصورت عورت کو دیکھ کر ان کی داڑھی کا ہر بال کھل اُٹھتا ہے۔

میرے ایک دوست نور العین ایک دینی مدرسے کے فارغ ہیں عربی رومال ان کا مونوگرام ہے جب بھی گھر سے نکلتے ہیں گلے میں رومال لٹکا لیتے ہیں لیکن ایک دن وہ میرے گھر آئے تو انہوں نے میری غیر موجودگی میں میری بیوی کو چھیڑ دیا۔ کہنے لگے بھابھی۔ جب بھی تم سے باتیں کرتا ہوں روح کو قرار مل جاتا ہے۔ میری درخواست ہے کہ آپ مجھ سے پردہ نہ کیا کریں۔ نہ جانے کیوں میرا دل آپ کی طرف ۲۴ گھنٹے مائل رہنے لگا ہے۔

بانو تو کردار کی بہت مضبوط عورت ہے اس نے کہا۔ نور العین صاحب! میں نے اپنے شوہر کے سوا آج تک کسی بھی مرد کے بارے میں سوچنا حرام ہی سمجھا ہے۔ اگر آپ کی جوانی آپ کو پریشان کررہی ہے اور عشق کئے بغیر آپ کی روح کو سکون نہیں مل رہا ہے تو اس شہر میں ہزاروں عورتیں ایسی موجود ہیں کہ وہاں جاکر اظہار تمنا کریں۔ انشاء اللہ آپ کو بروقت مثبت جواب ملے گا۔ میرے گھر سے آپ کو مایوسی کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ ہاں میں اتنا کرم آپ پر کرسکتی ہوں کہ فرضی صاحب سے اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گی۔

چند سال کے بعد بانو نے مجھے یہ بات بتائی۔ لیکن یہ سن کر مجھے کوئی حیرت نہیں ہوئی کیونکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ پہلے زمانہ میں عشق ایک بیماری ہوا کرتا تھا یہ بیماری تو اب دنیا میں بہت کم ہے اب اس کی جگہ ایک اور بیماری پیدا ہوگئی ہے اور وہ ''اظہار عشق'' یعنی عشق بالکل نہیں ہے البتہ اس کا اظہار ہورہا ہے اس بیماری نے ان لوگوں کی بھی مت ماردی ہے۔ جو مرنے کے بعد بھی شریف سمجھے جاتے تھے اور پیدا ہونے سے پہلے بھی۔

غرضیکہ اس طرح کے دوستوں نے مجھے ہمیشہ آزمائش میں مبتلا رکھا۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ ان کی ان حرکات نازیبا کے باوجود میں نے ان کے دامنوں کو نہیں چھوڑا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ سب کے سب آدم کی اولاد ہیں اور غلطی کرنا ان کی فطرت میں داخل ہے لیکن میری بیوی جو ہے وہ اکثر ان دوستوں کو لے کر مجھ سے الجھنے لگتی ہے۔ میں اس کو سمجھاتا ہوں کہ میرے دوست فرشتے نہیں ہیں یہ انسان ہیں اگر یہ غلطیاں نہیں کریں گے تو مجھے ان کی آدمیت میں شبہ ہونے لگے گا۔ میں ان سب کو برداشت کرتا ہوں تم بھی انہیں برداشت کرو اور ان پر رحم کھاؤ۔ تم اہل زمین پر رحم کروگی تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ لیکن کچھ بھی سہی میری بیوی ہے بہت ہونہار۔ وہ میری خطاؤں سے جس طرح چشم پوشی کرتی ہے اور کچھ اول فول بکنے کے بعد میرے دوستوں کے حق میں جس طرح ٹھنڈی

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

ہو جاتی ہے وہ اس کے رحم دل ہونے کی دلیل ہے اب دیکھ لیجئے سجادے صاحب کے آنے پر گھر میں دال آٹا نہ ہونے کے باوجود وہ مہمان نوازی کے لئے راضی ہوگئی۔ میرا دل خوشی سے جھوم رہا تھا۔ ایک طویل عرصے کے بعد مجھے اپنے دوستوں سے گپ شپ کا موقعہ ملنے والا تھا۔ کچھ نہ پوچھئے کہ کیسے دن گزرتا اور کیسے رات پوری ہوئی۔ صبح ہی سے میں دوستوں کا انتظار کرنے لگا۔ سب سے زیادہ خوشی میں سجادے صاحب کے آنے کی تھی ان سے کچھ دعائیں بھی کرانی تھی اور کچھ دعائیں تو واللہ بہت پرائیویٹ قسم کی بھی ہیں وہ میں آپ کو بھی نہیں بتا سکتا۔ جب اس دنیا میں کسی کا بھروسہ نہیں تو پھر میرے قارئین ہی کا کیا بھروسہ کب اور کہاں کوئی فتنہ کھڑا کردیں اور میں داغ یتیمی ایک بار پھر برداشت کرنے پر مجبور ہو جاؤں۔

صبح کے دس بجے تھے سب سے پہلے عزیزم نور علی تشریف لائے یہ میرے رشتے دار بھی ہیں یہ ہماری خالہ کے شوہر کے ماموں زاد بھائی کے بڑے داماد کے یار غار کی سب سے بڑی ہمشیرہ کی منجھلی صاحب زادی کی بڑی بیٹی کے منگیتر ہیں۔ بہت ہی نستعلیق قسم کے نوجوان ہیں۔ مسکراتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ بس یہ مسکرانے کے لئے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ انہیں زندہ رکھے اور مرنے کے بعد فی الفور غریق رحمت کرے۔ مجھ سے بہت عقیدت رکھتے ہیں اور میری تحریروں کو اس طرح پڑھتے ہیں کہ جیسے یہی تحریریں ان کی بخشش کا ذریعہ بنیں گی۔

میں نے نور علی کو بیٹھک میں بٹھایا اور ان کے حال چال پوچھے اسی دوران صوفی معشوق علی تشریف لے آئے یہ بہت ہی عمدہ قسم کے انسان ہیں اور انہیں دیکھ کر ہر آدمی متاثر ہوتا ہے۔ ان کی داڑھی کچھ اس انداز کی ہے کہ لوگ اسے علامات دین سمجھتے ہیں۔ وہ میرے دوستوں میں اس لئے بھی قابل ذکر ہیں کہ انہوں نے عقل و ہوش کے ساتھ دو شادیاں کر رکھی ہیں۔ اکثر لوگ ان سے یہ بات صرف دریافت کرتے ہیں کہ گھر کا ماحول کیسا ہے؟ اس دور میں لوگ ایک ہی بیوی سے پریشان ہیں۔ پھر دو بیویوں پر کیا گزرتی ہوگی اس کا اندازہ کرنا کچھ مشکل بھی نہیں ہے۔ لیکن ہر دیکھنے والا ان سے خواہی نخواہی یہ پوچھ بیٹھتا ہے کہ کیسے ہو۔؟ اور گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ چنانچہ ان کے بیٹھتے ہی میں نے ان سے بھی سوال کیا۔ معشوق بھائی بھابھیوں کا کیا حال ہے؟

فرضی صاحب! حال بھابھیوں کا نہ پوچھئے۔ مجھ سے میرا حال پوچھئے۔ دو شادیاں کر کے جان مصیبت میں آ گئی ہے۔

کیوں۔؟ کیا ہماری بھابھیاں ابھی تک ایک دوسرے کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں ہو پائی ہیں۔؟

دو عورتیں کب ایک دوسرے کے ساتھ ایڈجسٹ ہوتی ہیں آج کل ایک ہی عورت سسرال میں ایڈجسٹ نہیں ہو پاتی دو کیسے ہو جائینگی، اور اصل بات یہ نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی مرد دو شادیاں کرتا ہے تو اس کے تمام مسائل دگنے ہو جاتے ہیں اور مصارف و مسائل کے علاوہ ہر چیز میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً دیکھئے بیویاں تو دو ہو ہی گئیں۔ اس کے نتیجے میں دو سسر دو ساسیں بارہ سالیاں سات بہنیں پہلی والی کی ہیں اور پانچ دوسری کی۔ آٹھ سالے چار بھائی پہلی والی کے اور چار بھائی دوسری والی کے انکے علاوہ دونوں کے ہزاروں رشتے دار ہیں جو مجھ سے وابستہ ہوگئے ہیں اور ان سب کا کچھ نہ کچھ لحاظ رکھنا میرے لئے ضروری ہے مثل مشہور ہے کہ جورو کا بھائی ایک طرف ساری خدائی ایک طرف۔ اور جب جورو کے ایک نہ شد آٹھ بھائی ہوں تو بتایئے کہ نامراد بہنوئی پر کیا گزرے گی۔؟ آج اندازہ ہوا کہ دوسری شادی میں کس قدر قباحتیں ہیں۔ میں بھی خواب میں بھی دوسری شادی نہیں کروں گا۔ میرا خیال یہ کہتا ہے معشوق بھائی کہ دو بیویاں والا مرد تو بے حساب و کتاب جنت میں جائے گا'' میرے لب ولہجہ میں ایک طرح کا وثوق تھا۔''

وہ کس لئے؟ صوفی معشوق نے پوچھا''

وہ اس لئے کہ دو دو بیویوں کی طناطنی کا عذاب بھگتنے کے بعد پھر کسی عذاب کی گنجائش باقی کہاں رہ جائے گی۔ دوزخ کی آگ تو مسلمانوں کے لئے تہذیب کے لئے ہے نہ کہ تعذیب کے لئے۔ مسلمانوں کو دوزخ کی آگ میں اس لئے ڈالا جائے گا تا کہ ان کا کھوٹ دور ہو جائے اور وہ اصلی سونے کی طرح خالص ہو جائیں جب وہ اسی دنیا میں طرح طرح کے گھریلو سزائیں بھگت کر خالص ہو گئے ہوں تو پھر ان کو جہنم میں ڈالنے سے کیا حاصل؟

تو پھر آپ بھی دوسری شادی کر لیجئے۔ کیونکہ بے حساب جنت میں تو آپ بھی جانا چاہتے ہوں گے۔

بھئی میں دوزخ کی آگ برداشت کرلوں گا لیکن دو دو عورتوں کی

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

مار برداشت کرنا میرے بس کا نہیں ہے معشوق صاحب۔ آپ یقین کریں میں تو ایک ہی بیوی کو نہ جانے کس طرح بھگت رہا ہوں جب کہ وہ اپنی ذات سے شریف بھی ہے اور محبت کرنے والی بھی۔ بس یہ احساس کہ اس کی دادی نے حضرت آدم کو جنت سے نکلوایا تھا مجھے بہت پریشان کرتا ہے اور کبھی کبھی تو میں انتقام لینے کا منصوبہ بنالیتا ہوں۔

ارے بھائی۔ خربوزہ چاقو پر گرے یا چاقو خربوزے پر نقصان تو بیچارے خربوزے ہی کا ہے۔ اگر تم انتقاماً اسے چھوڑ دو گے تو پھر بھی تمہارا ہی نقصان ہوگا۔ اس کا مہر بھی دو اور جوتی لاؤ گے اس کے دام بھی چکاؤ۔ جھگڑے اور فتنہ الگ رہے۔ بس اسی میں بھلائی ہے کہ جیسی کیسی بھی ہے اسی کو نبھاؤ ہاں تبھی طلاق کی دھمکی دینا از روئے سمجھ داری بہت ضروری ہے تمام ہوش مند قسم کے شوہروں نے حق طلاق کا استعمال کم سے کم دھمکی کی حد تک ہمیشہ جاری رکھا ہے۔ ایک بہت ہی ولی قسم کے انسان ایک بار فرما رہے تھے کہ بیویوں کو بالکل مت چھوڑو لیکن ہر ہفتے چھوڑنے کی دھمکی ضرور دو اس سے دو فائدے ہوتے ہیں بیوی ڈری سہمی رہتی ہے اور خود کو اپنے شوہر ہونے کا اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

تو کیا بیوی کو طلاق کی دھمکیاں دینے ہی میں شوہر ہونے کا راز پوشیدہ ہے؟

اور نہیں تو کیا۔ باقی مردوں کی دوسری روایات کا تو ستیاناس ہو گیا ہے۔ پہلے زمانہ میں مرد دفتروں میں جاتے تھے اور عورتیں گھریلو کام کیا کرتی تھیں۔ اب عورتیں دفتروں میں ملازمتیں کر رہی ہیں اور شوہر باورچی خانہ کا نظام چلا رہے ہیں۔ وہ ہی بچوں کے پوتڑے دھو رہے ہیں اور گھر میں پونچے لگا رہے ہیں سب ہی کچھ بدل گیا ہے لے دیکے طلاق کی دھمکیاں باقی رہ گئی ہیں اگر ہم یہ بھی نہیں کریں گے تو کیسے سمجھا جائے گا کہ ہم باضابطہ قسم کے شوہر ہیں؟

ویری گڈ۔ تمہاری بات معشوق صاحب ۱۶ آنے صحیح ہے۔ میں طلاق کی دھمکیاں آج سے اپنے روزمرّہ کے معمولات میں شامل کر لیتا ہوں تاکہ مجھے اپنے شوہر ہونے کا احساس رہے اور کم سے کم اس طرح میں "الرجال قوامون علی النساء" کا مظاہرہ کر سکوں باقی تمام حقوق تو حالات کے نذر ہو ہی گئے ہیں۔

ابھی یہی باتیں چل رہیں تھیں کہ مرزا امرود بیگ تشریف لے آئے یہ سوفی صد پٹھان قسم کے انسان ہیں اور یہ لڑائی جھگڑا کرنے میں بہت ماہر ہیں۔ ذرا ذرا سی باتوں پر لوگوں سے اُلجھ پڑتے ہیں اور طمانچے رسید کرنے میں بہت ہی فیاض ہیں۔ لڑائی کا کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ لیکن ان کی یہ خوبی قابل ذکر ہے کہ مجھ سے کبھی نہیں لڑتے وہ بیٹھک میں داخل ہوتے ہوئے بولے۔ السلام علیکم ابوالخیال فرضی صاحب، کیسے ہو؟

آپ نے یاد کیا ہم تشریف لے آئے۔

مرزا جی آپ کا بہت مشکور ہوں۔" میں نے کہا۔" ابھی آپ کو یاد ہی کر رہا تھا اور سنایئے کیسی گزر رہی ہے۔ کسی سے جھگڑا وگڑا تو نہیں ہوا؟

کوئی خاص جھگڑے بازی نہیں ہوئی۔ یوں معمولی جھڑپیں تو روز کا معمول ہیں۔ اور ان کے بغیر اپنے زندہ رہنے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

پٹھان برادری میں لڑنے مرنے کا کچھ شوق بھی زیادہ ہی ہے۔

شوق کیا۔ لڑائی تو زندگی کی ضرورت بن کر رہ گئی ہے۔ اور صرف پٹھان ہی نہیں ہر برادری لڑائی کو زندگی کی ضرورت سمجھتی ہے لیکن دوسری برادریاں صرف زبان سے لڑتی ہیں ہاتھ پیر چلانا ان کے بس کی بات ہی نہیں۔ ہم پٹھانوں کا کمال یہ ہے کہ صرف ہاتھ پیر چلاتے ہیں زبان نہیں۔

آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ میں نے کئی پٹھانوں کو بالکل چپ چاپ گھونسے رسید کرتے ہوئے دیکھا ہے جب کہ زبان ہلاتے ہوئے بغیر ہاتھ پیر ہلانا ممکن ہی نہیں ہے۔ لیکن میں نے کئی بار ایسی لڑائیاں دیکھی ہیں کہ جوتے، چپل، طمانچے، گھونسے سب ہی کچھ برس رہا ہے اور زبان بالکل بند۔ جیسے منہ میں ہو ہی نا۔ اتنے خضوع اور خشوع کے ساتھ لڑتے ہیں کہ جیسے کسی مذہبی فریضے کی ادائیگی کر رہے ہوں۔

اور تم نے قریشیوں کو لڑتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہاں صرف زبان ہی چلتی ہے۔ نئی نئی گالیاں سنیں گے، طرح طرح کی تہتوں کی جگالی ہوگی لیکن ہاتھ پیر بالکل حرکت نہیں کریں گے جیسے کسی نے باندھ رکھے ہوں۔ لیکن اس طرح کی لڑائیوں میں ایک فائدہ ہے کسی کا کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے۔ دونوں کے اعضاء بالکل محفوظ ہوتے ہیں۔ انہیں کسی طرح کی خراش تک نہیں آتی۔ اور ہم پٹھانوں کی لڑائی، اُف میرے خدا۔ کسی کا سر باقی نہیں رہتا اور کسی کا پیر۔ اور پھر ہماری لڑائیاں نسلوں تک

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

چلتی ہیں۔صرف ایک دو پیڑھیوں تک نہیں۔

سچ کہہ رہے ہو۔ میں نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے کسی لڑائی میں دو چار قتل تو معمولی بات ہے۔

بھئی ہم پٹھان لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ لڑو تو دل کھول کر لڑو۔ یہ گھٹی گھٹی لڑائیوں میں بہت اعضاء بھی محفوظ اور آبرو بھی سلامت ہمارے بس کا روگ نہیں۔

ابھی مرزاجی کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ ایک شور مچا اور سجادے صاحب اپنے مریدوں کی فوج سمیت بیٹھک میں داخل ہوئے۔انہوں نے زری کی شیروانی پہن رکھی تھی زری ہی کی ٹوپی تھی اور زری ہی کے جوتے۔

انہوں نے بڑے ہی عالمانہ انداز میں علیک سلیک کی اور مسہری پر بیٹھ گئے۔ بیٹھتے ہی فرمایا۔اندر زنان خانے میں ہمارا سلام کہہ دیں۔ ہماری طرف سے مزاج پرسی کریں اور یہ بھی فرمادیں کہ ہم کھانا بہت سادہ کھاتے ہیں۔ بہت زیادہ تکلفات کی ضرورت نہیں۔

میں اندر گیا۔ پھر دس منٹ کے بعد واپس آکر میں نے کہا۔میری اہلیہ بھی آپ سب کو سلام کہہ رہی ہیں اور سید نستعین صاحب بطور خاص آپ سے دعا کی درخواست کر رہی ہیں۔

اللہ انہیں جیتا رکھے اور تمہیں اس بات کی توفیق دے کہ تم ان کے حقوق ذمہ داری کے ساتھ ادا کرو۔آج کل مردوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی بیویوں سے زیادہ دوسروں کی بیویوں میں دلچسپی لے رہے ہیں۔اسی لئے ہمیں اس طرح کی دعائیں کرنی پڑتی ہیں۔

لیکن بندہ پرور" میں بولا" مثل مشہور ہے کہ اپنی اولاد اور دوسرے کی بیوی اچھی لگتی ہے۔

جانتے ہیں جانتے ہیں۔لیکن پھر بھی ہمارا فرض ہے کہ لوگوں کے سامنے اصلاح کی بات کریں۔حالانکہ ہم خود بھی اسی مرض میں مبتلا ہیں کہ اپنی بیوی سے زیادہ دوسروں کی بیگمات چودھویں کا چاند نظر آتی ہیں۔ نہ جانے اس میں کیا راز ہے۔

سجادے صاحب۔"صوفی شہتوت بولے" آپ نے دور شباب میں شاعری بھی تو کی ہے۔اس زمانہ کا کوئی شعر ہدیہ ناظرین کرسکتے ہیں ہمارا مطلب ہے کیا آپ سنا سکتے ہیں۔؟

شعر تو سنا دیں گے۔ لیکن ہمارے شعروں کو سمجھنے کے لئے ان لوگوں کو بلوانا پڑے گا جو ایک ایک کر کے قبرستان پہنچ گئے۔ دراصل ہمارے اشعار بہت گہرے ہوتے تھے۔معمولی عقل والوں کے یہ پلے نہیں پڑتے تھے۔ہم نے شاعری اسی لئے تو چھوڑی تھی ہمارا کوئی شعر اخبار میں چھپ جاتا تھا تو گھر کی کنڈیاں بجنے لگتی تھیں لوگ آکر پوچھا کرتے تھے کہ ذرا اپنے شعر کا مطلب تو سمجھایئے۔بعض اوقات تو یہ بھی ہوتا تھا کہ ہم اپنے شعر کا مطلب خود کسی شاعر سے پوچھنے چلے جاتے تھے۔

ماشاءاللہ۔چشم بددور۔شاعری آپ کی بہت کمال کی تھی۔"میں نے تعریف کی۔"

فرضی صاحب ہمارے بعض اشعار کو آثار قدیمہ میں شمار کیا گیا ہے۔اور ہماری ایک غزل ایک دلہن کے غرارے پر لکھوائی گئی تھی۔ یہ غزل حسن وعشق پر مشتمل تھی اور اس میں دولہے میاں کو محبت کی ترغیب غالب ومیر کی زبان میں دی گئی تھی۔ چنانچہ اس غزل کو پڑھ کر دولہے میاں نے قرآن اٹھا کر زندگی بھر ساتھ نبھانے کا عہد کیا تھا۔غزل کیا تھی اچھا خاصا ایک وعظ تھی جو پڑھتا تھا وہ اپنی بیوی سے خواہ مخواہ بھی محبت کرنے لگتا تھا۔

طبیعت بہت پھڑک اٹھی ہے" میں نے بیتابی سے کہا" حضور والا کچھ شعر عطا کیجئے۔

لیجئے ایک باسی غزل سنئے۔انہوں نے اپنی بین الاقوامی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے۔

ارشاد ارشاد۔حاضرین چیخ اٹھے۔

سید نستعین صاحب نے اپنا گلا صاف کرتے ہوئے غزل پڑھنی شروع کی۔

میری بیگم تجھے ہوا کیا ہے
پیلی رنگت ہے عارضہ کیا ہے
تیرے قدموں پہ سر جھکاتا ہوں
میں نہیں جانتا خدا کیا ہے
تیری آواز کا دِوانہ ہوں
میری نظروں میں وہ لتا کیا ہے
میں ہوں شوہر خوشی سے پٹ لوں گا

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks/

کیوں میں پوچھوں میری خطا کیا ہے
آج پہلی ہے لاؤں گا تنخواہ
پوچھ لے تو بھی مدعا کیا ہے
جیب تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں سوچتا بچا کیا ہے
ہم کو ان سے رقم کی ہے امید
جو نہیں جانتے عطا کیا ہے

دوران کلام واہ واہ کی صدائیں بلند ہوتی رہیں اور سجادے صاحب خود بھی جھوم جھوم کر اپنی غزل سناتے رہے۔ منشی نور بخت افروزی جن کا سلسلۂ نسب سات پشتوں کے بعد کسی ولی سے مل جاتا ہے انہوں نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے فرمایا۔ حضور والا آپ کا کلام تو روحانی کلام ہے اس کو سن کر تو فرشتے بھی جھوم جاتے ہوں گے۔

ذرہ نوازی ہے نور بخت صاحب ''سید نستعین خوش ہوکر بولے'' ہمارے کلام کی ایک خوبی اور بھی ہے بزرگوں، ولیوں، صوفیوں اور مادرزاد فقیروں کے طفیل میں ہماری غزل کو عالم برزخ سے ''نجات دہندہ'' کا سارٹیفکٹ ملا ہوا ہے۔ یہ سارٹیفکٹ ہمیں حضور پُرنور صاحب علومِ مستور جان عالم عالی جناب خواجہ گیسودراز کے صاحب زادے حضرت مولانا الحاج الحافظ القاری خواجہ سید مشیت اللہ کے دست مبارک سے موصول ہوا تھا اس میں صاف طور سے یہ تحریر ہے کہ جو ہماری غزل کے دو شعر بھی لکھ کر اپنے گلے میں لٹکا لے گا اس کی بخشش اسی وقت ہوجائے گی اس کے بعد وہ کچھ کرتا پھرے فرشتے اس کی غلطیاں لکھنے کی غلطی نہیں کریں گے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہوئیں۔ میں بھی قدرتی طور پر جھوم رہا تھا۔ اس طرح کی باتوں کی وجہ سے فضا کافی نورانی ہوچکی تھی اور صاف طور پر یہ محسوس ہو رہا تھا کہ ہم سب مذہبی لوگ ہیں اور سب خاصان خدا میں شامل ہیں کچھ دیر کے بعد ہم سب کھانا تناول فرما رہے تھے۔ اللہ کا فضل وکرم یہ ہے کہ میرے سب دوست خوش خوراک ہیں اس طرح کھاتے ہیں جیسے یہ لوگ صرف کھانے کے لئے ہی پیدا ہوئے ہوں منشی وددوز عفرانی دیکھنے میں بہت ہی کمزور اور نحیف سے ایسا لگتا ہے کہ ایک جھونکے میں تنکے کی طرح اُڑ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچ جائیں گے لیکن کھانا کھانے میں ان کا کوئی جواب نہی۔ خوب کھاتے ہیں اور بہت تیز رفتاری کے ساتھ کھاتے ہیں۔ دس بارہ روٹی کھانے کے بعد تو وہ یہ فرماتے ہیں کہ ماشاء اللہ سالن اچھا بنا ہے ان کے علاوہ بھی باقی یار دوست بھی دل سے کھانا تناول کرتے ہیں۔ کھانا پکانے والی کو بھی خوشی ہوتی ہے کہ اس کی محنت ٹھکانے لگی، بیوی کو ان کی خوراکوں کا اندازہ ہوگیا ہے اس کو جب معلوم ہوتا ہے کہ دس دوست آرہے ہیں تو وہ ۲۵ آدمیوں کا کھانا بناتی ہے اس طرح ہم میاں بیوی رسوائی سے بچ جاتے ہیں۔

کھانے کے دوران کسی دوست نے یہ شوشہ چھوڑ دیا کہ یہ جو کچھ علماء اور فضلاء بابری مسجد کا سودا کرنے جارہے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سجادے صاحب بولے۔ بھئی ہماری رائے تو یہ ہے کہ اس طرح کی سودے بازی سے علماء اور صلحاء کو زر کثیر بھی مل جائے گا اور دو چار مولویوں کو کوئی عہدہ بھی ہاتھ لگ جائے گا۔ اس لئے اگر سودا ہوجائے تو بُرا کیا ہے۔

تو کیا بابری مسجد فروخت ہوجائے گی۔ ''میں نے پوچھا''

سید نستعین بولے۔ ارے بھئی اگر فروخت ہو بھی جائے گی تو کیا ہے اور مسجدیں بنالیں گے لیکن ہمارے نیک فطرت علماء اس کام پر لگے ہیں تو ہمیں ان کی ہاں میں ہاں ملانی چاہئے۔ کیونکہ علماء کی مخالفت کرنا غلط ہے۔ اور اگر علماء خلافِ شریعت کوئی کام کر رہے ہوں تو؟ ''کسی نے پوچھ لیا''

شریعت علماء کی باندی ہے۔ علماء ہی شریعت بناتے ہیں۔ اس لئے اصل چیز علماء ہیں۔ شریعت کا مقام دوسرے نمبر پر ہے اگر علماء نے کوئی فیصلہ کرہی دیا تو عوام کو وہ فیصلہ مان لینا چاہئے۔

مجھے اس پر اعتراض ہے۔ ''میں بولا'' میں یہ کہتا ہوں کہ علماء ہوں یا صلحاء عوام ہوں یا خواص۔ سب سے سب شریعت کے پابند ہیں۔ جب یہ بات مسلم ہے کہ مسجد فرش تا عرش ہمیشہ ہی رہے گی۔ پھر اس کو کسی مذاکرہ کی آڑ میں فروخت کردینا اسلامی نقطۂ نظر سے گناہ کبیرہ ہے بلکہ حرام ہے۔ آر ایس ایس سے جو لوگ گفتگو کر رہے ہیں وہ سب کے سب دولت پرست لوگ ہیں اور اقتدار کے بھوکے ہیں وہ اس قطعۂ مسجد کو فروخت کرکے اپنی آنے والی نسلوں کا مستقبل بنانے کی فکر میں ہے ایسے

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

لوگوں کو علماء سمجھنا بھی علم کی توہین ہے۔

برخوردار "تم کافی سمجھ دار ہوگئے ہو تم یہ بھول گئے ہو کہ علماء کا مقام بہت بلند ہے کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ اللہ سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں اور کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ موت العالم موت العالم کہ ایک عالم کی موت ایک عالم موت ہوتی ہے۔

جی ہاں۔ سنا ہے اور پڑھا بھی ہے۔ "میں زوردار الفاظ میں بولا" لیکن عالی جناب اس کا مطلب یہ بھی تو ہے کہ ایک عالم جب بگڑتا ہے تو ایک عالم بگڑ جاتا ہے۔ جب ایک مولوی حرام کاری کرتا ہے تو ایک دنیا حرام کاری میں بتلا ہو جاتی ہے۔ اگر علماء مسجدوں کے سودے کرنے لگے ہیں تو پھر عوام بھی اپنے علاقوں کی مسجدوں کی زمینوں اور ان کی املاک کو فروخت کرنا شروع کردیں گے کیونکہ علماء اپنے عمل سے ایک نظیر بنادیں گے جو ہر مفاد پرست کو کمک پہنچائے گی۔

لیکن فرضی صاحب ایک بات یاد رکھیں۔ یہ سودے بازی کی محفلیں بھی ہم اہل سنت والجماعت سے زیادہ آپ دیوبندی لوگوں کی طرف سے ہو رہی ہے۔ جمیعۃ العلماء کے فنکار زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں "اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔؟"

سودے بازی کوئی کرے وہ بریلوی ہو یا دیوبندی۔ وہ غلط ہی ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت جمیعۃ العلماء کے اس فعل سے خوش نہیں ہے۔ اور اس کی تائید زیادہ تر وہی لوگ کر رہے ہیں جو بے چارے جمیعۃ العلماء کے دفتر میں نوکر ہیں انہیں اپنی نوکری بھی تو بچانی ہے اگر وہ اس طرح کی حرکتوں کی تائید نہیں کریں گے تو ان کی دال روٹی خطرے میں پڑ جائیگی۔ اور ان کی بیویاں ان سے طلاقیں وصول کرلیں گی۔

فرضی صاحب! دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سودے بازی کو ناکام بنادے ورنہ یہ تو ہمیں بھی نظر آتا ہے کہ اگر سودے بازی کامیاب ہوگئی تو پھر بنارس اور متھرا کے لئے بھی مذاکرے شروع ہو جائیں گے اور پھر کوئی بھی مسجد ایسی نہیں رہے گی جس پر مذاکرہ نہ کیا جاسکے۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بھی اسی طرح کی باتیں چلتی رہیں۔ تقریباً شام کو پانچ بجے اچھے دوستوں کی یہ انجمن برخواست ہوگئی۔ اور سب نے ایک دوسرے سے دوبارہ ملنے کے وعدے کر کے ایک دوسرے کو رخصت کیا۔ منشی وددو جاتے جاتے میرا ہاتھ پکڑ کر بولے بھئی تمہاری بیگم نے کھانا بہت مزیدار بنا رکھا تھا۔ بھئی خدا کیلئے کھانے کا ایک موقعہ اور دینا اور جلد دینا زندگی کا کیا بھروسہ۔ سجادے صاحب بھی بہت خوش تھے انہوں نے بھی میری بیوی کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا کہ بھئی تمہاری بیگم صاحبہ کھانا پکانے کے معاملے میں بے مثال ہیں۔ ہماری تو روح تک متاثر ہو رہی ہے۔ قیمہ کی ڈش تو اتنی لذیذ تھی کہ دل چاہ رہا تھا کہ سو پچاس روٹیاں اور کھاجاؤں لیکن یہ کمبخت پیٹ دس پندرہ روٹیوں سے زیادہ برداشت نہیں کرپاتا۔ جب سب دوست رخصت ہوئے تو میں بیوی سے کہنے لگا۔ کتنے اچھے دوست ہیں سب تمہاری تعریفیں کررہے تھے اور منشی نورالہدیٰ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ تمہیں اُٹھا کرلے جائیں۔ کہہ رہے تھے کہ بیوی ہو تو ایسی ہو۔ اب بیگم تمہارا میرے ان معصوم دوستوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اس نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا جیسے کہہ رہی ہو۔ تم چغد تمہارے دوست چغد۔

(یار زندہ صحبت باقی)

*****

ضروری اعلان

تمام قارئین اور ایجنٹ حضرات یہ بات نوٹ کرلیں کہ ماہِ رمضان المبارک کی وجہ سے اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا بلکہ جولائی اگست کا مشترکہ شمارہ عید کے بعد قریباً ۲۸ر جولائی کو منظر عام پر آئے گا۔

یہ اطلاع اس لئے دی جارہی ہے تاکہ قارئین اور ایجنٹ حضرات کو انتظار کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔

اعلان کنندہ

ابوسفیان عثمانی

منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

FREE AMLIYAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۴۰

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1124	محمد وقار سیفی	محلہ پرہلاد نگر، میرٹھ (یوپی)	T/1173/15
1125	شیخ محمد سفیان	4ویٹ روڈ، لال باوا، ٹمبا ناکا، دریاپور، احمد آباد (گجرات)	T/1174/15
1126	عرفان	کرتپور، بجنور (یوپی)	T/1175/15
1127	صالحہ	4 بنگلوز، بھارت نگرسی۔ایچ۔ایس۔اندھیری ویسٹ، ممبئی (ایم ایس)	T/1176/15
1128	عرشی	اسمتار یجنسی 2، بی ونگ اسٹیشن روڈ، میرا روڈ، تھانہ، (ایم ایس)	T/1177/15
1129	محمد زکریا شیخ	شاہدہ مارگ، ڈونگری، ممبئی (91)، (ایم ایس)	T/1178/15
1130	محمد ہاشم	گاؤں سوپا، پوسٹ ماہنی، ضلع سنت کبیر نگر، (یوپی)	T/1179/15
1131	سعید احمد	گاؤں کوکی رانگھڑ، ناگ راج پور، سہارنپور (یوپی)	T/1180/15
1132	حافظ عبدالرحیم	مسجد الوحادہ، پتور، (تملناڈو)	T/1181/15
1133	محمد نعیم	بھارت کٹپیس سینٹر، کارنجہ روڈ، بیڈ (ایم ایس)	T/1182/15
1134	عبدالشکور	نایک اسٹریٹ، ویل پاڑ، چتور (اے پی)	T/1183/15
1135	محمد اسد اللہ	ملارہ اسٹریٹ، دشانور سرگپا، بیلاری (کرناٹک)	T/1184/15
1136	محمد ناصر احمد رشادی	نرسمہاریڈی نگر، این، آر پیٹیا، کرنول (اے پی)	T/1185/15
1137	میر ساجد علی	نزدار دوگھر، شانتی نگر شادی خانہ، عادل آباد (اے پی)	T/1186/15
1138	حافظ عبدالعلیم	باینہ تھوٹا، محبوب نگر، (تلنگانہ)	T/1187/15
1139	حافظ محمد اکرم	اننتاپور، گڑوال، محبوب نگر (تلنگانہ)	T/1188/15
1140	محمد عرفان قریشی	گاؤں ولور، منور منڈل، ضلع میدک (تلنگانہ)	T/1190/15
1141	سید خواجہ پاشا	گاؤں ہمیلہ پور، بیدر (کرناٹک)	T/1191/15
1142	عبدالجمشید خاں عرف صدام	سامنے پاشا بھائی (نگر سیوک) قدیر آبا پلاٹ، پربھنی (ایم ایس)	T/1192/15
1143	ابوالحسین ندوی	سامنے مولانا عبدالکلام اسکول، بسیرا کالونی، عنایت نگر، پربھنی، (ایم ایس)	T/1193/15
1144	شیخ ندیم الدین	مسجد گلاب کے پیچھے، عنایت نگر، بسیرا کالونی، پربھنی (ایم ایس)	T/1194/15
1145	محمد نوید ندوی	مسجد گلاب کے پیچھے، عنایت نگر، بسیرا کالونی، پربھنی (ایم ایس)	T/1195/15
1146	محمد خواجہ معین الدین	اے کالونی، رامہ گڈم، ضلع کریم نگر، (تلنگانہ)	T/1196/15

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1147	محمد عبدالحکیم	پرانی مسجد، کوٹلہ انجیا اسٹریٹ، کوتھا کوٹا، محبوب نگر، (تلنگانہ)	T/1197/15
1148	محمد عشرت علی	جودھپور کلینک، نرمان کالونی، روبلٹی روڈ، منڈور، جودھپور، (راجستھان)	T/1198/15
1149	شیخ آصف	ہنگانی ہویلی، ہیراپور، ضلع بید (ایم ایس)	T/1199/15
1150	محمد مزمل	گلی نمبر 17، عارف نگر، بھوپال (ایم پی)	T/1200/15
1151	عقیل احمد	سیکٹر 3، وکاس نگر، لکھنؤ (یوپی)	T/1201/15
1152	محمد علی عباس	وڑے گڑم، نزد براہمن مندر، مچھلی پٹنم، ضلع کرشنا (اے پی)	T/1202/15
1153	حافظ عبدالرزاق	تاج الدین بابا روڈ، بدّھا نگر، لاتور، (ایم ایس)	T/1203/15
1154	محمد الٰہی عرف مہر الٰہی	سروے نمبر (1093/7) فورتھ کراس، رائٹ سائڈ امن نگر، بیلگام (کرناٹک)	T/1204/15
1155	محمد خواجہ انوار الدین	ایکتا کالونی، شوارام پلی، سامنے این پی اے، حیدرآباد (تلنگانہ)	T/1205/15
1156	محمد امین	بیجاپور روڈ، بھارت پراوڈا اسکول، عثمانیہ کالونی، افضل پور، گلبرگہ، (کرناٹک)	T/1206/15
1157	محمد اسماعیل	پکدیا روڈ، گاؤں نندی کوٹ کور، کرنول (اے پی)	T/1207/15
1158	بلال احمد شیخ	جنڈوال، ضلع پلوامہ (کشمیر)	T/1208/15
1159	عالم گیر	بیرادیو مندر جاول، ڈونولی کولہاپور، (ایم ایس)	T/1209/15
1160	شعیب احمد	ندف گلی، ڈونولی، شرول، ضلع کولہاپور (ایم ایس)	T/1210/15
1161	محمد شاہنواز عالم	گاؤں بدھا نگر، جامع مسجد محلہ، سیتامڑھی (بہار)	T/1211/15
1162	سلیقہ	سدھا نگر، ابراما روڈ، ولساڑ (گجرات)	T/1212/15
1163	محسن خان	دیونار، میونسپل کالونی، ممبئی 43 (ایم ایس)	T/1213/15

☆☆☆

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور
-/1000 روپئے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

محسن ملّت حضرت مولانا حسن الہاشمی مدظلہ العالی کے اجازت یافتہ شاگرد

روحانی علاج کے ضرورت مند لوگ ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔

نمبر شمار	شہر	اسم گرامی	موبائل نمبر
1	مدراس	مولانا فیصل الغنی امام خطیب مسجد مانا مونا	09840026184
2	میسور	مولانا عمیر مدنی، سرپرست مدرسۃ النسواں	09845485263
3	حیدرآباد	مولانا قاضی محمد سیف الدین بایزید یوسف یونانی فاریسی	040-23564217
4	جے پور	الحاج سید مختار الرحمٰن راہی نعل بندان	09414043103
5	جودھپور	غفران الٰہی، میرتی گیٹ	09351360478
6	جودھپور	رجب علی، نزد مسجد لکھاران	09314680068
7	ممبئی	باباضیاء الدین	09323061058
8	ممبئی	ڈاکٹر انور حسین خطیب	022-25740462
9	لدھیانہ	حاجی محمد یونس	09463031310
10	دہرہ دون	عرفان الرب، نزد روڈویز اسٹینڈ	09897225740
11	میرج سانگلی	مولانا رفیع الدین	09503397446
12	بنگلور	فیض احمد	09845531472
13	بنگلور	سید کلیم اللہ	09441782671
14	بنگلور	حفظ الرحمٰن (بھارتی نگر)	09342949078
15	محبوب نگر	ایم عبدالوحید	09703022457
16	بھوپال	مفتی عبدالرحیم قاسمی، نور محل روڈ	09425688620
17	گلبرگہ	محمد رفیق احمد	09449325570
18	مظفرنگر	قاری محمد اسلم	09997914261
19	ویل وشارم	مولانا زبیر احمد	09443489712
20	خورجہ بلندشہر	ڈاکٹر محمد سمیع فاروقی	09319982090
21	دہلی	ڈاکٹر سراج الدین (اوکھلا)	09690876797
22	منصور پور، مظفرنگر	محمد ہارون میاں (نزد دربار)	09719041941
23	النادور (کرناٹک	حکیم مولانا محمد طیب توگی	09916652346

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

24	وانم باڑی	عامل نوشاد احمد	09597772317
25	چنئی	حاجی سید وہاج الدین	09840048030
26	ممبئی	سلیم قریشی	09773406417
27	پربھنی	مولانا سعید احمد قاسمی	09766057202
28	پلوامہ (کشمیر)	غلام محمد پنڈت	0962276300
29	شاجاپور	محمد اویس ابن شرف الدین	08889397917
30	کشتگی (کرناٹک	مولانا فضل کریم قاضی	09916270797
31	کوپل (کرناٹک)	مولانا محمد ابوبکر	07259090958
32	پلوامہ (کشمیر)	فاروق احمد	09622705779
33	امبیڈکرنگر (یوپی)	محمد عارف	09598005942

ضروری اعلان

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے وہ شاگرد جو اپنے علاقے میں بہ سلسلۂ روحانی علاج خدمتِ خلق میں مصروف ہوں اور یہ چاہتے ہوں کہ ان کا نام ماہنامہ طلسماتی دنیا میں اجازت یافتہ شاگردوں کی فہرست میں چھپ جائے، ان کو چاہئے کہ وہ ایک درخواست حضرت مولانا کے نام ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند کے پتے پر روانہ کریں اور اپنی درخواست کے ساتھ اپنے علاقے کے دو معزز حضرات کی تصدیق اور سفارش جو اُن دونوں حضرات کے لیٹر پیڈ پر تحریر ہو اور اس پر ان کا فون نمبر یا موبائل نمبر درج ہو بھجوائیں۔

یہ بات واضح رہے کہ اس سلسلے میں اُن ہی شاگردوں کو اہمیت دی جائے گی جن کو شاگرد بنے ہوئے تین سال ہوگئے ہوں۔

اس سلسلے میں درخواست دینے والے شاگردوں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ٹی نمبر کی وضاحت ضرور کریں۔

تمام شائقین سے اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی درخواست رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کریں اور درخواست روانہ کرنے کے بعد اس موبائل پر ایس ایم ایس کریں09458936786

اجازت یافتہ تمام شاگردوں کو ہاشمی روحانی مرکز کی جانب سے ایک کارڈ روانہ کیا جائے گا جو شاگردی کے لئے ایک طرح کی سند ہوگی۔

نوٹ : کچھ قدیم شاگردوں کے فون نمبر ابھی تک ہمیں موصول نہیں ہوسکے ہیں اور اس وجہ سے شاگردوں کی ڈائریکٹری مکمل کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے۔ تمام شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنا فون نمبر ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر روانہ کردیں تاکہ ڈائریکٹری کی تکمیل ہوسکے۔

ناظم

ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 (یوپی)

فون : 01336-224455

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا

بندش نمبر

- رشتوں کی بندش
- کاروبار کی بندیش
- تعلقات کی بندش
- روزگار کی بندش
- صحت وتندرستی کی بندش
- اولاد کی بندش
- شہوت اور مردانگی کی بندش
- نرینہ اولاد کی بندش
- ترقی اور کامیابی کی بندش

علاوہ ازیں ہر طرح کی بندشوں سے نجات حاصل کرنے کے روحانی فارمولے، برے کاموں سے روکنے کے لئے بندش کس طرح کی جاتی ہے، زنا کاری سے روکھنے کی بندش، جوا، سٹا، شراب نوشی، دیگر برے افعال سے محفوظ رہنے کی بندش، فرقہ پرستی کے حملوں سے محفوظ رہنے کی بندش، ظالموں کے ظلم سے محفوظ رہنے کی بندش، بندشیں کیسے کھولی جاتی ہیں؟ بندشیں کیسے لگائی جاتی ہیں؟ بندشوں سے کس طرح محفوظ رہا جاسکتا ہے؟ کاٹ اور سفلی عاملوں کام کرنے والوں عاملین کے برے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

اس طرح کے موضوعات پر قیمتی روحانی فارمولے اور حیرتناک طریقے ''**بندش نمبر**'' میں پیش کیے گئے ہیں۔ ''بندش نمبر'' میں اکابرین کا وہ علمی اثاثہ بھی پیش کیا گیا ہے جس کو صدیوں سے پوشیدہ رکھا گیا تھا محض اس لئے کہ یہ روحانی اثاثہ غلط اور نا قابل اعتبار لوگوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ لیکن بڑوں کی اس حکمتِ عملی کی وجہ سے اہل لوگ بھی محروم رہے۔ ادارہ ''طلسماتی دنیا'' نے ان مخفی اور پوشیدہ فارمولوں سے پردے ہٹا دیئے ہیں، بندش نمبر اور تمام عوام خواص اور عاملین کی مخصوص رہنمائی کرے گا۔

یقین کیجئے کہ طلسماتی دنیا کا ''**بندش نمبر**'' ۲۰۱۶ء کی ایک قیمتی یادگار ہے۔ اس کی افادیت آپ تا عمر محسوس کریں گے۔

''بندش نمبر'' کا ہدیہ -/60 روپے ہے۔

اپنے مقامی ایجنٹ سے رابطہ قائم کریں

اس بندش نمبر میں کچھ عمل بطور خاص، عوام اور عاملین کے لئے اس لئے دیئے گئے ہیں
تا کہ ان سے استفادہ کرکے روحانی عملیات کو باقاعدہ فروغ دیا جائے۔
ان سے استفادہ کرنے والے ہمیں دعاءِ خیر میں یاد رکھیں۔

المعلن : منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

فون: 09756726786

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

تیس طلسمات منسوب ابن العربی سیناؒ

پیر صوفی غلام سرور شباب قادری، ضلع اوکاڑا، پنجاب، پاکستان

ابن عربی اور ابن سینا نے اپنے رسائل میں ان تیس طلسمات کا تذکرہ فرمایا ہے۔ یہاں ہم ان طلسمات پر تفصیلاً تحریر کرتے ہیں تاکہ قارئین ان سے عظیم فوائد حاصل کرسکیں۔

۱-اس طلسم کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر زعفران سے لکھیں، جاوی اور لوبان کا بخور روشن کریں، نیز گیارہ مرتبہ دعوت پڑھیں، پھر اس ہتھیلی سے جس کو بھی آپ چھوئیں گے وہی آپ کی اتباع کرے گا۔ یقیناً فرطِ محبت سے دیوانہ ہوجائے گا۔ طلسم یہ ہے۔

۱۱۱۱ ۹ طط ۳۳ ۷ ۹ ۱۱۱۱
۹۱۱۱۱۱۱۹۱۸۸۴۷۹
۹۱ ۱۱۱ ۱۱۱۹ ۱۱۱۹ ۱۱۱ ۱۱۱۹۱۱۹

۲-زعفران اور گلاب سے کاسہ پر لکھیں، پھر اس میں پانی ڈال دیں، پھر اس پانی پر گیارہ مرتبہ عزیمت پڑھیں۔ پھر اس پانی سے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئیں، پھر آپ جس سے بھی مخاطب ہوں گے یا جس سے سلام لیں گے وہی آپ کا مطیع ہوجائے گا حتیٰ کہ فرطِ محبت سے پاگل ہوجائے گا اور ایک ساعت کی بھی جدائی برداشت نہ کرے گا یا اسی طرح لکھ کر پلائیں تو بھی مطلوب مجنون بن جائے گا، طلسم یہ ہے۔

م ٥ مه مه // مه مه ۱۱۱۱

۳-اس طلسم کا تعلق عجائباتِ روحانیات سے ہے، اسے کاسہ پر تحریر کریں، پھر اسے پانی سے دھودیں اور قسم کو گیارہ مرتبہ پڑھیں اور اس پانی سے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئیں جس کے پاس بھی جائیں گے اور جس مقصد کے لئے بھی جائیں گے وہ فوراً پورا کرے گا، طلسم یہ ہے۔

۱۱۳-۱۱۳-۱۱۳-۱۱٤-۱۳-۱۱۱۱۱۳-٦۱۱۱-۱۱۱-
۱٦-۱٦۱۱-۱٦۱۱-۱۱۱۳-۱۱۳٥-۱۱۳٥-۱۱۳-۱۱۳+

۴-اس طلسم کا تعلق بھی عجائبات سے ہے، اسے شمع اسکندرانی پر تحریر کرکے روشن کریں اور عمل کا بخور جلائیں، نیز گیارہ مرتبہ عزیمت پڑھیں، ابھی تعداد پوری نہ ہوگی کہ مطلوب حیران ہوکر حاضر ہوجائے گا۔ طلسم یہ ہے

///:۱۹-٥٤۹۳-٥۹-ف۱۱۱٤ءزز۱۳
اسم ءه ب احضروا و اتم حصرة ء ۱۱۱۱
۱٤۰ هة ۱۱۱٦۷ ورر۱۳ ك ل ماهيتة ع الدف ۱ ع ر ۱۰۹
وتكلوا يا خدام هذا الطلسم و هيجوا كذا بمحبة كذا

۵-اس طلسم کو کاغذ پر تحریر کرکے اس میں لوبان رکھ کر شب جمعہ کو جلائیں اور اس پر اکیس مرتبہ عزیمت پڑھیں، مطلوب دیوانہ وار حاضر ہوگا۔ طلسم یہ ہے۔

ههه مممم ههههه ل ل م م ۷ ۷ م م
و تكلوا يا خدام هذا الطلسم و هيجوا كذا بمحبة كذا

٦-اس طلسم کو سات عدد کاغذوں پر تحریر کریں، ان میں تھوڑا تھوڑا لوبان رکھ کر ایک ایک کرکے جلائیں اور ہر کاغذ پر تین تین مرتبہ عزیمت پڑھیں، مطلوب محبت میں بے قرار ہوگا۔ طلسم یہ ہے۔

م م مه مه ٤-۷۳-۱٥٥٥٥٥ و و

۷-اپنی ہتھیلی پر اس طلسم کو لکھیں، ہتھیلی کے نیچے بخور جلائیں اور گیارہ مرتبہ عزیمت پڑھیں۔ پھر اس ہتھیلی سے جس کو بھی چھوئیں گے وہی آپ کی اتباع کرے گا۔ طلسم یہ ہے۔

بكلكوا ۱۱۱ //// طرااها ۱۱ ٥ ۱۱ ها اه ۱۱ ٥ ۱۱
و تكلوا ياخدام هذا الطلسم و هيجوا كذا بمحبة كذا

۸-نیک ساعت میں جس دن چاہیں یہ طلسم کاغذ پر لکھیں، پھر درخت انار پر معلق کردیں اور اکیس مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں، پھر اس طلسم کو پاس رکھیں اور جس سے بھی مخاطب ہوں گے وہ آپ سے محبت سے پیش آئے گا اور ہر حاجت پوری کرے گا۔ طلسم یہ ہے۔

۹۱۱٥۱۱۱۱۸۱۱۱٤٤۱۱۱٥۱٤۱الا و ۱۱ها
۱۱٥٤۱۱۱٦۱او و ٥۱۱ ۹٥ ح ۲ م م ٤۱٤ الح
وتكلوا ياخدام هذا الطلسم و هيجوا كذا بمحبة كذا

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

۹- روئے زمین پر اس کی مثال ہی نہیں ملتی کہ روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر معلق کر دیں، پھر اکیس مرتبہ عزیمت پڑھیں، پھر اسے لے کر شہر سے باہر چلے جائیں، جو بھی کتا سب سے پہلے ملے اسے کھلا دیں تو مطلوب دیوانہ ہوجائے گا اور لمحہ بھر بھی جدائی برداشت نہ کرسکے گا۔ طلسم یہ ہے۔

عروق × ۸۱۱۹ ع صح فوه بمحبة هو كلم مه مه مه مم
۱ ط ط ۱۱۱-۱۱۱-۱۱۱-ولا سماء معمو
بحق هذه الاحروف والاسماء ان تجليوا و تهيجوا كذا

۱۰- یہ بھی عجائبات میں سے ہے۔ اسے آئینہ پر لکھ کر پانی ڈالیں اور اکیس مرتبہ عزیمت پڑھیں اور یہ پانی مطلوب کو پلائیں وہ نار محبت میں جل جائے گا اور لمحہ بھر بھی آپ کے بغیر نہ رہے گا۔ طلسم یہ ہے۔

۳۳۳-۸۶۴-۸۶۳-۴۹۳-۸۶۴-سراك لا
۱۱-۹۹-۸۷م مـ م مـ م مـ-بغطهطليع
وتكلوا ياخدام هذا الطلسم و هيجوا كذا بمحبة كذا

مندرجہ بالا دس طلاسم میں جو عزیمت پڑھی جائے گی وہ یہ ہے۔ جس طلسم کے ساتھ جتنی مرتبہ عزیمت کی تعداد تحریر کی گئی ہے اتنی مرتبہ ہی پڑھی جائے گی۔

عزیمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ اِلٰى قَوْلِهٖ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَاخُدَّامَ اَسْمَاءِ اللّٰهِ الْكِرَامِ بِحَقِّ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِجَلَالِ اللّٰهِ يَاخُدَّامَ اَسْمَائِهٖ اَنْ تَقْضُوْا حَاجَتِىْ وَ يُجِيْبُوْا دَعْوَتِىْ بِعِزَّةِ الرَّبُوْبِيَّهِ وَعَظْمَةِ الْاُلُوْهِيَّةِ وَ بِحَقِّ ذ.اتِهِ الْمُزَهَةِ عَنِ الْكَيْفِيَّهِ اَدْعُوْكُمْ بِاللّٰهِ الْحَىُّ الْقَيُّوْمِ ذِى الْمَحَابَةِ الْمُتَجَلّٰى بِالْكِبْرِيَاءِ النُّوْرِ الَّذِىْ ظَهِ.رَ بِارَادَاتِهٖ مَنْ اَشْرَاقِ بَهَاءِ نُوْرِهِ الْكَرِيْمِ عَلٰى جَبَلِ طُوْرِسِيْنَاءَ فَاتَهَدَ وَتَدَ كَقَدَكَ وَ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا لِجَلَالِ هَيْبَتِهٖ وَ خَرَّتِ الْمَلَائِكَةُ سُجَّدًا فِى السَّمٰوٰتِ وَ تَحْتَ الْعَرْشِ وَ فِى الْهَوَاءِ طَائِفِيْنَ مَرْعُوْبِيْنَ مَنْ عِزَّةِ قَهْرِ هَيْبَتِهِ الْجَلِيْلَةِ طَائِفَةٌ لِاَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ الْعُلْيَا الطَّاعَةُ لِاَسْمَائِهٖ يَاخُدَّامَ اَسْمَائِهٖ اَدْعُوْكُمْ بِحَقِّ كِبْرِيَائِهٖ هو دين بَارُوْخٍ بَاشَخٍ شَمَّاخِ الْعَالِىْ عَلٰى كُلِّ بَرَاخٍ طَشْطَنِيْنِ شَلِيْشِ اَكْرَايُوْكَ اِلٰهُ قُدُّوْسَ عَزِيْزٍ قَدِيْمٍ بَارُوْخٍ عِزَّةٍ بَاهِرَةٍ بِعَالِمِ طِيْمَعْنَا مَنِيْعًا شَدِيْدًا لا رَمَادَيَا طُوْثًا طِيْنًا يَا طُوْثًا مَنِيْعًا وَ يَا طِيْطَامِرْ نِيْثًا وَ يَا عَالِمَ طِيْعُوْجًا وَ يَا طِيْطَفَرْ دُوْثَاهٖ بِعِزَّتِكَ بَابِ جَنْ يَاهَبُوْرًا بَاشَمْخٍ قَيُّوْمٍ رَحِيْمٍ مَنُوْكَ هُوَلَاءِيْنَ هَلِيْثًا اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اَيْنَ خُدَّامُ اسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَجِيْبُوْا بِحَقِّ مَنْ يُحْيِ الْعِظَامَ وَهِىَ رَمِيْمٌ اَيْنَ خُدَّامُ اسْمِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ اَجِيْبُوْا الدَّاعِى بِاَسْمَائِهٖ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ زُوْ انْتِقَامٍ اَيْنَ خُدَّامُ اسْمِهِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ اَجِيْبُوْا طَائِعِيْنَ بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ اَيْنَ خُدَّامُ اسْمِهِ الْمُتَكَبِّرِ اَيْنَ خُدَّامُ اَسْمَائِهِ الْخَالِقِ الْبَارِئِ الْمُصَوِّرُ اَللّٰهُ ۳ سَطَمَتْ خَوْرِق بَوَارِق نُوْرُهٗ عَلٰى مَنْ سَمِعَ اسْمَهٗ وَ عَصَاهُ دَعْوَتُكُمْ لِخِدْمَتِىْ وَاسْعَوْا لِطَاعَتِيَا اَيُّهَا الْخُدَّامُ الطَّائِعِيْنَ بِجَلَالِ، مَنْ اَمْرُهٗ بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّوْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳ مَنْ اَطَاعَهٗ فَقَدْ نَالَ رِضَاهُ وَ مَنْ عَصَى الدَّاعِىَ بِاَسْمَائِهٖ قُتِلَ بِسَيْفِ مَا اَمْضَاهُ سُبْحَانَهٗ اَللّٰهُ مَا اَسْرَعَ بَرَاهِيْنَ اَسْمَائِهِ الْكِرَامِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَدْ اَشْرَقَتْ اِنْوَارُ آيَاتِهِ الْكِرَامِ وَ اَسْمَائِهِ الْعِظَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ بِهٖ اجلب مِنَ الْخُدَّامِ مَنْ تَاَخَّرَ وَ عَجَبًا لِمَنْ يَتَا جَزُوْ واسيوف الْقَهْرِ مَسْلُوْلَةٌ عَلَيْهِ وَ مَلٰئِكَتُهٗ لِلزَّجْرِ مُحْتَاطَةٌ بِهٖ وَ سَائِقَد اِلَيْهِ فَلَا فَرَارَ مِنْ عَوْنِىْ سَرِيْحًا فَاقْضُوْا حَاجَتِىْ بِعِزِّهِ الْاَبَدِىِّ الْاَبَدِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِيْقِ لَا يَزُوْلُ اَبَدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا. اَنْزَلَ فِىْ كِتَابِهٖ تَذْكِرَةً لِمَنِ اهْتَدٰى قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِىْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا. وَ اَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَااتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اَجِيْبُوْا وَافْعَلُوْا كَذَا الوحا۲ العجل۲ الساعة۲ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَ عَلَيْكُمْ.

۱۱- زنا وحرام سے بچاؤ کے لئے اسے مطلوب کے کپڑے پر لکھیں اور اسے معلق کر کے مقل ارزق کا بخور دیں اور گیارہ مرتبہ عزیمت پڑھیں، پھر اس کو سرمہ دانی میں بند کر کے مطلوب کے گھر میں دفن کردیں، موکلات سے حرام سے بچائیں گے۔ طلسم یہ ہے۔

عر رارو الحروح لا ع رو له ده و و ى او ع ر ط مع و س
۱۱م#هے و ء م ا ب ع م نعيمنع كذا عن الزواج والحرام۔

(باقی اگلے شمارے میں پڑھیں)

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۶ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودہٗ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۶ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ لہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۶ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جولائی	قمرومریخ	مقابلہ	۵-۴۸
۲ جولائی	قمروزحل	مقابلہ	۱۱-۳۲
۲ جولائی	قمرومشتری	تربیع	۲۱-۴۵
۴ جولائی	قمروعطارد	قران	۱۰-۰۰
۴ جولائی	قمروشمس	قران	۱۶-۳۱
۵ جولائی	قمروشمس	تسدیس	۰۰-۳۲
۵ جولائی	قمرومریخ	تثلیث	۱۰-۱۴
۶ جولائی	قمروزحل	تثلیث	۱۷-۱۲
۷ جولائی	قمرومریخ	تربیع	۱۶-۰۰
۹ جولائی	قمروزحل	تربیع	۰۰-۳۲
۱۰ جولائی	قمروزہرہ	تسدیس	۸-۵۸
۱۲ جولائی	قمروعطارد	تربیع	۲۰-۳۰
۱۴ جولائی	قمروشمس	تثلیث	۰۰-۱۴
۱۵ جولائی	قمروزہرہ	تثلیث	۱۳-۱۵
۱۶ جولائی	قمروزحل	قران	۱۱-۱۳
۱۷ جولائی	قمرومشتری	تربیع	۴-۵۱
۱۹ جولائی	قمرومشتری	تثلیث	۱۴-۷
۲۰ جولائی	عطاردومریخ	تسدیس	۰۰-۴۰
۲۱ جولائی	قمروزحل	تسدیس	۳-۳
۲۱ جولائی	قمروعطارد	مقابلہ	۹-۲۷
۲۲ جولائی	قمرومریخ	تربیع	۷-۲۵
۲۳ جولائی	قمروزحل	تربیع	۷-۴۶
۲۴ جولائی	قمرومشتری	مقابلہ	۱-۵۴
۲۵ جولائی	قمروزہرہ	تثلیث	۲۲-۱۷
۲۶ جولائی	قمروعطارد	تثلیث	۸-۲۴
۲۷ جولائی	قمروشمس	تربیع	۴-۲۹
۲۸ جولائی	قمروعطارد	تربیع	۱۷-۴۶
۲۹ جولائی	قمروزحل	مقابلہ	۱۶-۵۵
۳۰ جولائی	قمرومشتری	تربیع	۱۲-۳۶
۳۱ جولائی	قمروعطارد	تسدیس	۲-۵۹

اگست

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اگست	قمرومشتری	تسدیس	۱۶-۵۴
۲؍اگست	قمرومریخ	تثلیث	۶-۱۳
۳؍اگست	قمرومشتری	قران	۲-۱۵
۴؍اگست	قمرزہرہ	قران	۹-۴۳
۵؍اگست	قمروعطارد	قران	۳-۱۴
۶؍اگست	قمرومشتری	قران	۸-۵۰
۷؍اگست	قمروزحل	تسدیس	۱۷-۴۸
۸؍اگست	قمروشمس	تسدیس	۵-۵۸
۹؍اگست	قمروزہرہ	تسدیس	۲۰-۱۳
۱۰؍اگست	قمروشمس	تربیع	۲۳-۵۰
۱۱؍اگست	قمرومشتری	تسدیس	۱۰-۵۱
۱۲؍اگست	قمرومریخ	قران	۷-۴
۱۳؍اگست	قمروعطارد	تربیع	۱۰-۲۷
۱۳؍اگست	قمرومشتری	تربیع	۲۳-۵
۱۵؍اگست	قمروزہرہ	تثلیث	۷-۳۵
۱۶؍اگست	قمرومشتری	تثلیث	۸-۱۴
۱۷؍اگست	قمروزحل	تسدیس	۱۰-۵۰
۱۸؍اگست	قمروشمس	مقابلہ	۱۴-۵۵
۱۹؍اگست	قمروزحل	تربیع	۱۴-۴۷
۲۰؍اگست	قمروزہرہ	مقابلہ	۳-۵۳
۲۱؍اگست	قمرومریخ	تثلیث	۱۴-۴۸
۲۳؍اگست	قمروشمس	تثلیث	۳-۹
۲۴؍اگست	قمروزہرہ	تثلیث	۱۷-۳۵
۲۵؍اگست	قمروعطارد	تثلیث	۱-۷
۲۵؍اگست	قمروزحل	مقابلہ	۲۱-۵۹
۲۷؍اگست	قمروزہرہ	تربیع	۱-۴۲
۲۹؍اگست	قمرومشتری	تسدیس	۹-۲۴
۲۹؍اگست	قمروعطارد	تسدیس	۱۱-۵۳
۳۰؍اگست	قمروزحل	تثلیث	۷-۵۰
۳۱؍اگست	قمرویورانس	تثلیث	۱۳-۲۱

ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم ستمبر	قمروشمس	قران	۱۴-۳۳
یکم ستمبر	قمرومریخ	تربیع	۰۰-۹
۳ ستمبر	قمروعطارد	قران	۳-۲۹
۳ ستمبر	قمرومشتری	قران	۳-۴۲
۴ ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۲-۲۵
۶ ستمبر	قمروشمس	تسدیس	۲۳-۲۵
۷ ستمبر	قمروعطارد	تسدیس	۲۲-۷
۸ ستمبر	قمرومشتری	تسدیس	۶-۱۲
۹ ستمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۷-۲۳
۱۰ ستمبر	قمروعطارد	تربیع	۵-۵۵
۱۱ ستمبر	قمروزہرہ	تربیع	۰۰-۸
۱۲ ستمبر	قمروعطارد	تثلیث	۸-۴
۱۳ ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۲۱-۵۸
۱۴ ستمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۱۲-۸
۱۶ ستمبر	قمروزحل	تربیع	۱-۵۴
۱۶ ستمبر	قمروعطارد	مقابلہ	۱۳-۱۴
۱۷ ستمبر	قمروشمس	مقابلہ	۰۰-۳۴
۱۸ ستمبر	قمروزحل	تثلیث	۳-۳۳
۱۹ ستمبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۰۰-۵۹
۲۰ ستمبر	قمروعطارد	تثلیث	۱۱-۲
۲۱ ستمبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۵-۳۸
۲۲ ستمبر	قمروزحل	مقابلہ	۵-۴۳
۲۳ ستمبر	قمرومریخ	مقابلہ	۹-۲۳
۲۴ ستمبر	قمروعطارد	تسدیس	۱۶-۴۵
۲۵ ستمبر	قمروزہرہ	تربیع	۰۰-۶
۲۶ ستمبر	قمرومشتری	تسدیس	۱-۴۴
۲۶ ستمبر	قمروزحل	تثلیث	۱۶-۴
۲۸ ستمبر	قمرومریخ	تثلیث	۳-۵۷
۲۹ ستمبر	قمرومریخ	تربیع	۱۷-۲۸
۳۰ ستمبر	قمرومشتری	قران	۲۲-۲۴

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

شرف قمر

۲۷؍جولائی رات ایک بج کر ۳ منٹ سے ۲۷؍جولائی رات ۲ بج کر ۱۳ منٹ تک۔ ۲۳؍اگست صبح ۶ بج کر ۱۱ منٹ سے ۲۳؍اگست صبح ۷ بج کر ۵۱ منٹ تک۔ ۱۹؍ستمبر دوپہر ایک بج کر ۴۴ منٹ سے ۱۹؍ستمبر دوپہر ۳ بج کر ۲۰ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔ مثبت کام کرنے کا مؤثر ترین وقت، عامل کو اس وقت کا فائدہ اٹھانا چاہئے، انشاء اللہ ان اوقات میں نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۱۳؍جولائی صبح ۶ بج کر ۲۸ منٹ سے ۱۳؍جولائی صبح ۸ بج کر ۲۸ منٹ تک۔ ۹؍اگست صبح ۲ بج کر ۲۷ منٹ سے ۹؍اگست شام ۴ بج کر ۲۷ منٹ تک۔ ۵؍ستمبر رات ۱۰ بج کر ۱۳ منٹ سے ۶؍ستمبر رات ۱۲ بج کر ۱۳ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا، منفی کاموں کا مؤثر ترین وقت عامل کو اس وقت کا فائدہ اٹھانا چاہئے، انشاء اللہ نتائج باذن اللہ جلد برآمد ہوں گے لیکن ناحق کسی کو ستانا جائز نہیں ہے۔

قمر در عقرب

۱۳؍جولائی رات ۲ بج کر منٹ سے ۱۵؍جولائی دن ۲ بج کر ۴۳ منٹ تک۔ ۹؍اگست صبح ۱۰ بج کر ۲۱ منٹ سے ۱۱؍اگست رات ۱۰ بج کر ۵۳ منٹ تک۔ ۵؍ستمبر شام ۶ بج کر ۸ منٹ سے ۸؍ستمبر صبح ۶ بج کر ۴۹ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا، یہ اوقات غیر مبارک مانے گئے ہیں، اپنے اہم کاموں سے اگر ان اوقات میں احتیاط برتیں تو بہتر ہوگا۔

تحویل آفتاب

۲۲؍جولائی دوپہر ۳ بج کر ۲۴ منٹ، پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا۔ ۲۲؍اگست رات ۸ بج کر ۱۶ منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔ ۲۲؍ستمبر رات ۸ بج کر ۱۶ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں۔

اپنی خواہشات اور اپنی ضروریات اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کریں، انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی اور رحمت خداوندی متوجہ ہوگی۔

منزل شرطین

۴؍جولائی شام ۶ بج کر ۳ منٹ پر۔ ۳۱؍اگست رات ۱۲ بج کر ۴۸ منٹ پر۔ ۲۷؍ستمبر صبح ۹ بج کر ۵۲ منٹ پر چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے سنہری موقعہ۔

شرف عطارد

۱۰؍اگست رات ایک بج کر ۴ منٹ سے ۱۰؍اگست رات ۸ بج کر ۴۵ منٹ تک عطارد کو شرف حاصل ہوگا۔

اس وقت تعلیم وتربیت کے حساب سے نقوش اور عمل تیار کرنا مؤثر ثابت ہوتا ہے، ڈاکٹر، وکیل، طلباء اور علماء کے لئے نہایت قیمتی وقت۔

اوج مشتری

شرف مشتری کے اوقات کی طرح اوج مشتری کا وقت بھی نہایت قیمتی ہوتا ہے۔ جن لوگوں کے ہاتھوں سے شرف مشتری کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اوج مشتری کے اوقات میں اس کی تلافی کر سکتے ہیں۔ اوج مشتری کا وقت ۹؍ستمبر شام ۴ بج کر ۲۷ منٹ سے شروع ہوکر ۳۱ منٹ دسمبر رات ۱۲ بجے تک باقی رہے گا۔

تسدیس زہرہ مشتری

یہ نقش ان لوگوں کے لئے لکھا جاتا ہے، جن کا ستارہ مشتری ہے، جن کے حالات اچھے نہیں ہیں اور جو "شرف مشتری" کا نقش تیار کرانے کی پوزیشن میں نہیں ہیں، ایسے لوگ جن کا ستارہ مشتری یا جن کا ستارہ زہرہ ہے لیکن پریشانیاں ان کو گھیرے ہوئے ہیں، اگر پریشانیاں نہ ہوں لیکن کوئی خاص مقصد ان لوگوں کو حاصل کرنا ہو تب بھی ان اوقات میں ان کے لئے یہ عمل کیا جاسکتا ہے۔

یکم؍جولائی رات ۲ بج کر ۵۰ منٹ پر زہرہ ومشتری کی تسدیس شروع ہوکر ۲؍جولائی رات ۱۲ بج کر ۴۸ منٹ پر مکمل ہوگی، طالب اپنے نام اور اپنی ماں کے نام کے اعداد نکال کر اس میں ۱۱۲ کلا اضافہ کرے، نقش نئے قلم سے تیار کرے اور زعفران سے حسب قاعدہ آتشی چال سے تیار کرے اور نقش تیار کرنے کے بعد اس کو اپنے سامنے رکھ کر ۱۸۴ مرتبہ

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

"یاباسط" پڑھے اور نقش پر دم کرکے اس کو پیک کردے اور موم جامہ کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، انشاء اللہ غیب سے مدد ملے گی۔ اگر عامل نقش دوسروں کے لئے تیار کرے تو بھی عمل اسی طرح کرے اور نقش پیک کرکے طالب کو دے، انشاء اللہ حالات میں سدھار پیدا ہوگا، پریشانیاں ختم ہوں گی اور مقاصد حسنہ میں بھرپور کامیابی ملے گی۔

قران عطارد و مشتری

اس سعد وقت کی شروعات ۲۰راگست دن ۳ بج کر ۳۳ منٹ سے ہوگی اور یہ وقت ۲۲ راگست دوپہر ۲ بج کر ۴۳ منٹ پر مکمل ہوگا۔

مشتری مال کا ستارہ ہے اور عطارد کو تین قوتیں حاصل ہیں، اس وقت میں حصول ملازمت یا ترقی ملازمت یا حصول دولت کے نقوش تیار کرنا موثر ثابت ہوتا ہے۔

طریقہ نقش بنانے کا یہ ہے کہ آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن کے اعداد نکالیں جو ۲۲۴۱ ہیں، موکل اس کا رغفائیل ہے۔ اگر حصول ملازمت کے لئے ہو تو ملازمت لکھیں۔ ترقی کے لئے ہو ترقی لکھیں، دولت کے لئے کرنا ہو تو دولت لکھیں۔ مثلاً سلیم ابن خدیجہ کے لئے حصول ملازمت کا نقش تیار کرنا ہے تو سطریں یوں بنے گی۔

سلیم ابن خدیجہ	ملازمت	اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ	ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن
۷۶۲	۵۱۸	۴۶۷	۱۷۷۴

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

سلیم ابن خدیجہ	ملازمت	اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ	ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن
۴۶۸	۱۷۷۳	۷۶۳	۵۱۷
۱۷۷۲	۴۶۵	۵۲۰	۷۶۴
۵۱۹	۷۶۵	۱۷۷۱	۴۶۶

اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں تو بہتر ہے ورنہ ہری روشنائی یا ہری پینسل رکھیں اور اس نقش کو موثر بنانے کے لئے ہرے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کریں۔

تسدیس زہرہ مشتری

زہرہ مشتری کی اس سعد وقت کی ابتدا یکم رجولائی رات ۲ بج کر ۵۰ منٹ سے ہوگی، یہ وقت ۲ رجولائی اگلی رات دس بج کر ۴۷ منٹ پر ختم ہوگا۔ حصول دولت، عشق ومحبت اور مطلوبہ جگہ رشتہ میں آسانی کے لئے سورۂ یوسف کے خالی البطن نقش سے فیض حاصل کریں۔

سورۂ یوسف کے اعداد ۵۰۳۹۸۰ ہیں۔

تثلیث زہرہ زحل

اس سعد وقت کی ابتدا ۱۹ رجولائی رات گیارہ بج کر ۵۲ منٹ پر ہوگی اس وقت ۲۱ رجولائی دن ایک بج کر ۴۷ منٹ پر ختم ہوگا۔ ناراض زوجین میں الفت ومحبت پیدا کرنے، دوستی کو مزید پختہ کرنے، تسخیر خلق کے لئے، اس دوران ہر نماز کے بعد اسمائے عظام یَاوَدُوْدُ یَاعَزِیْزُ یَامَحْمُوْدُ ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر دعا کی جائے، ساعت زہرہ میں خالی البطن سورۂ یوسف کا نقش لکھ کر پاس رکھیں یا مطلوب کو پلائیں اور دوسرا درخت انار سے باندھیں۔

۷۸۶

۴۱۹۹۸	۳۳۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۴
۲۰۹۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۹۳۹۹۰
۲۵۱۹۹۳	۱۶۷۹۹۲	۸۳۹۹۶

قران عطارد زہرہ

اس سعد وقت کی ابتدا ۱۵ رجولائی شام ۷ بج کر ۲۳ منٹ پر ہوگی اور یہ وقت ۱۷ رجولائی رات ۸ بج کر ۲۰ منٹ پر ختم ہوگا۔ حصول محبت، علم، صحت غرض سبھی نیک مقاصد کے لئے سورۂ فاتحہ کے خالی البطن نقش سے فیض یاب ہوسکتے ہیں۔

۷۸۶

۷۸۸	۶۳۰۹	۲۳۶۴
۳۹۴۰	یہاں مقصد لکھیں	۵۵۲۱
۴۷۳۳	۳۱۵۲	۱۵۷۶

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

اوقات نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے (جولائی اگست، ستمبر، اکتوبر ۲۰۱۶ء)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
کیم رجولائی	تسدیس زہرہ ومشتری	شروع	۲_۵۰
۲رجولائی	تسدیس زہرہ ومشتری	مکمل	۱۲_۳۸رات
۲رجولائی	تسدیس زہرہ ومشتری	ختم	۲۲_۴۷
۶رجولائی	تثلیث زہرہ ومریخ	شروع	۴_۴۷
۶رجولائی	قران شمس وعطارد	شروع	۱_۸
۷رجولائی	تثلیث زہرہ ومریخ	مکمل	۱_۴۸
۷رجولائی	قران شمس وعطارد	مکمل	۸_۵۴
۷رجولائی	قران شمس وعطارد	ختم	۱۸_۴۹
۷رجولائی	تثلیث زہرہ ومریخ	ختم	۲۳_۲
۸رجولائی	تسدیس عطارد ومشتری	ابتدا	۳_۳۸
۸رجولائی	تسدیس عطارد ومشتری	مکمل	۱۴_۳۵
۹رجولائی	تسدیس عطارد ومشتری	ختم	۲_۳۶
۹رجولائی	تسدیس شمس ومشتری	شروع	۵_۱۷
۱۰رجولائی	تسدیس شمس ومشتری	مکمل	۱۱_۱۰
۱۰رجولائی	تثلیث عطارد ومریخ	شروع	۱۹_۲۰
۱۱رجولائی	تثلیث عطارد ومریخ	مکمل	۷_۳۱
۱۱رجولائی	تثلیث عطارد ومریخ	ختم	۱۹_۵۰
۱۵رجولائی	قران عطارد وزہرہ	شروع	۱۹_۲۳
۱۶رجولائی	تثلیث شمس ومریخ	شروع	۰۰_۵۹
۱۷رجولائی	قران عطارد وزہرہ	مکمل	۳_۳۵
۱۷رجولائی	تثلیث شمس ومریخ	مکمل	۹_۱۵
۱۷رجولائی	قران عطارد وزہرہ	ختم	۲۰_۲۰
۱۸رجولائی	تثلیث شمس ومریخ	ختم	۱۸_۱۴
۱۸رجولائی	تثلیث عطارد وزحل	شروع	۲۳_۳۵
۱۹رجولائی	تثلیث عطارد وزحل	مکمل	۱۱_۵۷
۱۹رجولائی	تثلیث زہرہ وزحل	شروع	۲۳_۵۲
۲۰رجولائی	تثلیث عطارد وزحل	ختم	۱۰۰_۳۱
۲۰رجولائی	تثلیث زہرہ وزحل	مکمل	۱۸_۴۹

۲۱رجولائی	تثلیث زہرہ وزحل	ختم	۱۳_۴۷
۲۹رجولائی	تربیع عطارد ومریخ	شروع	۷_۵
۳۰رجولائی	تربیع عطارد ومریخ	مکمل	۲_۲۳
۳۰رجولائی	تربیع عطارد ومریخ	ختم	۱۲_۲۷
۳۱رجولائی	تثلیث شمس وزحل	شروع	۲۲_۴۴
کیم راگست	تثلیث شمس وزحل	مکمل	۲۳_۱۹
۲راگست	تثلیث شمس وزحل	ختم	۲۳_۵۵
۶راگست	تربیع زہرہ ومریخ	شروع	۰۰_۴۰
۶راگست	تربیع عطارد وزحل	شروع	۱_۱۶
۶راگست	تربیع عطارد وزحل	مکمل	۱۸_۵۰
۷راگست	تربیع عطارد وزحل	ختم	۳_۳۶
۷راگست	تربیع زہرہ ومریخ	مکمل	۵_۵۰
۷راگست	تربیع زہرہ ومریخ	ختم	۳۰_۳۳
۱۲راگست	تربیع زہرہ وزحل	شروع	۰۰_۲۸
۱۳راگست	تربیع زہرہ وزحل	مکمل	۲۰_۰۰
۱۴راگست	تربیع زہرہ وزحل	ختم	۵_۴۷
۲۰راگست	قران عطارد ومشتری	شروع	۱۵_۳۳
۲۲راگست	قران عطارد ومشتری	مکمل	۱۴_۴۳
۲۲راگست	قران مریخ وزحل	شروع	۱۶_۵۰
۲۳راگست	قران عطارد ومشتری	ختم	۲۰_۲۶
۲۴راگست	قران مریخ وزحل	مکمل	۱۶_۵۵
۲۵راگست	قران مریخ زحل	ختم	۱۲_۴۱
۲۷راگست	قران زہرہ ومشتری	شروع	۴_۲۵
۲۸راگست	قران زہرہ ومشتری	مکمل	۳_۵۸
۲۸راگست	قران عطارد ومشتری	شروع	۱۳_۳۴
۲۸راگست	قران زہرہ ومشتری	ختم	۱۵_۴۵
۲۹راگست	قران عطارد ومشتری	مکمل	۱۲_۰۰
۲۹راگست	قران عطارد وزہرہ	ختم	۲۲_۲۶
۳۱راگست	قران عطارد ومشتری	شروع	۱۱_۲۲

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

قسط نمبر: ۱۵۳

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

''اے ویرت کی افواج کے سالار! میرا نام عزازیل ہے اور میں خود کو دنیا کا بہترین ستارہ شناس تصور کرتا ہوں۔ سنو کیچک! میں تمہاری بھلائی اور بہتری کے کام کے سلسلہ میں یہاں آیا ہوں، میں کافی دیر سے باغ کے باہر اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کھڑا تمہارا انتظار کررہا ہوں اور میں سوچ رہا تھا کہ جب تم اپنی بہن سے مل کر باہر نکلو گے تو میں تم پر وہ انکشاف کروں گا جس میں تمہاری بہتری اور بھلائی ہے۔'' عزازیل کی یہ گفتگو سن کر کیچک نے بڑے غور سے اس کی طرف دیکھا، پھر اسے مخاطب کرکے پوچھا۔

''اے مہربان اجنبی! تم میرے ساتھ کیا بھلائی کرنا چاہتے ہو اور ایک ستارہ شناس کی حیثیت سے تم مجھے کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''سنو کیچک!'' عزازیل بولا۔ ''اس باغ میں ایک ایسی لڑکی اس وقت موجود ہے کہ اس جیسی کوئی خوبصورت اور پرکشش لڑکی ویرت شہر میں نہ ہوگی۔ اے کیچک اگر تم اس لڑکی سے شادی کرلو تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ نہ صرف یہ کہ تمہاری زندگی انتہا درجے کی خوشحال ہوجائے گی بلکہ اس ریاست میں تمہاری عزت واحترام اور تمہارے جاہ وجلال میں بھی بے پناہ اضافہ ہوجائے گا اگر میری اس بات کا تمہیں یقین نہ ہو تو اس باغ میں داخل ہوکر دیکھو تمہیں خود ہی میری باتوں کی سچائی کا علم ہوجائے گا کہ میں واقعی تمہاری بہتری اور بھلائی کے لئے سب کچھ کہہ رہا ہوں۔'' کیچک نے ایک بار پھر بڑے غور سے عزازیل کی طرف دیکھا، پھر وہ مسکراتے ہوئے اس سے کہنے لگا۔

''اے اجنبی ستارہ شناس! اگر تم چاہتے ہو تو میں ایسا کر دیکھتا ہوں، اگر تمہاری باتیں درست ہوئیں تو میں تمہیں مالا مال کردوں گا، تم یہیں رک کر میرا انتظار کرو۔''

کیچک جونہی باغ میں داخل ہوا، عزازیل نے عارب اور عنبطہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اب ہم یہاں سے چلیں ورنہ یہاں ہمارا رکنا خطرے سے خالی نہ ہوگا۔

کیچک جب درو پدی سے ملے گا تو اس سے اپنا مدعا ظاہر کرے گا تو وہ یقیناً انکار کرے گی پھر اس کے انکار سے عمل میں ایک کشمکش شروع ہوجائے گی۔ کیچک چاہے گا کہ کسی نہ کسی طرح درو پدی سے شادی کرلے اور درو پدی اپنے پانچ شوہروں کو چھوڑ کر ہرگز اس سے شادی کرنے پر آمادہ نہ ہوگی، اس طرح یہ بات آگے بڑھے گی اور اس سے ویرت میں دنگا فساد شروع ہونے کا امکان ہے۔ لہٰذا آؤ میرے ساتھیو! یہاں سے کوچ کریں، اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے غائب ہوگیا تھا۔

باغ میں داخل ہونے کے بعد کیچک جب پھولوں سے لدے ہوئے ایک جھنڈ کے قریب آیا تو وہاں درو پدی پرسکون حالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔ کیچک کو باغ میں دیکھتے ہی درو پدی بدک کر اپنی جگہ پر کھڑی ہوگئی تھی، اس موقع پر کیچک نے غور سے درو پدی کی طرف دیکھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کا سکون آفریں اور فرحت انگیز حسن نغمہ ریز گونج اور افق کی لالی جیسا خوشنما تھا، مجموعی طور پر کیچک کو اس موقع پر سنگم کی سیراب رات جیسی فرحت بخش صبح کے موتی اور قرب وسحر اور زندگی کی تڑپ جیسی پرکشش دکھائی دیتی تھی، چند ساعتوں تک وہ اپنے سامنے کھڑی درو پدی کو بڑے غور سے دیکھتا رہا، پھر اسے مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''تم کون ہو اور اس باغ میں کیسے داخل ہوئی ہو؟''

درو پدی نے خود کو سنبھالا اور بولی۔ ''میرا نام سرندھری ہے، گو میں رانی سداشنہ کی ایک ملازم ہوں لیکن اس نے مجھے ملازمہ کی طرح نہیں رکھا بلکہ اس نے اپنے ہاں مجھے اپنی چھوٹی بہن کی طرح رکھا ہے۔ مجھے بڑی شفقت اور پیار دیا ہے اور اس نے مجھے یہ بھی اجازت دے رکھی ہے

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

کہ جب میں اپنے آپ کو تنہا محسوس کروں تو یہاں آکر پھولوں سے لطف اندوز ہو سکتی ہوں۔"

"میرا کیچک ہے اور میں سداشنہ کا بھائی ہوں۔" کیچک اپنا تعارف کراتے ہوئے بولا۔"میں اس ریاست کی افواج سپہ سالار ہوں اور سرحدوں کی دیکھ بھال اور ان کی مضبوطی کے سلسلہ میں لشکر کے ساتھ باہر گیا ہوا تھا میں آج ہی آیا ہوں۔ میں اپنی بہن سداشنہ سے ملنے آیا تھا کہ اچانک میں اس باغ میں داخل ہوا اور تم پر میری نگاہ پڑگئی۔

سنو سرندھری! تم ایک انتہائی خوبصورت عورت ہو، اس باغ میں داخل ہونے کے بعد جونہی میں نے تمہیں دیکھا ہے سمجھو کہ میں تمہارا غلام ہو کر رہ گیا، یہاں رہتے ہوئے تم خود کو ضائع کر رہی ہو، ایک ملازمہ کی حیثیت سے کام کرنا تمہارے جیسی خوبصورت اور پرکشش لڑکی کو زیب نہیں دیتا، تمہارا مقام اس سے بلند ہے کہ تم کسی کو کپڑے پہنائے اور اتارنے میں مدد دو، تم ایک رانی کی حیثیت سے لوگوں کے دلوں میں حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہو۔ تم میرے ساتھ چلو اور میرے محل میں میری رانی بن کر رہو میں تمہاری ضرورت محسوس کرتا ہوں، اس سے پہلے جس قدر میری بیویاں ہیں، تمہاری خاطر میں ان سب کو چھوڑ دوں گا، اگر تم کہو گی تو ان سب کو تمہاری لونڈیاں بنادوں گا اور خود میں تمہارا غلام بن کر رہوں گا اور ہر وہ چیز جس کا تم مطالبہ کروگی، وہ میں تمہارے لئے لاکر رہوں گا۔

کیچک کی اس گفتگو کے جواب میں درو پدی نے کچھ دیر غور سے اس کی طرف دیکھا پھر اسے مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔"سنو کیچک! ویرت کی رانی سداشنہ کے بھائی ہو کر تمہیں زیب نہیں دیتا کہ تم میرے ساتھ اس طرح کی گفتگو کرو، تمہارے مقابلہ میں ایک نیچ عورت ہوں تم بے شمار ایسی عورتیں حاصل کر سکتے ہیں جو دولت، ثروت اور شہرت میں تمہارے مقابلہ کی ہوں۔ تمہیں میرے ساتھ ایسی گفتگو نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ میں ایسی گفتگو پسند نہیں کرتی اور یہ بھی سن رکھو کہ میں ایک شادی شدہ عورت ہوں اور میں نے تمہاری بہن کے ہاں صرف ایک سال کے لئے پناہ لے رکھی ہے جب کہ اس سے پہلے میں اندر پرساد کی رانی درو پدی کے ہاں ملازمہ تھی، ایک طرح سے میری اور درو پدی کی حالت ملتی جلتی ہے اس لئے کہ وہ بھی پانچوں پانڈو بھائیوں کی بیوی ہے جب کہ میرے بھی پانچ شوہر ہیں۔ درو پدی ان دنوں اپنے شوہروں کے ساتھ جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہی ہے اور میں یہاں تمہاری بہن کے ہاں پناہ لینے پر مجبور ہوئی ہوں، ایک ستارہ شناس نے میرے شوہروں کو یہ خبر دی تھی کہ تم اپنی بیوی کو ایک سال کے لئے اپنے آپ سے علیحدہ رکھو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم پر مصیبتوں اور دشواریوں کے پہاڑ ٹوٹ جائیں گے۔ لہٰذا میرے شوہر مجھے ایک سال گزارنے کے لئے یہاں چھوڑ گئے ہیں، اب اس ایک سال میں سے میں دس ماہ کا عرصہ گزار چکی ہوں، اب گیارہواں ماہ شروع ہو چکا ہے۔ لہٰذا مزید دو ماہ گزارنے کے بعد میرے شوہر مجھے یہاں سے آکر لے جائیں گے، میرا یہ جواب سن کر یقیناً تمہاری تسلی ہوئی ہوگی، اب مزید تم یہاں ٹھہرنے کی بجائے یہاں سے چلے جانا ہی پسند کروگے۔" یہ کہہ کر درو پدی تیز تیز قدم اٹھاتی باغ سے نکل گئی۔

درو پدی کے اس رویے پر کیچک تھوڑی دیر تک اپنی جگہ خاموش اور بے حس سا کھڑا درو پدی کے الفاظ پر غور کرتا رہا، پھر وہ باغ سے نکلا! اور واپس اپنی بہن کے کمرے میں آیا۔ رانی سداشنہ اپنے بھائی کیچک کو دوبارہ اپنے کمرے میں دیکھ کر پریشان اور فکر مندسی ہو گئی تھی، جب کیچک ایک نشست پر بیٹھ گیا تو سداشنہ بھی اس کے قریب آئی اور اسے بڑے پیار اور شفقت سے مخاطب کر کے پوچھا۔

"اے کیچک! تم دوبارہ لوٹ آئے ہو خیریت تو ہے، تمہارے چہرے اور آنکھوں میں پریشانی کے تفکرات ہیں، کہو تمہارا کیا معاملہ طے ہوا ہے؟

اس پر کیچک نے اپنی بہن درو پدی اور اس سے اپنی گفتگو کے بارے میں بتادیا۔

کیچک کے اس انکشاف پر سداشنہ تھوڑی دیر تک اپنی جگہ بیٹھی مسکراتی رہی پھر وہ کہنے لگی۔ یہ لڑکی تمہاری عدم موجودگی میں اس محل میں داخل ہوئی تھی اور اس نے مجھ سے پناہ مانگی تھی لہٰذا میں نے اسے پناہ دیدی وہ ایک بہترین فنکارہ ہے۔ اس کا سلوک ہمارے ہاں ایسا ہے کہ ہر کوئی اس کے ساتھ محبت کرنے لگا ہے۔ وہ ایک خوبصورت اور نیک لڑکی ہے اور سن رکھو اگر اس کی کسی نے توہین کی یا اس کے ساتھ کوئی برا معاملہ کیا تو اس کے پانچ شوہر ہیں اور وہ ایسے خونخوار شوہر ہیں کہ جو اس سرندھری کی

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

توہین کرے گا وہ اس کی گردن کاٹ کر رکھ دیں گے۔

''سنو میرے بھائی! ایک بار میرے شوہر نے بھی اسے باغ میں دیکھ لیا تھا اور اس نے یہ حتمی فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ اس سے شادی کرکے رہے گا لیکن جب میں نے راجہ کو یہ بتایا کہ اس کے پانچ خونخوار شوہر ہیں انہوں نے صرف ایک سال کے لئے اسے میرے ہاں چھوڑا ہے اور جو کوئی بھی اس سے شادی کرنے کی کوشش کرے گا یا اس کی بے عزتی کا باعث بنے گا وہ اس کی گردن کاٹ دیں گے۔ اس انکشاف پر راجہ سر سے پاؤں تک پسینے میں نہایا گیا تھا اور اس کے بعد اس پر ایسا خوف اور لرزہ طاری ہوا کہ اس نے دوبارہ کبھی بھی سرندھری سے شادی کا ارادہ ظاہر نہیں کیا، ان حالات میں بھائی تم اس کا خیال اپنے دل سے نکال دو، یہ آگ کا ایک چلتا پھرتا الاؤ ہے جو بھی اسے ہاتھ لگانے یا اسے اپنانے کی کوشش کرے گا، جل مرے گا۔ سنو کیچک میرے بھائی! میرے پاس اور بہت سی لونڈیاں بھی ہیں تم ان میں سے جسے چاہو اپنالو، میں اس سلسلہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی نہ کروں گی۔'' سداشنہ خاموش ہوئی تو کیچک کہنے لگا۔

''اے میری بہن! اسے ایک بار دیکھنے کے بعد میں کسی اور لونڈی کسی اور لڑکی یا عورت کا خیال نہیں کرسکتا۔ اس کا حسن اس کی خوبصورتی، اس کی جسمانی کشش اور ساخت ایسی ہے کہ اس کے سامنے ہر عورت ہیچ ہوکر رہ جاتی ہے۔ اس کے چہرے پر ایسی کشش اور اس کی آنکھوں میں ایسی روشنی ہے کہ وہ دوسروں کو تسخیر کر لینے کی قوت رکھتی ہے۔ لہٰذا میں بھی اسے دیکھ کر اس کا اسیر ہوکر رہ گیا ہوں، میں کسی بھی صورت اسے نہ بھول سکتا ہوں نہ چھوڑ سکتا ہوں بلکہ میں نے پکا اور مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ جو بھی ہو، میں اسے ضرور اپنی بیوی بنا کر دم لوں گا۔ اے میری بہن! تم بتاتی ہو کہ اس کے پانچ شوہر ہیں اور وہ انتہائی خونخوار ہیں تم جانتی ہو کہ میں بیک وقت کئی جوانوں کا مقابلہ کرسکتا ہوں اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کے ساتھ شادی کرنے کے بعد وہ جب میرے مقابلے میں آئیں گے تو میں ان سب کی گردنیں کاٹ کر رکھ دوں گا۔ اس طرح سرندھری کی طرف سے ہم ہمیشہ کے لئے پرسکون ہوکر رہ جائیں گے۔ اے میری بہن! سرندھری سے شادی کے بعد میں اسے خوش رکھوں گا۔ تم صرف مجھ پر یہ مہربانی کرو کہ اسے کسی کام کے سلسلہ میں میرے محل میں بھیج دینا جب وہ علیحدگی میں مجھ سے ملے گی تو میں اسے شادی کرنے پر آمادہ کرلوں گا اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایک بار وہ علیحدگی میں مجھ سے مل جائے تو باقی معاملات میں خود ہی نمٹالوں گا۔'' یہاں تک کہنے کے بعد جب کیچک خاموش ہوا تو سداشنہ کہنے لگی۔

''اے کیچک میرے بھائی! تم اس کے معاملہ میں بے وقوف کیوں بنتے جارہے ہو، میرے پیارے بھائی مجھے خدشہ ہے کہ اسے تم زبردستی اپنانے کی کوشش کروگے تو اس کے پانچوں شوہر تم پر حملہ آور ہوں گے اور تمہارا کام تمام کردیں گے۔ میرے پیارے بھائی! اس کی خاطر میں تمہیں مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی، اس لئے میں تمہیں اس کام سے منع کررہی ہوں کہ سرندھری کو اپنانے کا خیال ترک کردو لیکن ساتھ ہی اس میں یہ بھی محسوس کررہی ہوں کہ سرندھری کے معاملہ میں تم ایک حد تک دیوانے ہوچکے ہو۔ لہٰذا میں تمہیں ناراض بھی نہیں کرنا چاہتی، اس لئے اس وقت تو میں تم سے یہ کہتی ہوں کہ تم جاؤ چند دن کا وقفہ ڈال کر میں سرندھری کو تمہارے محل کی طرف بھیجوں گی اور اسے یہ کہوں گی، اس وقت میرے ہاں عمدہ قسم کی شراب نہیں ہے جب کہ میرے بھائی کے ہاں بہترین قسم کی شراب لائی گئی ہے، مجھے وہاں سے شراب کی ایک صراحی لاکردو۔ مجھے امید ہے کہ سرندھری میرا کہا نہ ٹالے گی اور وہ تمہارے محل کی طرف چلی جائے گی اور جب وہ تمہارے ہاں جائے تو تم اس سے اپنا معاملہ نمٹالینا۔''

رانی سداشنہ کی یہ گفتگو سن کر کیچک خوش ہوگیا تھا، پھر وہ ایک طرح سے چھلانگ لگاتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور کمرہ سے نکل گیا۔

چند دن کا وقفہ ڈال کر ایک روز رانی سداشنہ نے دروپدی کو اپنے پاس طلب کیا اور جب دروپدی اس کے سامنے آئی تو سداشنہ نے اس کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔ ''سنو سرندھری! مجھے پتہ چلا ہے کہ میرا بھائی کہیں سے نہایت عمدہ قسم کی شراب لایا ہے۔ اس وقت میں اداس اور تنہا ہوں اور شراب کی ضرورت محسوس کرتی ہوں، وہ جو سامنے سونے کی صراحی پڑی ہے اسے اٹھاؤ اور میرے بھائی کیچک کے محل سے میرے لئے اس میں شراب سے بھرلاؤ۔''

''سداشنہ کا یہ حکم سن کر دروپدی پریشان سی ہوگئی تھی، وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ رانی سداشنہ اسے شراب یا کوئی اور کام کے لئے اپنے

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

بھائی کے محل کی طرف بھیج سکتی ہے، اس نے ایک گہرا سانس لیا اور سداشنہ کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''اے رانی! میں تم سے گزارش کرتی ہوں کہ مجھے اپنے بھائی کے محل کی طرف نہ بھیجو، تمہارا بھائی میرے متعلق اچھی سوچیں اور اچھے خیالات نہیں رکھتا، اس نے ایک بار پہلے بھی باغ کے اندر میرے ساتھ درست درازی کرنے کی کوشش کی تھی۔ لہٰذا میں اس محل کی طرف جانا نہیں چاہتی۔ اے رانی! میں آپ کے پاس پناہ حاصل کرنے کی غرض سے آئی تھی، میں آپ کی ممنون ہوں کہ یہاں رہتے ہوئے مجھے گیارہ ماہ اور کچھ دن گزر چکے ہیں، اس دوران آپ نے میری بہترین حفاظت کا سامان کیا ہے اس کے لئے میں آپ کی ممنون ہوں، میں نہیں چاہتی کہ اس وقت تک جو آپ میری حفاظت کا سامان کرتی رہی ہیں، آپ کے بھائی کے محل میں جا کر وہ سب کچھ اکارت ہو کر رہ جائے۔ لہٰذا میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ مجھے وہاں نہ بھیجیں۔ اے رانی! آپ بھی ایک عورت ہیں اور مجھ جیسی عورت کی مجبوری کو سمجھتی ہیں آپ کو مجھ جیسی بے بس عورت پر ان حالات میں رحم دل ہونا چاہئے۔''

دروپدی کا یہ جواب سن کر رانی سداشنہ برہم، غضب آلود اور سیخ پا ہو گئی تھی۔ اس نے انتہائی غصہ میں دروپدی کو مخاطب کر کے کہا۔ ''سنو سرندھری! تم نے میرے پیار، شفقت اور میری نرمی کا غلط ردِّعمل پیش کیا ہے۔ تم فوراً جاؤ اور اس کے ہاں سے میرے لئے شراب لے کر آؤ۔ میں تمہاری مزید کوئی گفتگو سننا پسند نہیں کروں گی اور سنو جس طرح کی گفتگو تم نے میرے بھائی کے متعلق کی ہے میرا بھائی ایسا نہیں ہے۔ میں اسے خوب اچھی طرح جانتی ہوں، اگر اس نے تمہارے ساتھ کسی موقع پر کوئی گفتگو کی ہے تو تم نے اس کا غلط مطلب لیا ہوگا۔ اب جاؤ اور میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میرا بھائی تم سے اچھا سلوک کرے گا اور تمہیں اس سے کسی طرح سے برے برتاؤ کا خدشہ اور خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے۔''

دروپدی اپنی جگہ پر مجبور ہو گئی تھی، اسے رانی سداشنہ کا حکم ماننا پڑ گیا تھا۔ لہٰذا اس نے سونے کی صراحی اٹھائی اور گردن جھکائے کمرے سے نکل گئی۔ وہ جب کیچک کے محل کے احاطہ میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا کیچک اپنے محل سے باہر کھڑا اس کا منتظر تھا۔ اس کی بہن نے اسے پہلے ہی خبر کر دی تھی، لہٰذا وہ باہر کھڑا دروپدی کا انتظار کر رہا تھا۔ جونہی دروپدی اس کے قریب گئی، اس نے شاندار طریقے سے اس کا استقبال کیا، دھیمی مگر محبت بھری آواز میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''آخر کار تم آ ہی گئیں، میں گزشتہ کئی روز سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔ تم رک کیوں گئی ہو اندر چلو، یہاں کھڑا رہنا تمہارے لئے مناسب نہیں۔ دیکھو، محل میں تمہارے لئے میں نے ایک خصوصی کمرہ تیار کیا ہے، اسے دیکھو گی تو خوش ہو جاؤ گی، اس کمرے میں اس مسہری پر رات بسر کرو، یہاں میرے محل میں کھاؤ پیو اور خوش رہ کر اپنی زندگی کے دن بسر کرو اور اپنے ان پانچوں شوہروں کو بھول جاؤ جو دکھ اور تکلیف کے موقع پر تمہیں یہاں چھوڑ کر خود غائب ہو گئے ہیں۔'' کیچک جب اپنی بات ختم کر چکا تو دروپدی اسے جواب دیتے ہوئے کہنے لگی۔

''سنو کیچک! یہ تمہاری بھول ہے، تمہاری غلط فہمی ہے، میں تمہارے پاس رہنے کے لئے یہاں نہیں آئی ہوں بلکہ مجھے تمہاری بہن اور رانی سداشنہ نے تمہاری طرف شراب کے لئے بھیجا ہے۔''

دروپدی کی یہ گفتگو سن کر کیچک ایک مکروہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔

''اب تم آ ہی گئی ہو تو میں تمہیں کیسے واپس جانے دوں، یہ تمہاری بھول ہے کہ تم واپس چلی جاؤ گی۔ شراب کی یہ صراحی بھر کر میں کسی اور کو اپنی بہن کے پاس بھیج دوں گا جب کہ تمہیں یہاں میرے پاس ہی رہنا ہوگا۔ سنو سرندھری اپنی یہ ضد ترک کر دو۔'' یہاں تک کہنے کے بعد کیچک آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور وہ چاہتا تھا کہ آگے بڑھ کر دروپدی کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لے پر دروپدی اس خیالات کو پہلے ہی بھانپ چکی تھی لہٰذا وہ فوراً حرکت میں آئی اور اپنے دونوں ہاتھوں سے ایک زوردار دھکا دیتے ہوئے اس نے کیچک کو زمین پر گرا دیا اور سونے کی صراحی وہاں رکھ کر بھاگ کھڑی ہوئی تھی۔

خورجہ ضلع بلند شہر میں
رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا
کی تمام کتابیں اور خاص نمبرات
ڈاکٹر سمیع فاروقی
چھوٹا دروازہ محلّہ خویشگیان گنج کی مسجد سے خریدیں
منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند
فون نمبر: 9319982090

FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

Tilismati Dunya
(Monthly) R.N.I. 66796/92, RNP/SHN/61, 2015-17
Abulmali, Deoband 247554 (U.P.)

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا

علم الاسرار -/75

اعداد کی دنیا -/55

سورہ مزمل کی عظمت وافادیت -/45

تعلقات اعداد -/40

اعداد بولتے ہیں -/120

85/-

کرشمہ اعداد -/45

اعداد کا جادو -/45

بسم اللہ کی عظمت وافادیت -/30

آیت الکرسی کی عظمت وافادیت -/20

سورہ رحمٰن کی عظمت وافادیت -/60

سورہ فاتحہ کی عظمت وافادیت -/50

سورہ یٰسین کی عظمت وافادیت -/25

مجموعہ آیات قرآنی -/20

علم الحروف -/60

پتھروں کی خصوصیات -/55

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ علاج -/250

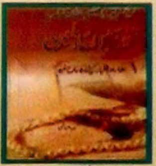
تحفۃ العالمین -/120

کشکولِ عملیات -/80

جانوروں کے طبی فائدے -/45

بچوں کے نام رکھنے کا فن -/85

اعمالِ ناسوتی -/20

اعمالِ حزب البحر -/20

اذانِ بت کدہ -/90

مختلف پھولوں کی خوشبو -/100

مکتبہ روحانی دنیا، محلہ ابوالمعالی، دیوبند

FREE AMLIYAAT BOOKS
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/